DAMAGE BOOK

TEXT LIGHT
WITHIN THE BOOK
ONLY

UNIVERSAL LIBRARY
OU_224314
UNIVERSAL LIBRARY

سلسلہ ثانی　　　　آٹھویں جلد

فسانۂ لندن

ترجمہ مسٹریز آف لندن

مصنفہ جارج ڈبلیو۔ ایم۔ رینالڈس

Checked 1965
CHECKED 1956 ۶۴۷۷

پبلشر
لال برادرس
۷۔ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

مترجم
تیرتھ رام فیروزپوری

اشاعت ثانی　　　　قیمت ۱۲/

مسٹریز آف لنڈن

سلسلہ اوّل

مکمل اُردو ترجمہ ۷ جلدوں میں

از منشی تیرتھ رام صاحب فیروز پوری

رینالڈس کے ناولوں میں سب سے دلچسپ عبرت خیز اور سبق آموز ناول یہی ہے

قابل مصنف نے اس میں نیکی اور بدی کے دو راستے معین کئے ہیں اور دو نوجوان ایک ہی وقت میں ان دو سڑکوں پر ایک ہی منزل مقصود کامیابی کی طرف روانہ ہوتے ہیں پہلی دشوار گذار اور پرشور مقامات سے گذرتی ہے۔ مگر اس کے کنارے جابجا آسایشی فرودگاہیں موجود ہیں دوسری سیدھی ڈھلوان اور بظاہر شاداب مگر چلنے والے کے لئے ہر قسم کے خطرات سے پُر ہے مصنف یہ دکھانا چاہتا ہے۔ کہ باوجود ہر قسم کی صعوبتوں کے نیکی کی شاہراہ ہی انسان کو منزل مقصود تک پہنچانے میں کامیاب ہوتی ہے۔

یہ اس ناول کا خاص پلاٹ ہے۔ مگر جزوی طور پر اسقدر متنوع اور ایسے عجیب اور اتنے حیرت خیز کیریکٹر شامل کئے گئے ہیں کہ انسان پڑھتا ہے۔ مگر سیر نہیں ہوتا اور ایک بار شروع کر کے ختم کئے بغیر طبیعت کو چین نہیں آتا غضب کا دلفریب ناول ہے اور اس پر مصنف کی جادوبیانی اور شستہ طرز تحریر نے غضب کر دیا ہے۔

نیکی اور بدی۔ گناہ اور پاکبازی۔ افلاس و تمول کے بیشمار حیرت خیز نظارے پیش کئے ہیں اس کتاب کا ترجمہ بڑی محنت سے کیا گیا ہے۔ جو ہر لحاظ سے اصل عبارت کے مطابق ہے مگر پھر بھی ترجمہ معلوم نہیں ہوتا سیکڑوں سندات خوشنودی موصول ہوئی ہیں ضخامت ۲۳۸۴ صفحوں سے زیادہ قیمت ۸ محصولڈاک الگ۔

جدا جدا حصے بھی طلب کئے جا سکتے ہیں حصہ اول کی قیمت ۱ اور باقی ہر حصہ کی ۱۲ علاوہ محصولڈاک

لال برادرس پارسنز روڈ نوشہرہ لاہور

سلسلہ ثانی — آٹھویں جلد

فسانہ لندن

منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

ایڈیٹر رسالہ ترجمان لاہور

سنہ ۱۹۲۱ء

لال برادرس

۷۔ پارسنز روڈ۔ نولکھا۔ لاہور

پنجاب سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشر داس پرنٹر چھپا

اشاعت ثانی — قیمت ۱۲ر — حقوق محفوظ

فہرست مطالب

باب	مضمون	صفحہ
باب ۷۶۔	اولڈ ڈیتھ پہ چڑھائی	۸۵۱
باب ۷۷۔	زر پرست باپ اور بدنصیب بیٹی	۸۵۹
باب ۷۸۔	بدی کا بدلہ	۸۶۹
باب ۷۹۔	لیڈی ہیٹ فیلڈ کے راز کا انکشاف	۸۸۰
باب ۸۰۔	زر پرست باپ اور "ریاکار خاتون"	۸۹۲
باب ۸۱۔	روزامنڈ کے ساتھ مسٹر ٹارنز کی گفتگو	۹۰۸
باب ۸۲۔	جعلی چیک	۹۲۲
باب ۸۳۔	میوہ تلخ	۹۳۱
باب ۸۴۔	اولڈ ڈیتھ کی جھنجل	۹۴۳
باب ۸۵۔	ایک خادم کی سرگذشت (پہلا نصف حصہ)	۹۵۵

سلسلہ ثانی

فسانہ لندن

آٹھویں جلد

باب ۷۴ اولڈ ویتھ پر چڑھائی

جو شخص لندن کی پُرپیچ گلیوں میں جہاں خشتی عمارات کے بیچوں بیچ بے شمار تنگ و تاریک راستے لاانتہا اطراف کو نکل جاتے ہیں۔ گھومنے کی فرصت رکھتا ہو۔ اور جسے قسام ازل نے فلسفیانہ دماغ اور اخلاق بیں نظر عطا کی ہو۔ وہ اگر ساوتھ وارک بورو کے اس مقام پر کھڑا ہو کر جسے نیونگٹن بٹس کہتے ہیں۔ آس پاس کا نظارہ لے تو ضرور ہے بہت سی باتیں غور و فکر کے قابل نظر آئیں گی۔

یہ وہ مقام ہے جہاں سے بلیکمین سٹریٹ۔ نیونگٹن روڈ۔ بورو روڈ اور ہارس مونگر لین یہ چار بازار چاروں اطراف کو نکلتے ہیں۔ ان میں اول الذکر یعنی بلیکمین سٹریٹ اور نیونگٹن روڈ لندن کے پل کو ایلیفنٹ اینڈ کیسل سرائے کے ساتھ ملحق کرتے ہیں۔ اور ان دونوں بازاروں میں صبح سے شام تک گاڑیوں کا تانتا لگا رہتا ہے۔ یہ ان مصروف آدمیوں کی سواریاں ہیں۔ جو دولت اور راحت کی چاہ میں خدا و خلق سے بے خبر۔ اپنی دھن میں مست۔ ہر وقت ادھر سے اُدھر جاتے رہتے ہیں۔

ذرا اس بازار کی رونق کو دیکھیے اور اس کے ہجوم پر غور کیجیے۔ آپ کو معلوم ہو گا کتنے متضاد اغراض و مقاصد۔ یہ کس قدر عجیب و حیرت خیز خواہشات کتنی عظیم کاروباری مصروفیت

اور لامحدود راحت پسندی کی خواہش کا اس حصہ شہر میں اظہار ہوتا ہے۔ حصول دولت کے خواہشمندوں کی غیر معمولی بھرتی کے دوش بدوش راحت و آرام کے متلاشیوں اور فرحت و عیش کے طلبگاروں کا ہجوم یہیں نظر آتا ہے۔

نیو نگٹن جنکشن کے قریب ہی جج کا قید خانہ ہے جس میں دیوانی کے قیدیوں کو زیر حراست رکھا جاتا ہے۔ بارہا اس جیلخانہ کو دیکھ کر ہمارے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے لئے جو اپنے قرضہ کی رقوم ادا نہ کر سکتے ہوں۔ قید کا طریقہ کس مصلحت سے سوچا گیا تھا؟ کیا یہ سمجھ کر کہ اس قید خانہ میں رہ کر انہیں سنگ پارس مل سکتا ہے؟ یہ امر واقعہ ہے کہ ایک بددیانت شخص کے ساتھ جو قرضہ کی ادائیگی سے عمداً پہلو تہی کرتا ہو۔ ایک درجن ایسے بدنصیب شخص بھی اس جگہ زیر حراست رکھے جاتے ہیں جن کے پاس اگر ادائے قرضہ کے وسائل ہوتے تو وہ شوق سے روپیہ دینے کو آمادہ ہو جاتے۔ پھر کیا یہ مناسب ہے کہ اس ایک بددیانت شخص کی سزا دہی کے لئے ۱۲ ایسے شخصوں کو بھی سزا دی جائے جن کا حقیقت میں کوئی ذاتی قصور نہیں۔ اور جو محض حالات اور اتفاقات زمانہ کے اثر میں آئے ہوئے ہیں؟ بلاشبہ تہذیب و انصاف اس سے بہتر انتظام کا تقاضا کرتے ہیں۔ بے شمار دل اس خوفناک جیلخانہ کی چار دیواری میں ٹوٹ گئے۔ بے شمار آرزوؤں کا اس حجرۂ تاریک کے اندر خون ہو گیا۔ اور ایسی مثالیں عام ہیں۔ کہ ایک دیانت دار شخص جو زمانہ حراست سے پہلے فیاض طبیعت اور باعزت جذبات رکھتا تھا۔ قید خانہ سے رہائی پا کر نکلا۔ تو اس میں اتنی زبردست تبدیلی پیدا ہو چکی تھی۔ کہ جائز اور ناجائز طریقوں کے امتیاز کا مادہ ہی نہ رہا۔ اور وہ ایک اچھا خاصہ ٹھگ بن گیا۔ کسی قرضخواہ کے لئے اپنے مقروض کو جیل خانہ میں ڈلوانا ویسا ہی ہے جیسے کوئی آقا اپنے ملازم کا رنجیر کے اندر جھین لے اور پھر کہے۔ "اب تم حسب معمول کام کرو۔" مگر قانون اس نکتہ کو پیش نظر نہیں رکھتا۔ وہ ایک عمل گرہن کی اجازت دیتا ہے جس کی وجہ سے مقروض کی رقم قرضہ اگر ۵ پونڈ ہو۔ تو وہ اس عمل کے بعد فوراً ۱۰ پونڈ ہو جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص کم رقم ادا کر سکتا تھا۔ وہ زیادہ کیونکر ادا کر سکتا ہے مگر اس بات کو پیش نظر نہ رکھ کر اسے اس کے کاروبار سے جدا کر کے جس کی بدولت وہ اپنے قرضخواہ سے تصفیہ کی کوئی صورت پیدا کر سکتا تھا جیل خانہ میں ڈال دیا جاتا ہے اور یہ سارا عمل مختصر طور پر ان لفظوں میں بیان کیا جا سکتا ہے کہ ایک شخص جو کم رقم ادا نہیں

کرسکتا۔ اسے زیادہ رقم ادا کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ اس طرح باندھ دیئے جاتے ہیں کہ اس کے لئے روپیہ ادا کرنے کی کوئی صورت نہیں رہتی۔ اب فرمایئے کیا اسی کا نام فہم یا دور اندیشی ہے؟

غریبوں کی حالت میں عدم ادائے قرضہ کے لئے کسی شخص کی حراست اور بھی تباہ کن ثابت ہوتی ہے۔ امیر آدمی غریب بھی ہو جائے۔ تو اُسے دوستوں سے مدد ملنے کی امید ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ عدالت دیوالہ میں درخواست دے کر اسے ضمانت پر رہا کرایا جا سکتا ہے۔ مگر غریب ایک دوسرے کی مدد کرنے کے ناقابل ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مقدمہ کی سماعت تک ایسے شخص کو جیل خانہ میں ہی دن بسر کرنے پڑتے ہیں۔ اوہ! اس زر پرست دنیا میں دولت اور متمول ہی کو سب آسائشیں حاصل ہیں! یہاں امیر خاندان میں پیدا ہونا بھی ایک برکت ہے!

رات کے دس بجے تھے کہ باہمی قرارداد کے مطابق ٹم دی سیمنز اور جوش پیڈلر ایلیفنٹ کے کو نیو نگٹن بٹس کے قریب ملے۔ چونکہ ابھی رات زیادہ نہیں گذری تھی۔ اور جو کام ان کے پیش نظر تھا۔ اس کے لئے نصف شب کی سیاہی موزوں تر ہو سکتی تھی۔ اس لئے وہ پاس ہی ایک شراب خانہ میں چلے گئے۔ اور اس جگہ اس وقت تک پورٹ شراب اور پائپ پیتے۔ اور گفتگو کرتے رہے۔ حتٰے کہ شراب خانہ کی گھڑی نے بارہ بجائے۔

اس وقت وہ اٹھے۔ اور قیمت ادا کر کے ناٹس مونگمرین کی طرف ہو لئے گلی میں جوش پیڈلر آگے اور ٹم دی سیمنز اس سے چند قدم پیچھے چل رہا تھا۔ یہاں تک کہ اول الذکر تھوڑی دُور چل کر ایک بدنما۔ کثیف اور خوفناک صورت کے مکان کے سامنے رک گیا۔

اس نے دروازہ پر دستک دی۔ اور ذرا دیر بعد اُسے ایک بڈھی وحشت ناک صورت کی عورت نے کھولا۔ جس کے ہاتھ میں ایک شمع تھی۔ اس شمع کی روشنی میں اس نے جوش پیڈلر کو جس نے دستک دی تھی۔ مشتبہ نظروں سے دیکھنا شروع کیا۔

ملہ عدالت دیوالہ کے کاغذات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے۔ کہ جو لوگ دیوالہ کی پناہ لیتے ہیں درجہ اوسط میں ان کی جائداد قابل رقوم ادا ہے۔ سے پونڈ میں صرف ایک فارتھنگ ادا کرسکتی ہے ۱۲

جوش پیڈلیٹ نے اپنا پاؤں بظاہر لاپروائی سے - مگر حقیقت میں عمداً - دروازہ کے اندر اس طرح رکھ دیا کہ دروازہ یکایک اس کی مرضی کے بغیر بند نہ کیا جا سکے - اور کہنے لگا "میں بونز نام کے ایک شخص سے جو یہاں رہتا ہے ملنا چاہتا ہوں۔"

عورت نے ترشی سے جواب دیا "یہاں اس نام کا کوئی شخص نہیں رہتا" اور وہ جلدی سے دروازہ بند کرنے کو تھی - کہ جوش پھر کہنے لگا "ممکن ہے اس جگہ اس نے اپنا نام بدل رکھا ہو بہرحال میڈم ہمیں نام سے غرض نہیں کام سے مطلب ہے - اور میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ مجھے اس شخص بنجمن بونز یا اوڈز ڈیتھ سے ... یا جو کچھ بھی اس جگہ اس کا نام ہو - ایک نہایت ضروری کام ہے۔"

عورت بولی "بیکار درد حاصل ہے - کیوں - اس لئے کہ اس نام کا کوئی شخص یہاں رہتا ہی نہیں - اور نہ میں نے اس قسم کا نام آج تک سنا ہے۔"

"ٹھیک اسی سبب سے" جوش نے مختصر طور پر کہا - اور پھر ایک ہلکی سیٹی دے کر وہ مکان کے اندر گھس گیا۔

ایک دو سکنڈ بعد ہی سیمز بھی پہنچ گیا - دونوں نے اندر داخل ہو کر دروازہ کو بند کر دیا - بڑھیا کے ہاتھ سے شمع چھین لی - اور اسے دھمکایا کہ اگر تم نے شور و غل مچایا - تو گلا گھونٹ کر مار دیں گے۔

دونوں نے مل کر اس عورت کو رسیوں سے جکڑ دیا - اور ڈیوڑھی سے گذر کر ایک کمرہ میں لے گئے - پھر وہاں اسے فرش زمین پر رکھ کر کہنے لگے "خبردار! تم نے ذرا بھی حرکت کی تو فوراً ختم کر دیا جائے گا۔"

سیمز نے شمع ہاتھ میں لے لیا - اور جوش اس سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "تمہارے خیال میں نچلی منزل میں تو کوئی اور کمرہ نہیں ہے؟"

سیمز نے جواب دیا "نہیں - اس لئے آؤ چوہوں کی طرح دبے پاؤں اوپر کی منزل میں چلیں۔"

پیڈلیٹ نے پوچھا "تمہارے پاس پستول تو محفوظ ہے نا؟"

"ہاں - اور ایک مضبوط شکاری چاقو بھی" اس بدمعاش نے اپنے ساتھی کی طرف نظر تیزا سے دیکھ کر کچھ دبی ہوئی آواز میں کہا "میرے خیال میں اس مکان میں بڑھیا اور بن بونز کے سوا

کوئی اور نہیں رہتا۔ کیوں۔ اس لئے کہ مِس فینی سال بڑی ہوشیار لڑکی ہے۔ اگر ان کے سوا کوئی اور اس مکان میں رہا کرتا۔ تو وہ ضرور معلوم کر لیتی۔"

"خیر تو آؤ اب اوپر چلیں۔" جوش پیڈلر کہنے لگا۔" یہاں باتوں میں وقت ضایع کرنا لاحاصل ہے۔ ورنہ بڈھا اولڈ ڈیتھ بھی بڑا چوکنا ہے۔ ایسا نہ ہو وہ آہٹ پاکر کسی راستہ سے نکل جائے یا کوئی اور چال کرے۔ تم کہو تو میں آگے آگے چلوں؟"

"نہیں مجھے پہلے چڑھنے دو۔" سیمز نے کہا۔ کیونکہ اس نابکار کے خلاف مجھی کو زیادہ غصہ ہے۔"

یہ کہہ کر ٹام سپنٹ بڑی آہستگی سے قدم اٹھاتا، تنگ و تاریک زینہ کی راہ سے اوپر چڑھنے لگا۔ جوش پیڈلر بھی اس کے پیچھے پیچھے سایہ کی طرح چل رہا تھا۔

پہلی منزل پر پہنچکر انہوں نے دروازہ پر دستک دی۔ مگر جواب نہ ملنے پر انہوں نے دروازہ کو ایک مضبوط آہنی اوزار کی مدد سے جو نقب زنوں کے پاس عموماً رہتا ہے۔ آناً فاناً توڑ دیا۔

"کون ہے؟" اندر سے اولڈ ڈیتھ نے جو آرام کرسی پر بیٹھا اونگھ رہا تھا۔ چونک کر اپنی کھلی آواز میں پوچھا۔

"تمہارے دو دوست ہیں۔" ٹام دی سیمز نے جواب دیا۔" اور بہتر ہوگا۔ تم ہمارے ساتھ دوستوں کی طرح ہی سلوک کرو۔ ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا۔"

اولڈ ڈیتھ نے دونوں صورتوں کو یکے بعد دیگرے بے چینی کی نظر سے دیکھا۔ اور پھر کہنے لگا۔ "جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میں نے کسی کے ساتھ کبھی برا سلوک نہیں کیا۔ ٹام کے متعلق بھی کہہ سکتا ہوں۔ اسے مجھ سے کس لئے ناراضگی ہے۔ مگر جس روز کے لئے میں نے اس کی مدد کا وعدہ کیا تھا۔ اس دن میں خود آزاد نہ تھا۔ [illegible] حالات ایسے پیش آگئے۔ کہ میں کچھ کر نہ سکتا تھا۔ ورنہ یقین جانو۔ میں امداد سے دریغ نہ کرتا۔ مگر وہ داستان بہت طویل ہے۔ اور اب اس کا بیان کرنا لاحاصل ہوگا۔ اس نقصان کی تلافی کے طور پر میں وہ روپیہ جو تمہاری امداد کے عوض جوش پیڈلر نے مجھے دیا تھا۔ واپس دینے کو تیار ہوں۔"

ٹام سپنٹ کے چہرے سے عزم صمیم کا اظہار ہوتا تھا۔ وہ چند منٹ کے ساتھ چپ [illegible] ہوگیا۔ اور کہنے لگا۔ "مگر یہ بتاؤ۔ اس روپیہ کے [illegible] نقصان کی تلافی کون کرے گا۔ جو [illegible]

وعدہ خلافی سے مجھے بھگتنا پڑا؟"

اولڈ ویتھ ملائیت کے لہجہ میں۔ چہرہ پر خوفناک مسکراہٹ کے آثار پیدا کرکے کہنے لگا۔

"تم میں معذور تھا۔۔۔ بالکل معذور تھا۔ اور۔۔۔ اگر۔۔۔" اس نے جیسا کہ اس کی عادت تھی رک رک کر کہا۔ "اگر تم چاہو تو میں بطور تلافی تمہیں ایک بہت نفع مند کام کا پتہ دے سکتا ہوں۔"

ٹم نے اپنے ساتھی کی طرف معنی خیز نظر سے دیکھا۔ اور کہنے لگا "بے شک یہ البتہ معاملہ کی بات ہے۔" اس وقت دونوں بدمعاشوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ اگر اولڈ ویتھ کا بتلایا ہوا کام ہمارے خود کافی نفع بخش معلوم ہو۔ تو پہلے اُسے کرکے پھر اولڈ ویتھ پر ہاتھ صاف کرنے میں کیا ہرج ہے۔

اولڈ ویتھ بھی گرگ باراں دیدہ تھا۔ اس نے دونوں چوروں کی نگاہ کا مطلب سمجھ لیا۔ اور اپنے مختصر۔ بدنما کمرہ میں چاروں طرف اس انداز سے نظر ڈالی۔ گویا یہ کہنا چاہتا ہے "تم مجھے لوٹ کر کیا حاصل کر سکو گے؟"

جوش پیڈلر نے ذرا تامل کے بعد کہا "بھلا وہ کام جس کا تم نے ذکر کیا۔ کس دن کے لئے ہے؟ کیا آج ہی کے لئے؟"

"ہاں آج اور اسی رات کے لئے" بنجمن بونز نے حوصلہ پاکر کہا۔ "مگر یارو تم بیٹھ جاؤ میں امید کرتا ہوں۔ بوتل میں تمہارے لائق برانڈی ضرور موجود ہوگی۔"

سیمز کہنے لگا "معاف کرو ہم کھڑے ہی اچھے ہیں۔ اگرچہ اس کے باوجود ہمیں تمہاری شراب سے انکار نہیں۔"

اولڈ ویتھ نے ایک بوتل سے دونوں بدمعاشوں کو ایک ایک چھوٹا گلاس شراب کا بھر کر دیا۔ اور تیسرا خود پیا۔ اس کے بعد سلسلہ کلام کو جاری رکھ کر کہنے لگا۔ "ہاں وہ کام آج رات کے لئے ہے اور اگر تم نے حوصلہ اور استقلال کو ہاتھ سے نہ دیا۔ تو نفع معقول ہوگا۔ فی الحقیقت مجھے اس کام کے لئے پہلے سے تمہارے جیسے دو جوان بہت آدمیوں کی تلاش تھی۔ کیونکہ پچھلے دنوں میں کئی طریقوں پر بہت سا نقصان برداشت کر چکا ہوں۔"

"خیر تم کام کی کیفیت بیان کرو" ٹم نے ذرا بیتابی سے کہا۔ "تم جانتے ہو ہم دونوں کسی

خلافِ قانون کام میں ہاتھ ڈالنے سے ذرا نہیں جھجکتے۔ پس اگر وہ کام آج ہی رات کو ہونا چاہیے۔ تو میرے خیال میں باتوں میں وقت ضائع کرنا بے سود ہے۔"

اولڈ فیتھ جس کی سیاہ آنکھیں گچھے دار بھووں کے نیچے سانپ کی آنکھوں کی طرح چمک رہی تھیں کہنے لگا۔ "مجھے اس بات کی یقینی اطلاع مل چکی ہے کہ ایک شخص کو جو یہاں سے چند میل کے فاصلہ پر ایک تنہا مکان میں آباد ہے۔ آج ہی صبح ایک چیک کے بدلے بنک سے کئی ہزار روپیہ ملا ہے۔ یہ روپیہ اس کے پاس بہت دن نہ رہ سکے گا۔ کیونکہ قرضخواہ اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اس نے نارووڈ میں چند مکانات تعمیر کرائے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے وہ قرض کے بوجھ میں دبا ہوا ہے۔ یہ روپیہ" بوڑھے نے ایک خوفناک قہقہہ لگا کر کہا۔ "اگر قرضخواہوں کی بجائے ہمارے ہاتھ آ جائے تو کیا برا ہے؟"

"مگر اطلاع جو تمہیں موصول ہوئی تھی یقینی ہے؟" ٹم ویبسٹر نے پوچھا۔ "دیکھو جو بات معلوم ہو۔ سچ سچ کہہ دو۔"

اولڈ فیتھ نے کہا۔ "دو تین دن گذرے اس آدمی نے ایک شخص جان جیفریز کو جو پہلے مسٹر سٹوفر لینڈ کے ہاں سائیس کا کام کرتا تھا۔ اپنی ملازمت میں لے لیا ہے۔ اور یہ جان جیفریز ایسا آدمی ہے کہ جو اسے معقول معاوضہ دے۔ اس کے پاس راز کی باتیں فروخت کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔"

"مطلب یہ کہ وہ تم سے ملا ہوا ہے۔" جوش پیدا کہنے لگا۔ "خیر یہ بات معقول ہے۔ پھر اس سے آگے؟"

"بس اس سے آگے یہ کہ اگر تم چاہو تو آج رات اس شخص کے بنگلہ میں نقب لگا کر وہ نوٹ اڑا سکتے ہو۔ نوٹ جتنے بھی ہوں گے۔ انہیں میں خرید لوں گا۔ کیونکہ شاید [illegible] اور تم گرفتاری کے خوف سے انہیں چلا نہ سکو گے۔" اولڈ فیتھ نے [illegible] دونوں چوروں کو یہ بھی سمجھا دیا۔ کہ اول تو میں اس کام میں کوئی نمایاں حصہ نہ لوں گا۔ اور دوسرے مال لوٹنے کے بعد تم میری مدد کے بغیر اس سے نفع حاصل نہ کر سکو گے۔

تھوڑی دیر جوش پیدا اور ٹم ویبسٹر دبے لفظوں میں باتیں کرتے رہے۔ اس کے بعد ٹم نے اولڈ فیتھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ "اگر یہ بنیاد اس کام کی ہے [illegible] کہ کام جو تم نے ہمیں بتایا کچھ حقیقت رکھتا ہے۔ اور یہ ہمیں یہاں سے نتیجے دینے [illegible]

کسی مصیبت میں مبتلا کرنیکا محض بہانہ نہیں“۔

اولڈ ڈیتھ نے بڑے سکون کے لہجہ کہا۔ ”تم جان جیفریز کا اصلی رقعہ پڑھ لو۔ اس سے زیادہ اطمینان کی صورت اور کیا ہو سکتی ہے“؟ اور یہ کہکر اس نے اپنے خاکستری رنگ کے دقیانوسی کوٹ کی وسیع جیب سے ایک پرزہ کاغذ نکالا۔

اسے ٹم دی سینمر اور جوش پیڈلر نے غور سے پڑھا۔ خط کا مضمون حسب ذیل تھا:۔

”میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ آقا کو کل ۲۰۰ سوپون (پونڈ) کا چک سر انڈی کو رنینی سے جو ایک بیرونائٹ ہے۔ ملا۔ اور اس چک کا روپیہ وہ بنک سے وصول کرنے کے لئے آیا ہے۔ جس کی خبر مجھے اس لئے ہے کہ میں گگ میں بیٹھ کر اس کے ساتھ بنک تک گیا تہا۔ اور جب وہ بنک سے نکلا۔ تو اس کے ہاتھ میں نوٹوں کا پلندہ تہا۔ جسے وہ احتیاط کے ساتھ گن رہا تہا۔ اور یہ میں جانتا ہوں۔ کہ اس روپیہ کو وہ دو تین دن میں اپنے ٹھیکیداروں۔ معماروں اور کاریگروں میں جو فارو ڈیں اس کی تعمیر کے کام میں مصروف ہیں تقسیم کر دے گا۔ تمہیں اگر مجھے کوئی چیز پہنچانی ہو۔ تو اسے ہورے کاغذ کے پلندہ کی صورت میں اسی شراب خانہ میں چھوڑ آنا۔ مجھے مل جائے گی۔

تمہارا وفادار نوکر

شجے ـ شجے

”بس کافی ہے“ ٹم دی سینمر نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھ کر کہا۔ اور اس نے بھی اندازہ تائید سے سر ہلایا۔ پھر اولذ کر اولڈ ڈیتھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ ”اب تم ہمیں اس جگہ کا مفصل پتہ دیدو۔ ہم سیدہے اس طرف کو روانہ ہو جائینگے۔ اچھا ہوا کہ ہم ضروری اوزار ساتھ لیتے آئے ہیں“!

”وہی جس سے تم نے ابہی میرے خلاف کام شروع کر دیا تہا“ اولڈ ڈیتھ نے خوفناک مسکراہٹ پیدا کر کے کہا۔ ”مگر کچھ مضائقہ نہیں۔ تمہارے نہ آنے سے اس طرح آنا بہرحال بہتر تہا۔ کیونکہ اگر کوئی مددگار نہ ملتا۔ تو میں بحالت مجبوری اس کام سے“۔ اس نے جیفریز کے رقعہ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ جو اس کے سامنے میز پر رکہا ہوا تہا۔ ”ضرور دست بردار ہو جاتا۔ پس تمہارا آنا خواہ کسی نیت سے ہوا۔ مبارک ہے اور اگر اس کام کو تم نے میرے حسب منشا کیا۔ تو اطمینان رکہو۔ آئندہ بہی میری طرف سے امداد میں دریغ نہ ہوگا“۔

”بہت اچہا“۔ ٹم دی سینمر نے کہا۔ ”اور اب تم یہ بتا دو۔ کہ تمہارا یہ مسٹر ٹمارنگز (ٹالبرٹ) یا جو کچھ بہی اس کا نام ہے۔ کہاں رہتا ہے۔ ہم سیدہے اس کی طرف ہی چلتے ہیں“۔

اولڈ ڈیتھ نے انہیں سارے حالات تفصیل کے ساتھ بتا دیئے۔ اور دونوں چور اس

ننھی نعیم پروانہ ہوئے۔ چلتے وقت وہ اولڈ ڈیتھ کو بڑھیا کی حالت سے جو نچلی منزل میں بند ہی پڑی تھی۔ خبردار کر گئے۔ اور ان کے جانے پر اس نے نیچے اتر کر اس غریب کی مشکیں کھولیں۔ اور اسے آزاد کیا۔

باب ۷۷ زر پرست باپ اور بدنصیب بیٹی

آؤ ذرا ہم بھی ٹارنز کا تیج کو چلیں۔ جدھر ٹم دی سٹیمر اور جوش پیڈلر روانہ ہو چکے ہیں۔ رات کے گیارہ بج چکے تھے۔ اور مسٹر ٹارنز نشست گاہ میں بیٹھا میز پر رکھے ہوئے بہت سے کاغذات کی دیکھ بھال کر رہا تھا۔ پاس ہی کٹ گلاس کی ایک خوشنما صراحی مے ارغوانی سے نصف پر اور شراب پینے کا چھوٹا گلاس رکھا تھا۔ اور اس بے اصول حریص شخص کے چہرہ کی سرخی ظاہر کرتی تھی۔ کہ وہ دختِ رز کی مدد سے اپنے بےچین ضمیر کی تکلیف دہ ملامتوں کو دبانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔

مگر کیا اس اضطراب اور بے چینی کو جو طبع علوی سے تعلق رکھتی ہو۔ سفلی ذرائع سے دور کیا جا سکتا ہے؟ حسین روزامنڈ کی تباہی کے واقعہ کو دس دن گذر چکے تھے۔ لیکن بدنصیب باپ اپنے کمرہ کی تنہائی میں اس ہلاک رات سے بھی زیادہ ذہنی اذیت محسوس کرتا تھا۔ وہ اذیت جسے شاید گنہگار روحیں دوزخ میں بھی محسوس نہیں کرتیں۔ اور جو بدنی عذاب سے لاکھوں گنا زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے!

اف! بے حیائی اور اس کی عصمت دری کی قیمت اسے وصول ہو چکی تھی۔ بیٹی کے ناموس کی فروخت کا روپیہ اسی دن صبح کو اسے بنک سے ادا ہوا تھا اور اب وہ اس حساب کے کاغذات کی دیکھ بھال کر رہا تھا۔ جسے طے کرنے کے لئے وہ اس گناہ عظیم کا مرتکب ہوا یکایک ان کاغذات کو دیکھتے ہوئے خوفناک خیالات کی تیز رو نہ رکنے والے بادل کی طرح اس کے دماغ کی طرف اٹھی۔ اور اس نے دیوانہ وار قلم کو ہاتھ سے رکھ کر پھر تول کھینچا اس کے ساتھ ہی خیال آیا۔ اگر میرے اس عمل سیاہ کی خبر لوگوں کے کانوں تک پہنچ گئی۔ تو دنیا کیا کہے گی؟ اگر ولیرز اور ایڈیلائس روزامنڈ کی بے حرمتی سے خبردار ہو گئے تو کیا میں ان سے آنکھیں ملا سکوں گا؟ اسے معلوم تھا۔ کہ بیرونٹ نے تباہ شدہ لڑکی کو شادی

اور وہ اسی غیبت کے وعدوں سے تسکین دینے کی کوشش کی ہے اور یہ بہی جانتا تہا کہ روزانہ اپنے رنج والم کو اس خیال سے دبانے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ کہ مسز سلنگبی کو اس امر کا شبہ نہ ہونا چاہیے۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود وہ خوب جانتا تہا کہ ایک وقت آنیوالا ہے جب سر سبزی کو ٹنی کے جہوٹے وعدوں اور غلط اقراروں کا جو محض اس بد نصیب لڑکی کی تسکین کے لئے کئے گئے ہیں۔ بہرم کہل جائے گا۔ اور اس وقت ... ہائے! اس وقت کا خیال بہی مسٹر ٹارنر کے دماغ میں شور قیامت پیدا کر رہا تہا! جب اس آنے والے زمانہ کا تصور اس کے ذہن میں پیدا ہوتا۔ تو اس کا ضمیر سینہ میں دوزخ کی آگ سے بہی تیز تر شعلے پیدا کر دیتا تہا۔ اور یہ ایسی اذیت تہی۔ جو طاقت انسانی کی برداشت سے باہر ہے۔

آتشدان کی محراب پر رکہی ہوئی ٹائم پیس ۱۱ بجا چکی تہی۔ اور مسٹر ٹارنر اپنی خوفناک فکروں میں تہا۔ کہ صدر دروازہ پر زور کی دستک نے اسے چونکا کر کہڑا کر دیا۔

نوکروں کو اس نے یہ کہکر سونے کا حکم دیدیا تہا کہ میں کچہ دیر کاغذات کی پڑتال کے لئے بیٹہنا چاہتا ہوں۔ اس لئے اب اسے خود ہی دروازہ کہولنے کے لئے جانا پڑا۔

اسے اپنے قلب میں سردی کا اثر محسوس ہوا۔ کیونکہ قدرت ربی کا قاعدہ ہے۔ کہ جو کچہ پیش آنے والا ہو۔ اس کا احساس پہلے ہی دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ موجودہ صورت میں جیسا ہم نے بیان کیا۔ یہ شخص چونکہ ہر وقت اپنے ضمیر کی ملامتوں کا نشانہ بنا رہتا تہا۔ اور واقعات گذشتہ کی یاد اسے لمحہ بہر چین نہ لینے دیتی تہی۔ نیز اس وجہ سے کہ صدر دروازہ کی دستک زوردار اور تحکمانہ تہی۔ وہ خیال جس کی طرف اس کی نظر لگی رہتی تہی۔ اس کے اندر پیدا ہونا قدرتی تہا۔

اپنی جگہ سے اٹہکر پہلے وہ اس طرح لڑکہڑایا۔ کہ معلوم ہوتا تہا گرنے کو ہے مگر پہر اوسان بحال کرکے اور استقلال سے مدد لیکر دروازہ کو کہولنے چلا۔ جس پر اب پہلے کی نسبت اور زیادہ زور سے دستک دی گئی تہی

اس کا خیال صحیح ثابت ہوا۔ چنانچہ اس نے زنجیر ہٹا کر دروازہ کہولا۔ تو روزا سخت اضطراب کے عالم میں اندر داخل ہوئی۔

"پیارے آبا!" بس یہ الفاظ تہے۔ جو اس کے منہ سے نکلے۔ اور پہر وہ بیہوش ہو کر اپنے والد کی آغوش میں گر پڑی۔

وہ اسے نشست گاہ کی طرف لے گیا۔ اور ایک صوفہ پر لٹا کر اس کی ٹوپی اتاری۔ شال کو ڈھیلا کیا۔ اور اس کے زرد . . . نہایت زرد چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے دینے لگا

الٰہی! کتنا اذیت دہ درد اس کے سینہ میں اٹھا۔ جب اس نے غور سے اس خوشنما پیشانی کو دیکھا۔ جہاں اس وقت تک کہ عاصی و مجرم امیر نے اپنے جذبات نفسانی کے زیر اثر اس پر گرم بوسے دیے۔ عصمت و پاکیزگی کے جوہر رخشاں تھے۔ اس ایک لمحہ میں وہ حقیقی پدرانہ جذبات جو ادنیٰ و اعلیٰ ہر شخص کے اندر موجود ہیں۔ اس پر بھی غالب ہوگئے اور بدنصیب شخص یہ سوچکر غصہ سے دانت پیسنے لگا کہ اس نور نظر کی بے حرمتی درحقیقت میری اپنی . . . اور میرے خاندان کی بے حرمتی ہے!

اے کاش! میں پھر اسے سابقہ عفت و عصمت کی حالت میں دیکھ سکوں! اے کاش! وہ پھر اپنے خوشنما سر کو فخر دوشیزگی کیساتھ اٹھا کر مجھ سے بغلگیر ہو! الٰہی! کوئی طاقت ایسی ہو۔ جو پھر اسے معصوم اور پاکباز بنا کر میرے آغوش محبت میں دے۔ اور میں اسے اتنا ہی بے عیب و پاکباز دیکھوں۔ جیسی وہ اس وقت تھی۔ کہ دوزخ کے فرشتہ نے مجھے اس کی تباہی کی سازشوں میں حصہ لینے پر آمادہ کیا!

او ناعاقبت اندیش۔ تیری پشیمانی بیکار اور تیرا تاسف سراسر بے سود ہے کیا تو اس حقیقت کو نہیں دیکھتا۔ کہ کمرہ میں ایک طرف تیری تباہ شدہ عصمت و دیدہ ہیچ کملائے ہوئے پھول کی طرح پڑی ہے۔ اور دوسری جانب اس زر کا انبار جو تو نے اس کی حرمت و ناموس کے عوض میں حاصل کیا!

تین چار منٹ گذر گئے۔ اور روزامنڈ بالکل بے حس و حرکت پڑی تھی۔ یکا یک ملعون امیر اسے ہوش میں لانے کی کوشش سے دست بردار ہوگیا۔ کیونکہ ایک نہایت خوفناک . . . جہنمی خیال اس کے دل میں پیدا ہوگیا تھا۔

کیا یہ بہتر نہ ہوگا۔ میں اسے مرجانے دوں!

اس سفاکانہ خیال کے دل میں نمودار ہوتے ہی اسے اس کی تکمیل کی آرزو پیدا ہوگئی وہ محسوس کرتا تھا۔ اس بدنصیب لڑکی کو خواہ میرے غدارانہ سلوک کی نسبت ذرا بھی شبہ نہ ہو تاہم میں اس کی آنکھوں سے آنکھیں نہیں ملا سکتا۔ بہتر ہے وہ اسی بے خبری میں اس جہان سے گذر جائے۔

مگر گنہگار باپ کی یہ قابل نفرت آرزو پوری نہ ہوئی تھی۔ اور یوں وہ لاکھ مجرم اور خطاوار ہو۔ اتنی جرأت بہر حال نہ کر سکتا تھا کہ خود اسے جان سے مار دیتا!

رفتہ رفتہ... بڑی آہستگی کے ساتھ پہلے اس کی چھاتی متحرک ہوئی... پھر ایک ہلکی سی آہ اس کے منہ سے نکلی... اس کے بعد اس نے آنکھیں کھولیں۔ اور اس طرح جیسے کوئی وحشت ناک خواب سے بیدار ہوتا ہے۔ بلا ارادہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

اپنی مایوسی کے تلخ احساس کو دبا کر اور حلیمانہ لہجہ اختیار کر کے باپ نے کہا۔ "روزامنڈ... پیاری روزامنڈ۔ کیا تکلیف ہے؟ ڈر تو نہیں گئی ہو؟ بیٹا اب تم اپنے مکان پر ہو۔ اس لئے کسی خطرہ کو دل میں جگہ نہ دو۔ کیوں؟ میری طرف اس حسرت کی نظر سے کیوں دیکھتی ہو؟"

"اے خدا! مجھ سے کونسی خطا سرزد ہوئی جس کی یہ سزا ہے؟" لڑکی نے درد سے بھری ہوئی جگر دوز آواز میں کہا۔ اور پھر دونوں ہاتھوں سے منہ کو چھپا لیا۔ جن کے اندر سے آنسوؤں کے قطرے بارش کی طرح گر رہے تھے۔ پھر وہ اٹھ کر صوفہ پر بیٹھ گئی۔ اور اپنے باپ کے ہاتھوں کو بے خبری اور افسردگی کے انداز سے اپنے ہاتھوں میں لے کر کہنے لگی "ابا جان... آپ جو اس دنیا میں میرے واحد امین تھا... ہائے افسوس! کس منہ سے آپ کے سامنے کہوں کہ یہ دکھیاری اب آپ کی بیٹی کہلانے کے قابل نہیں رہی"

مسٹر ہارنر پدرانہ شفقت کیسا تھ اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ اور ایسے لہجہ میں گویا اسے اپنی بیٹی سے انتہا درجہ کی ہمدردی ہو کہنے لگا "روزامنڈ ایسی مایوسانہ باتیں نہ کرو... معلوم ہوتا ہے تمہیں کچھ تکلیف ہے..."

یہ آخری جملہ اس نے استفہامیہ انداز سے کہا۔ گویا وہ اس ہلاک حقیقت سے بالکل بے خبر ہو۔ جس کی یاد شب و روز اسے عذاب دوزخ کے برابر تکلیف دے رہی تھی۔

"اے آسمان! میں اپنی حالت کس طرح ظاہر کروں۔ ابا جان آپ کی عنایتیں مجھے اور زیادہ پریشان کر رہی ہیں۔ اتنی ملائمت کا سلوک آجتک کبھی آپ کی طرف سے نہ ہوا تھا۔ اور میں... اے رحیم خدا! میں اپنے عندیہ کو پورا نہیں کر سکتی! میرے دماغ میں آگ سی لگی جاتی ہے!"

اپنی بیٹی کی زبان سے ان لفظوں کو سنکر خود مسٹر ہارنر کے سینہ میں نار دوزخ بھڑکنے لگی تھی۔ مگر اس نے بڑی کوشش سے سکون کو برقرار رکھکر کہا۔ "بیٹی روزامنڈ مجھ سے جو تمہارا

ہوں۔ کس بات کی پردہ داری ہے؟ کیا کسی نے تمہاری بدگوئی کی ہے؟ کیا کسی نے تم سے گستاخانہ سلوک کی جرأت کی ہے؟ پھر تم اس طرح یکا یک آدھی رات کو تن تنہا کیسے چلی آئی ہو! میں سمجھتا تھا۔ تم اس نیک صفت خاتون مسز سلنگبی کے ہاں مقیم ہو۔"

"مسز سلنگبی!" روزامنڈ نے اس لفظ کو دہرایا۔ اور اس نفرت و حقارت کے اظہار میں جو اسے اس عورت سے پیدا ہو گئی تھی۔ اس کے بدن میں لرزہ پیدا ہو گیا۔" ابا جان مسز سلنگبی کو نیک صفت خاتون نہ کہو۔ وہ شیطان بصورت انسان ہے! وہ سخت قابل نفرت اور ملعون ریاکار عورت ہے۔ اس نے اپنی عابدانہ صورت کے پردہ میں سیاہ ترین خصائل کو چھپا رکھا ہے!"

"روزامنڈ۔ روزامنڈ تم نہیں جانتی ہو۔ اس وقت تمہارے منہ سے کیا الفاظ نکل رہے ہیں۔" مسٹر ٹارنر نے حقیقت حال سے خبردار ہونے کے باوجود اپنا پارٹ بخوبی ادا کرنے کی غرض سے تعجب اور خوف کا اظہار کرتے ہوئے کہا

"اے کاش میرا الزام نادرست ہوتا۔ مگر نہیں میں جو کچھ کہتی ہوں۔ اس کا ہر ایک لفظ راست ہے۔" اور یہ کہتے ہوئے روزامنڈ کے زرد رخساروں پر بخار کی ایسی سرخی نمودار ہو گئی۔" ابا جان یقین جانئے۔ وہ عورت جنس نسوانی کے لئے موجب شرم ہے۔ آج ہی رات کو... دو گھنٹے گذرے۔ میں نے اتفاقیہ طور پر اس گفتگو کے چند فقرے جو اس میں اور سر سنبری کورٹنی کے درمیان ہو رہی تھی سنے..."

"مگر سر سنبری کورٹنی بہر حال ایک عزت دار شخص ہیں" مسٹر ٹارنر نے کہا۔

"سر سنبری کورٹنی مجسم ابلیس ہے" روزامنڈ نے زوردار لہجہ میں کہا۔ پھر آنسو بہاتے ہوئے وہ اپنے والد کے قدموں میں دوزانو ہو گئی۔ اور اپنا دردناک چہرہ اس کی طرف اٹھا کر کہنے لگی" ہائے! آج میری ماں زندہ ہوتی۔ تو میں اپنی داستان الم اس کے سامنے بیان کر سکتی۔ آپ کے سامنے... اے ابا جان آپ کے سامنے آپ کی بیٹی کس طرح اپنی تباہی... اپنی بے عزتی کی کیفیت بیان کر سکتی ہے؟"

"ناخوش بیٹی!" ریاکار باپ نے غصہ اور تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا" یہ کیا خوفناک خبر ہے جسے لیکر تم اس وقت آئی ہو؟"

ابا جان آپ کی بیٹی نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اور آج بھی... ہاں آج ان خوفناک

واقعات کے بعد بھی وہ مہلک حقیقت کو ظاہر کرنے سے باز نہیں رہ سکتی۔" روزامنڈ نے قلبی جوش کی وجہ سے بلند لہجہ میں کہا۔

"آہستہ - روزامنڈ آہستہ!" مسٹر ٹارنر نے کہا۔ "ایسا نہ ہو۔ نوکر بیدار ہو کر اس گفتگو کو سن لیں۔ تم اٹھ کر میرے برابر صوفہ پر بیٹھ جاؤ۔ یوں ذلت کی صورت میں بیٹھنے کی کیا ضرورت ہے؟"

"ذلت!" روزامنڈ نے اپنی آواز کو نسبتاً مدہم کر کے کہا۔ اگرچہ جذبات کا ہجوم اس کے سینہ میں اس زور سے تلاطم پیدا کر رہا تھا۔ کہ الفاظ اس کے حلق میں رک رک جاتے تھے۔ ہائے ذلت سی ذلت! پیارے ابا آپ کی بیٹی آج اپنے آپ کو دنیا کی بدترین ہستی سے زیادہ ذلیل محسوس کرتی ہے۔ اگرچہ اس کے ساتھ ہی میں سچے دل سے یقین دلاتی ہوں کہ اس خدا اور اپنے ضمیر کے روبرو میں بالکل بے گناہ ہوں۔ زمین پھٹ جاتی یا آسمان اپنی جگہ سے ہٹ جاتا۔ مگر اے والد آپ کی بیٹی راہ عصمت سے ہرگز منحرف نہ ہوتی۔ پس جو کچھ ہوا۔ وہ ایک خوفناک سازش ... ایک شیطانی سلسلہ فریب کا نتیجہ تھا جو اس ملعون عورت اور اس خوفناک سر نے مجھ سے کیا ... !"

"بس روزامنڈ بس!" مسٹر ٹارنر نے جواب تک اظہار خشم و تعجب کر رہا۔ کہا "میں تمہارا مطلب سمجھ گیا۔ اور تمہارے روبرو میں اس کا عہد کرتا ہوں۔ کہ اپنی بیٹی کی حرمت کے خون کا انتقام میں ان دونوں سے لے کے رہوں گا"

"مگر افسوس! اب وہ انتقام کس کام کا ہے۔ آپ کے انتقام میں ایسی طاقت نہیں کہ میری راحت و عصمت کو بحال کر سکے۔" روزامنڈ کہنے لگی "میری ذلت کا پیمانہ لبریز ہو چکا۔ اور اب میرے اور دیوانگی ... یا خودکشی کے درمیان صرف ایک قدم کا فاصلہ ہے ... یعنی لوگوں کی بدگوئی کا"

مسٹر ٹارنر سے جہاں تک ممکن تھا اس نے اپنی ناخوش بیٹی کی تسکین کی کوشش کی۔ اور قدرتی طور پر وہ اس کے کہنے سے تو کبھی اپنے ارادہ انتقام سے دست بردار ہو گیا اپنے خوشنما سر کو با اعتماد طریق پر باپ کے شانہ پر رکھے ہوئے روزامنڈ کہنے لگی۔

"آج شام تک میرا خیال تھا۔ سر سبری کو دہی نے مجھے جو ضرر پہنچایا ہے۔ اس کی تلافی شادی کے ذریعہ کر دے گا۔ کیونکہ اے ابا جان۔ میں افسوس کے ساتھ اس بات کے اقرار پر

مجبور ہوں کہ میرے دل میں اس کے لئے محبت کا احساس پیدا ہو چکا تھا۔ مگر آج ۔۔۔ وہ گھنٹے گزرے میں نے اس گفتگو کے چند لفظ جو رس کے اور مسز سٹنگبی کے درمیان ہو رہی تھی سنے۔ انہیں سن کر میں ششدر ہو کر [illegible] گئی۔ اور [illegible] کر مجھے چھپ کر ساری گفتگو سننے پر مجبور ہونا پڑا۔ کیونکہ وہ گفتگو میری ہی نسبت تھی۔ ابا جان آپ اس خوف اور تعجب کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ جو یہ جان کر مجھے پیدا ہوا۔ کہ جسے میں نیکی اور پاکیزگی کا مجسمہ سمجھتی تھی۔ اور جس کی میرے دل میں بے حد عزت تھی۔ حقیقت میں ایک مکار [illegible] اور بدکار عورت اور سر ہنری کورٹنی کی داشتہ ہے۔ اور عنقریب اس کے بچہ پیدا ہونے والا ہے ان لفظوں کو سن کر مجھے اپنی قوت سامعہ پر یقین نہیں ہوتا تھا۔ میں سمجھتی تھی۔ یہ حقیقت نہیں خواب ہے۔ مگر افسوس جو کچھ میں نے سنا۔ وہ خواب نہیں حقیقت تھا۔ اور ۔۔۔ افسوس میں بیان نہیں کر سکتی کس احساس کے ساتھ میں نے ان کی زبانی یہ لفظ سنے۔ کہ مجھے ۔۔۔ یعنی مجھے۔ آپ کی بیٹی کو سر ہنری کورٹنی کے ہاتھ زر کے عوض فروخت کیا گیا ہے۔ میں خیال کرتی ہوں۔ فروخت کرنے والی وہی بدکار عورت مسز سٹنگبی تھی۔ ہاں ابا جان اس بدنصیب لڑکی نے وحشت آمیز طریق پر سلسلہ کلام جاری رکھا کیونکہ مجھے روپیہ کی خاطر اس [illegible] کے جذبات سفلی کا شکار بنایا گیا۔ اور یہ کہ حقیقت میں اس کا ارادہ ہرگز بھی مجھ سے [illegible] شادی کرنے کا نہیں ہے۔ ان لفظوں کو سن کر میں نے چیخ ماری۔ نہ کوئی لفظ میرے منہ سے نکلا۔ میری تو حالت اس شخص کی طرح تھی جسے جذبات کے جوش نے بالکل پاگل بنا دیا ہو [illegible] روح پر جو [illegible] آنا ہو جو تھا۔ [illegible] ان کا اظہار الفاظ کی صورت میں [illegible] کر سکتی ہوں۔ اس جگہ کھڑے ہو کر میں نے یہ خوفناک گفتگو سنی تھی۔ وہاں سے میں [illegible] پاؤں لوٹ آئی۔ میری آنکھوں سے پردہ اٹھ چکا تھا۔ اور اپنی مایوسانہ حالت مجھے صاف نظر آتی تھی۔ [illegible] کس طرح خواب گاہ تک پہنچی۔ میرے دماغ میں اس طرح چکر آ رہے تھے۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ میں دیوانی ہو جاؤں گی۔ سب سے پہلا کام جو میں نے کیا۔ وہ ٹوپی پہننا اور شال اوڑھنا تھا۔ میں مکان سے باہر آنے لگی۔ تو کسی طرح اس کی خبر سر ہنری کورٹنی کو لگ گئی اس نے زینہ پر میرا تعاقب کیا۔ اور مجھے معلوم نہیں ہوا۔ میں کس طرح اس سے بچ کر نکل آئی۔ میرے خیالات منتشر اور میرا دماغ پریشان تھا۔ اور [illegible] جب مجھے [illegible] اپنی ہی [illegible] تو میں بازاروں میں بے تحاشا گزر رہی تھی۔ [illegible] کوئی میرے [illegible]

میں تو نہیں ہے ۔ لیکن معلوم ہوا کوئی نہیں ۔ باوجود اس کے میں تیزی سے چلتی رہی ۔ اور یہ سارا فاصلہ میں نے پاپیادہ ہی طے کیا ۔ کیونکہ اے ابا جان ۔ معاملات کی حقیقت سے آگاہ ہونے کے بعد میں نے محسوس کیا ۔ گھر ہی وہ جگہ ہے ۔ جہاں میں اپنے رنج والم کو چھپا سکتی ہوں ۔ یہیں رہ کر مجھے ان ظالموں سے محفوظ رہنے یا آپ کی ہمدردی حاصل کرنے کی امید ہوسکتی ہے ۔ اور اب ان سارے حالات کو سنکر لسے والڈ روزامنڈ نے اپنے بازو مسٹر ٹارنر کے گلے میں ڈال کر کہا " مجھے امید ہے آپ اپنی بیٹی سے نفرت نہ کریں گے ۔ ۔ ۔ آپ اسے حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں گے ۔ کیونکہ خدا جانتا ہے میں بالکل بے گناہ ہوں ۔ میں بیان نہیں کرسکتی ۔ آپ کے روبرو یہ حالات کس طرح میری زبان سے ادا ہوئے ۔ آہ ! میرا دل غم کے بوجھ سے دبا ہوا تھا ۔ اور اگر میں آپ سے تسکین حاصل کرنے کی امید پر اس کیفیت کے ذکر سے اس کا بوجھ ہلکا نہ کرتی ۔ تو وہ ٹوٹ جاتا ۔ ۔ یقیناً ٹوٹ جاتا !"

"روزامنڈ" مسٹر ٹارنر نے آہستگی سے کہا " تم نے بہت اچھا کیا ۔ کہ مجھے ان حالات سے خبردار کردیا ۔ کیونکہ ایسے موقعہ پر میں ہی تمہیں بہتر مشورہ اور تسکین دے سکتا ہوں " پھر جب اسے اس خوفناک سازش میں اپنی شرکت کا خیال آیا ۔ اور اس نے اپنے ظاہر و باطن کے اختلاف پر نظر کی ۔ تو کانپ کر کہنے لگا " ایک خوفناک ۔ ۔ ۔ نہایت خوفناک جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے ۔ مگر افسوس کہ ہم مجرموں کو سزا نہیں دلا سکتے ۔ بے شک روزامنڈ تمہارا خیال درست تھا ۔ کہ انتقام کی بدولت واقعات کا افشا ہوگا ۔ اور یہ افشا میری موت کا موجب ثابت ہونا یقینی ہے ۔ میری راحت جان بیٹی ۔ معاملہ اتنا اہم ہے ۔ کہ میری رائے میں اس کی خبر تمہاری بہن کو بھی نہ ہونی چاہئیے "

"نہیں ۔ ۔ ۔ بے شک نہیں " روزامنڈ نے جواب دیا " اتنا ہی کافی ہے ۔ کہ آپ اس شیطانی سلوک سے خبردار ہیں ۔ جو مجھ سے کیا گیا ۔ میں نہیں چاہتی ۔ میری وجہ سے میری عزیز بہن کی شادی کی خوشیوں میں خلل واقع ہو ۔ اور کلیرنس ۔ ۔ ۔ اور کلیرنس سے تو اس معاملہ کو سب سے زیادہ چھپانے کی ضرورت ہے اور مجھے یقین ہے ۔ وہ اپنی اس ملعون خالہ اور اس شیطان بیرونٹ سے اتنا انتقام لینے پر آمادہ ہوگا ۔ جس کے نتائج ذہن میں لاتے ہوئے ہیبت محسوس ہوتی ہے ۔ اس کا انتقام بجائے خود ہوا ہے

افشار کا موجب ہوگا۔ اور غریب ایڈیپالس کی زندگی تلخ ہو جائے گی؟"

مسٹر ٹارنر یہ باتیں سنکر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا:" روزامنڈ میں تمہاری دور اندیشی اور عاقبت بینی کی داد دیتا ہوں۔ لازم ہے یہ راز میرے اور تمہارے درمیان ہی محفوظ رہے۔ اور اس کا مجھے اطمینان ہے کہ وہ بدمعاش جنہوں نے تمہارے ساتھ یہ ستم کیا خود اپنی بدنامی کے ڈر سے اس واقعہ کو ظاہر نہ ہونے دیں گے۔ تم اپنے باپ کی حفاظت اور نگرانی میں ہو۔ اور آئندہ یہاں ہر طرح محفوظ رہو گی۔ مگر ہماری آپس میں یہ قرارداد ہے کہ آج کے بعد ہمارے درمیان اس خوفناک واقعہ کا ذکر کسی بھی صورت میں نہ ہونا چاہئے۔"

"مگر اس کے باوجود۔۔۔ ابا جان آپ کو اپنی بیٹی سے جو محبت تھی۔ اس میں کمی تو نہ ہوگی؟" برباد شدہ لڑکی نے جو اپنے باپ کی ریاکاری سے بالکل بے خبر تھی کہا" آئندہ تم مجھے نفرت اور حقارت کی نظر سے تو نہ دیکھا کرو گے؟ آہ! اگر میرے ساتھ آپ کے سابقہ سلوک میں فرق واقع ہوتا ہے۔ تو بس میرے لئے ایک ہی چارہ کار ہے۔ اور وہ۔۔۔ خودکشی!"

مصیبت زدہ مجرم باپ نے اپنی پاک عصمت بیٹی کو گلے لگایا۔ اور جہاں تک ممکن تھا اسے تشفی آمیز کلمات کہتا رہا۔ آخر اس سے جدا ہو کر روزامنڈ اپنے کمرہ کو چلی گئی۔۔۔ اس کمرہ کو جسے وہ ایک پاک اور بے عیب دوشیزہ کی حیثیت میں چھوڑ کر گئی تھی۔ مگر جس میں آج وہ برباد اور بے عصمت ہو کر واپس آئی۔

ہائے! کیا گردش تقدیر ہے!

مسٹر ٹارنر کے بستر و نشستگاہ میں رفتہ صدہا خوفناک خیالات کے درمیان جو اس کے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔ ایک امر۔۔۔ نہایت خفیف۔۔۔ موجب تسکین تھا۔ اور وہ یہ کہ روزامنڈ کو اس سازش میں میری شرکت کا علم نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ مسز سلنگسبی اور ہیرونٹ کے درمیان جس گفتگو کو روزامنڈ نے سنا۔ اس میں مسٹر ٹارنر کے الحاق کا ذکر اگر ہوا بھی۔ تو ایسے مبہم اور پر اسرار طریق پر ہوا۔ کہ روزامنڈ اسے سمجھ نہ سکی۔ اس لئے وہ غریب اپنی عصمت کی فروخت کو اپنے باپ کی بجائے مسز سلنگسبی سے ہی منسوب کرتی تھی۔

مگر اس کے ساتھ ہی جب گنہگار شخص اس نظارہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتا تھا جو ذرا دیر پہلے ظہور میں آیا۔ جب اسے اپنی روزامنڈ کی زار حالت اور اس کی بھولی بالی

کا خیال آتا۔ تو جو اذیت اس کے قلب و دماغ کو محسوس ہوتی اسے بیان کرنے کا کس کے اختیار تھا۔ یا یہ کہ اس ایک شعاع امید کے باوجود اس کی ذہنی تکلیف ناقابل بیان تھی کیونکہ ایک باپ کی حیثیت میں اس کے دل میں جو متنوع جذبات پیدا ہوتے تھے۔ کوئی طاقت انہیں دور نہ کر سکتی تھی۔ فطرت اپنے اثرات کا اظہار کرتی تھی۔ اور جب دفعتاً تو تصور میں اس خوفناک جرم اور گناہ کا خیال آتا۔ جو اس کی عزیز اور پُراعتماد بیٹی کی عصمت ریزی کا سبب ہوا۔ تو وہ انتہائے یاس سے لرزہ براندام ہو جاتا تھا۔

وہ لڑکی اتنی خوبصورت اور اتنی پیاری کبھی معلوم نہ ہوئی تھی۔ جتنی اس وقت جب مکان کے اندر داخل ہوتے ہی وہ ذہنی اور جسمانی تکلیف سے بیہوش ہو کر اس کے بازوؤں میں گر پڑی۔ اس کے باپ کو اتنی محبت یا اس کے حسن پر اس قدر ناز اسے کبھی محسوس نہ ہوا تھا۔ جتنا اس وقت جب وہ تیز لیمپ کی روشنی میں معصومانہ انداز سے اپنا چہرہ اوپر کو اٹھائے اس کے سامنے بے ہوش پڑی تھی۔ اس کے تصور میں یہ پیاری معصوم لڑکی اپنے باپ کی وساطت سے بڑا ہوا ایسے ظلم و بے حیائی کا شکار ہوئی۔ اس کی حفاظت کرتا تھا۔ اس کے خلاف غداری پر آمادہ ہو گیا ظالم باپ کی نگاہوں میں اس کے حسن کا نقشہ پھر گیا۔ تو سینہ کھینچنے لگا یہ ملعون عصمت کے لٹنے پر [illegible] کا حق ہے۔ اس نے اپنی نگاہ زر کے انبار کی طرف اٹھائی۔ تو وہی مجھی آواز پھر سنائی دی۔ جو کہہ رہی تھی۔ یہ سونا نہیں مٹی ہے۔

بے شک اس نے محسوس کیا۔ یہ سونا نہیں مٹی ہے۔ کاش یہ پسینے سے کمایا ہوا تھیلی اس ناپاک سونے سے ہزار درجہ افضل ہوتا۔

اے کاش عشرہ گذشتہ کے واقعات از سر نو تلخ نہ ہوں۔ اے کاش کوئی طاقت اس سیاہ عرصہ زندگی کو میرے زمانہ حیات سے خارج کر سکے

[illegible] بلکہ دل سے کہتا ہے کہ اگر کسی طرح میری بیٹی کا جو [illegible] [illegible] شکایت کی [illegible] عدالت دیوالہ کی بدنامی سے گزرتا [illegible] شوق سے چلا جاؤں۔ مجھے روئے زمین پر حقیر ترین گداگر [illegible] ہو۔ مگر اے کاش اس ملامت سے بچ سکوں کہ اس شخص نے اپنی بیٹی کی عصمت فروشی کی؟

باب ۸۷ بدی کا بدلہ

آدھی رات کبھی کی گذر چکی تھی۔ مگر اس کے باوجود مسٹر ٹارنر اضطراب کی حالت میں آہستہ قدم اٹھاتا نشست گاہ میں پھر رہا تھا۔ کہ صدر دروازہ پر ہلکی دستک ہونے سے وہ دردناک خیالات کی الجھن سے چونکا۔

یہ سوچکر حیرت زدہ ہوا۔ کہ اس بے وقت کون آیا ہوگا۔ وہ خود دروازہ کھولنے گیا۔ اور اس کا تعجب دو چند ہوگیا۔ جب دستی لالٹین کی روشنی میں جو اس کے ہاتھ میں تھی اسے سر ہنری کورٹنی کا زرد اور مضطرب چہرہ نظر آیا۔

بیرونٹ کو خاموش رہنے کا اشارہ کرکے مسٹر ٹارنر آگے آگے نشست گاہ کی طرف ہولیا۔ سر ہنری ان خیالات کی پریشانی میں جن کے زیر اثر وہ اس وقت ٹارنر کاٹیج میں پہنچا تھا۔ باہر کے دروازہ کو مقفل کرنا بھول گیا۔ اور کواڑ سرسری طور پر بند کرکے مسٹر ٹارنر کے پیچھے پیچھے نشست گاہ کی طرف چلا۔

باہمی اضطراب کی وجہ سے یہ خفیف سا واقعہ دونوں سے نظرانداز ہوگیا۔

جب دونوں نشست گاہ میں داخل ہوچکے تو مسٹر ٹارنر نے بڑی آہستگی سے اس کمرہ کا دروازہ بند کردیا۔ اور آواز دبا کر کہنے لگا۔ "وہ واپس آگئی ہے۔"

"خدا کا شکر کہ وہ محفوظ ہے۔" بیرونٹ نے بھی اسی طرح دبی آواز میں کہا۔ "اس کے یکایک چلے آنے سے مسز سلنگبی کو اور خود مجھے اندیشہ پیدا ہوگیا تھا۔ کہیں وہ خودکشی نہ کرلے۔ یا کوئی اور ایسی بات نہ کر بیٹھے۔ جس کی وجہ سے معاملہ فاش ہوجائے۔ اسی خوف سے ہم دونوں اب تک اسے سارے ویسٹ اینڈ میں تلاش کرتے رہے۔ اور ناچار اب اتنی رات گذرنے کے باوجود میں نے مصمم ارادہ کرلیا۔ کہ آکر آپ کو اس کے فرار سے مطلع کردوں۔ اس کا مجھے خیال ہی نہیں آیا تھا کہ وہ آپ کے یہاں واپس آگئی ہوگی۔"

مسٹر ٹارنر کہنے لگا۔ "مجھے اس خوفناک معاملہ میں میری شرکت کا علم نہیں۔ مگر پہلے آپ مہربانی سے میرے روبرو اس گفتگو کے الفاظ بیان کیجئے۔ جو آپ کے اور مسز سلنگبی کے درمیان ہوئی۔ اور جسے بدقسمتی سے اس نے سن لیا۔ آپ کی زبانی اس گفتگو کے صحیح الفاظ معلوم کرکے ہی میں اس بارہ میں کوئی رائے قائم کرسکوں گا۔ آیا وہ اس بات کو معلوم کرسکتی

ہے۔ کہ اس کا اپنا باپ اس کی تباہی کے کام میں شریک تھا۔ ایمان کی بات ہے کہ مجھے اس بارہ میں سخت تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ کہیں اس کے دل میں میری نسبت شبہ پیدا نہ ہو جائے۔"

ہیرونٹ اسی صوفہ پر بیٹھ گیا۔ جہاں تھوڑی دیر پیشتر وہ دوشیزہ جو اس کے جذبات نفسانی کا شکار ہوئی۔ بیہوش پڑی تھی۔ اور بولا "ٹارنر مجھے ایک گلاس شراب کی دو۔ اس وقت اتنی دور چل کر میں بالکل تھک گیا ہوں۔ پھر جب میری طبیعت ذرا بحال ہوتی ہے۔ تو میں اس گفتگو کی کیفیت جو میرے اور مسز سٹنگبی کے درمیان ہوئی تھی جہاں تک مجھے یاد ہے بیان کر دوں گا۔"

مسٹر ٹارنر نے الماری سے شراب کی ایک بوتل نکالی۔ کیونکہ میز پر رکھی ہوئی صراحی کو وہ اس سے پہلے ختم کر چکا تھا۔ اور اسے پیش کر کے کہنے لگا۔ "سر ہنری تم اس سے نکال کر پیو۔ میں اتنے دبے پاؤں اوپر جا کر دیکھتا ہوں۔ روزامنڈ سو گئی ہے یا نہیں۔ ایسا نہ ہو وہ یکایک اس کمرہ میں آ جائے۔ اور آپ کو یہاں دیکھے۔ جس سے معاملہ اور زیادہ پیچیدہ ہو جائیگا"

"بے شک یہ احتیاط ضروری ہے" ہیرونٹ نے تسلیم کیا۔

مسٹر ٹارنر دبے پاؤں نشست گاہ سے نکل کر بڑی آہستگی سے زینہ پر چڑھنے لگا۔ روزامنڈ کے کمرہ کے باہر پہنچ کر وہ رک گیا۔ اور کان لگا کر سننے لگا۔ اندر سے کسی کے رونے اور سسکیاں لینے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ اسے سنکر اسے تشویش پیدا ہوئی۔ اور اس نے سوچا۔ ایسا نہ ہو یہ فرط الم سے سو نہ سکے اور پھر نشست گاہ میں آ جائے۔

چنانچہ اس نے کمرہ کے دروازہ پر آہستگی سے دستک دی۔ روزامنڈ نے اسے کھول دیا۔

ابھی تک اس بدنصیب لڑکی نے نہ کپڑے اتارے۔ اور نہ سونے کی کوئی تیاری کی تھی۔ اور اس کا چہرہ اتنا غمناک اور آثار رنج زدہ تھا۔ کہ باپ کا آہنی قلب بھی اسے دیکھ کر موم ہو گیا۔ بے اختیار اس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ روزامنڈ اس کی گردن میں بازو ڈال کر لپٹ گئی۔ اور اس کی عنایت اور توجہ کے لئے شکریہ ادا کرنے لگی۔ کم و بیش نصف گھنٹہ وہ اس کے پاس رہ کر اسے طرح طرح کی تسلیاں دیتا اور سونے کے لئے آمادہ کرتا رہا۔ وہ سوچتا تھا۔ یہ سو جائے تو میں جس قدر جلد ممکن ہو سر ہنری

کو مکان سے رخصت کر دوں۔ چنانچہ اس نے طرح طرح کی تسلیاں دیکر اور بہت کچھ سمجھا بجھا کر آخرکار اسے سو جانے پر آمادہ کر لیا۔

باپ کی ساری باتیں سنکر روزامنڈ کہنے لگی "ابا جان مجھے یقین ہو گیا۔ آپ اپنی بدنصیب بیٹی کو نفرت یا حقارت کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ اور اس یقین نے میرے دل کا بوجھ بہت ہلکا کر دیا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ حقیقی راحت کا اب میرے لئے اس دنیا میں امکان نہیں۔ تاہم ایک سچے عیسائی کی حیثیت میں اپنے مقدر پر شاکر رہونگی۔ اور آئندہ کے لئے ابا جان۔ میں یقین دلاتی ہوں۔ کہ آپ کو ذرا بھی تسکین بخشنے پر مجبور کر کے ناخوش ہونے کا موقعہ بھی نہ دونگی۔ پیارے والد.. شب بخیر۔ میرے واحد رفیق۔ آپ تشریف لے جائیے۔ میرا قلب اس گفتگو سے بہت مطمئن ہو گیا۔ اب میں آرام سے سو جاؤنگی"!

مسٹر ٹارنز رخصت ہونے سے پہلے اپنی بیٹی سے بغلگیر ہوا۔ تو یہ خیال اس کے سینہ میں تیر کی طرح چبھنے لگا۔ کہ میں نے اس نیک نہاد با محبت لڑکی سے کتنا شرمناک غدارانہ سلوک کیا ہے۔

وہ زینہ سے اترنے لگا۔ تو روزامنڈ کے کمرہ کا دروازہ اندر سے بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ وہ اسے مسکن اور مطمئن کرنے کی کوشش میں اپنی کامیابی پر خوش ہونے لگا تھا۔ کہ اسے نشست گاہ کی طرف سے کسی کے باتیں کرنے کی آواز سنائی دی۔ خیال آیا۔ شاید مسز سلنگسبی بھی روزامنڈ کی تلاش میں یہیں آپہنچی ہے۔ اور میری عدم موجودگی میں سرونٹ نے باہر کا دروازہ کھول کر اسے اندر داخل کر لیا ہے۔

اس خیال سے مضطرب ہو کر وہ اور زیادہ تیزی کے سے قدم اٹھاتا زینہ سے اترنے لگا۔

ٹم دی سنیمر اور جوش پیڈلر جو نقب زنی کے خیال سے مسٹر ٹارنز کے مکان کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ مسز سنری کورٹنی کی آمد سے قریباً نصف گھنٹہ بعد وہاں آپہنچے۔ نچلی منزل میں نشست گاہ کی جھلملی دار کھڑکیوں میں روشنی کی شعاع دیکھ کر وہ بڑی احتیاط کے ساتھ دبے پاؤں ایک کھڑکی کے قریب گئے۔ اور جھلملی کی درزوں سے انہوں نے دیکھا کہ کمرہ کے اندر میز پر زر کا انبار لگا ہوا ہے۔ اور ایک شخص بظاہر بالکل بے خبر صوفہ پر سو رہا ہے۔

بات یہ ہوئی۔ کہ بیرونٹ چونکہ اولڈ برلنگٹن سٹریٹ سے ٹارنز کاٹیج تک پیدل چل کر آیا تھا۔ اس لیے بالکل تھک گیا۔ شراب کی بوتل سے ایک گلاس پی کر اس کا کسل فرو دفع ہوا۔ اور وہ ٹارنز کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔ جس کی نسبت ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ وہ بالائی منزل پر یہ دیکھنے چلا گیا تھا۔ کہ روزامنڈ سو گئی۔ یا ابھی بیدار ہے

مگر جیسا اوپر بیان کیا گیا۔ روزامنڈ سخت بے چینی اور پریشانی کی حالت میں تھی اور اپنے کمرہ میں پہنچ کر بھی وہ اپنی حالت زار پر روتی اور آنسو بہاتی رہی۔ اسے اس حالت میں دیکھ کر مسٹر ٹارنز اسے تسکین دینے کی غرض سے اس کمرہ میں داخل ہوا۔ تو بہت سمجھانے اور تسلیاں دینے میں ایک گھنٹہ لگ گیا۔ ادھر سر ہنری کو کرسی پہ۔ تو تھکا ہوا تھا۔ کچھ شراب کا خمار ہوا۔ مسٹر ٹارنز کا انتظار کرتے کرتے اس کی اسی صوفہ پر آنکھ لگ گئی

ٹم دی سیمر اور جوش پینڈارلے اسی کو سوتے دیکھا تھا۔ مگر اس کے باوجود وہ چونکہ اتنا فاصلہ طے کرکے اس مکان تک پہنچے تھے۔ اس لیے بآسانی اپنی مہم سے دست بردار نہ ہو سکتے تھے۔ سونے والے کو انہوں نے مسٹر ٹارنز ہی سمجھا۔ کیونکہ صورت سے نہ وہ اس کے اور نہ سر ہنری کو ذاتی طور پر شناسا تھے۔

آلات نقب زنی کی مدد سے وہ صدر دروازہ کو توڑنے کی کوشش کرنے ہی کو تھے۔ کہ وہ از خود کھل گیا۔ کیونکہ سر ہنری کی آمد کے موقع پر مسٹر ٹارنز اسے بند کرنا بھول گیا تھا۔ دونوں چور دروازہ کے کھل جانے پر چنداں متعجب نہ ہوئے۔ کیونکہ انہوں نے سمجھا۔ ہاں جیفری کو جو کسی کی آمد کا انتظار تھا۔ اس لیے اس نے عمداً اسے کھلا چھوڑ دیا ہوگا۔

اسی طرح دبے پاؤں وہ مکان کے اندر داخل ہوئے اور نشست گاہ میں پہنچ گئے۔ بیرونٹ ان کی موجودگی سے بے خبر سوتا رہا۔

یکایک ٹم دی سیمر نے اپنا شکاری چاقو نکال کر کھولا۔ اور اس کا پھل سر ہنری کی گردن کے قریب رکھا۔ تاکہ ضرورت کے وقت قتل سے بھی دریغ نہ کیا جائے۔ ادھر جوش پینڈارلے نے جلد جلد نقدی اور نوٹوں کو سمیٹنا شروع کردیا۔

اس کام کو کرتے ہوئے وہ اپنے ساتھی سے کہنے لگا۔ میرا ارادہ ہے۔ نقدی کے علاوہ چاندی کے برتن بھی جو یہاں موجود ہوں۔ لے چلیں۔ ایک بار اگر کام کو انجام دیا

چھوڑنا نادانی ہے۔ اور اگر یہ بیدار ہو گیا۔ ؟؟

"تو میں اس کا گلا ایک منٹ میں کاٹ کے رکھ دوں گا" ٹم دی سینمر نے لاپروائی سے کہا۔

جوش نے اس وقت کے آسانی تصفیہ سے مطمئن ہو کر دانت نکال لئے۔ اور نقدی کو سمیٹ کر اس نے ایک الماری کو کھولا۔ مگر جس وقت وہ اس کے اندر چیزوں کو ٹٹول رہا تھا۔ ایک برتن کے گر جانے سے آواز جو پیدا ہوئی۔ تو مسٹر سبزی چونکا۔

اس نے گھبرا کر آنکھیں کھولیں اور ایک بد وضع شخص کو بڑا سا چاقو ہاتھ میں لئے اپنے اوپر جھکا ہوا دیکھا۔ خوف کی وجہ سے اس کے منہ سے چیخ نکلنے کو تھی۔ کہ ٹم دی سینمر نے ایک بڑ قصاب کی بے دردی کے ساتھ چاقو اس کے حلق پر پھیر دیا۔

ایک مدہم غرغر کرنے کی آواز پیدا ہوئی۔ مقتول کا بدن تشنجی حرکت کے ساتھ کانپا۔ مگر نہ اس کے منہ سے کوئی چیخ اور نہ کوئی اور آواز نکلی۔ آن واحد میں مسٹر سبزی کو تنہا بے جان ہو گیا!

یہ حالت دیکھ کر جوش پینڈر گھبرا گیا۔ اور کہنے لگا "ٹم بس اب چلنے کا فکر کرو۔ آج رات کے لئے یہی کافی ہے"

"بے شک اب ہمیں چلنا چاہئے" قاتل نے اپنے مقتول کی خوفناک لاش کی طرف دیکھ کر کانپتے ہوئے کہا۔

چنانچہ وہ نشست گاہ سے نکل ہی رہے تھے کہ زینہ پر ٹارنر کے پاؤں کی چاپ سنکر انہوں نے اور زیادہ تیزی کے ساتھ قدم اٹھانے شروع کئے تا کہ کسی کی آمد سے پہلے صدر دروازہ کی راہ سے نکل جائیں۔

وہ بلا مزاحمت مکان سے نکل گئے۔ کیونکہ مسٹر ٹارنر نے زینہ سے اتر کر ڈیوڑھی میں دو شخصوں کو گذرتے دیکھا۔ تو وہ خود اتنا خوف زدہ ہوا کہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکا۔ ایک تو اس کے اعصاب میں شب کے واقعات سے پہلے ہی کشیدگی تھی۔ اس واقعہ نے اور زیادہ مبہوت کر دیا۔ اور وہ نہ ان کے تعاقب میں دوڑا نہ اس نے کسی کو مدد کیلئے آواز دی۔

مگر جب دونوں چور باہر کا دروازہ بند کر کے نکل گئے۔ تو اس نے جرأت کر کے اسے اندر سے مقفل کر لیا۔ گویا ڈر رہا تھا۔ کہیں وہ لوٹ کر نہ آ جائیں۔ اور اس کے بعد اپنے روپیہ

کی نکڑ میں پریشان خاطر تیزی سے قدم اٹھاتا نشست گاہ کی طرف لپکا۔
اس نے میز کی طرف دیکھا۔۔ بس اک نگاہ کافی تھی۔۔۔ روپیہ کا وہاں نام و نشان بھی نہ تھا!

دیوانوں کی طرح اس نے بڑے جوش کے ساتھ اپنا کھلا ہاتھ پیشانی پر مارا سخت رنج والم کی وجہ سے زور کی چیخ اس کے منہ سے نکلنے کو تھی کہ اپنی ناخوش بیٹی کے خیال نے اس کے لبوں پر مہر لگا دی۔

اس کے ساتھ ہی اس کی نگاہ صوفہ کی طرف اٹھی۔۔ اف! اے مقدس خدا! کتنا ہیبت ناک نظارہ پیش نظر تھا!

اس جگہ صوفہ کے اوپر۔۔ اسی صوفہ پر جہاں تھوڑی دیر پیشتر مقتول امیر کے جذبات نفسانی کی شکار دوشیزہ۔ موت کی سی غش کی حالت میں بے خبر پڑی تھی۔ عیاش بیرونٹ کا سر تن سے جدا نظر آرہا تھا۔ یہ وہ نیند تھی۔ جس سے کوئی سونے والا بیدار نہیں ہوا۔ مگر اس خوفناک لمحہ میں بھی جب مسٹر شارنز اس پر خوف نظارہ سے مبہوت اور پریشان کھڑا تھا اس کے دل میں خیال آیا۔ کہ میری نقدی اور میری بیٹی کی جان کا نقصان دراصل مر اصول قدرت کی نمائش ہے۔ کہ بدی کا بدلہ عاقبت ہی میں نہیں۔ اس جہان میں بھی ملتا ہے!

اس نظارہ کو دیکھکر خوف زدہ شخص کے منہ سے کوئی آواز نہ نکلی۔ اس کی حیرت اس قسم کی تھی۔ جو انسان کو لب بستہ کر دیتی ہے۔۔۔ جس کے اثر سے قوائے طبعی کا فعل معطل ہو جاتا ہے۔ وحشت زدہ نظروں سے وہ اس خوفناک لاش کو دیکھا کیا۔ اور پھر لڑکھڑا کر پیچھے کو ہٹا۔ اسی طرح چند منٹ گذر گئے۔ اور آخر کار وہ سنبھلا۔ تو اب اسے خود اپنی جان ایک مخمصہ میں الجھی ہوئی نظر آنے لگی۔

ایک اندیشہ۔۔۔ نہایت خوفناک اندیشہ اس کے دل میں پیدا ہو گیا۔ قتل اور چوری کی دوگونہ وارداتیں اس سرعت کے ساتھ بغیر کسی شور و غل کے عمل میں آئیں۔ کہ گھر میں کسی دوسرے شخص کو اس غیر معمولی واقعہ کی کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ اور اب مسٹر شارنز کے دل میں یہ خیال جاگزین ہونے لگا۔ کہ جب اس قتل کا واقعہ ظاہر ہوگا تو میرے لئے عدالت کی جیوری کے سامنے اپنے کو بے قصور ثابت کرنا دشوار اور غیر ممکن ہو جائیگا

قدرتی طور پر لوگ اس فعل شنیعہ کو مجھ سے منسوب کریں گے۔ اور حالات کی شہادت اتنی زبردست ہوگی۔ کہ میرے لئے جواب دہی مشکل ہو جائے گی۔ تشویش جو اس وقت بدنصیب شخص کے دل میں پیدا ہوئی۔ یہ تھی۔ کہ سر ہیری کو ڈنی کا قتل مجھ سے منسوب کیا جائے گا

سخت پریشانی کی حالت میں وہ بیٹھ گیا۔ اور پھر دونوں ہاتھوں سے منہ کو چھپا کر بہت دیر تک فکر مند رہا۔

کیا یہ مناسب ہوگا۔ میں شور و غل مچا کر اپنے خادم جیفری پیار اور روناسنڈ کو بیدار کر دوں اور ان کے روبرو اس خوفناک واقعہ کی ساری کیفیت بیان کروں؟ مگر نہیں! کوئی آواز کہہ رہی تھی۔ یہ باتیں قابل یقین نہ سمجھی جائیں گی۔ روناسنڈ چونکہ اس بات سے بالکل ناعلم تھی کہ میرے والد نے میرے حزن حسرت میں بیرونٹ کو مدد دی۔ اس لئے وہ قدرتی طور پر یہ سمجھے گی۔ کہ والد نے پدرانہ انتقام کے جذبہ سے متاثر ہو کر یہ فعل کیا۔ پس مناسب یہی ہے کہ معاملہ کو اس سے پوشیدہ رکھا جائے۔ مگر سوال یہ تھا۔ اس لاش کا کیا ہو؟ اس کو کہاں ڈالا جائے؟ بڑا خوفناک معما درپیش تھا۔

اپنی لخت جگر بیٹی کے ساتھ جو بدسلوکی ظالم باپ نے کی تھی۔ اس کی یاد اب اور زیادہ تیزی کے ساتھ اس کے دل میں پیدا ہونے لگی۔ اس نے محسوس کیا کہ میری سزا کا اس دنیا میں ہی آغاز ہو گیا ہے۔ میرے مقدر پر آج سے ہی مہر لگ چکی ہے!

او بد نصیب تو نے زر کی خاطر اپنے آپ کو شیطان کے حوالہ کیا! مگر آج وہ زر کہاں ہے؟ چند ماہ کے عرصہ میں ہی قرض خواہ تیرے گرد جمع ہو جائیں گے۔ کیونکہ انہیں تو ان کے مطالبات میں سے ایک کوڑی بھی ادا نہیں ہوئی۔ اور اس وقت ...

مگر پھر دوبارہ اس کے دل میں ایک اور خیال پیدا ہوا۔ وہ سوچتا ہے۔ میں اس لاش کی جامہ تلاشی لوں۔ شاید کچھ نقدی نکل آئے۔

اُف! کتنا خوفناک خیال ہے! اگر عجیب نہیں۔ کیونکہ بدی کی راہ میں ایک بار قدم اٹھ جائے تو پھر یہ کہنا مشکل ہے۔ اس کا خاتمہ کہاں ہو۔

دیکھنا وہ باپ جس نے اپنی نور نظر کا ناموس فروخت کیا تھا۔ حرص و آز کا بندہ۔ اس شخص کی جیبیں ٹٹولتا ہے جس نے اس کی بیٹی کی بے حرمتی کی

اس نے مقتول کا بٹوہ نکالا۔ اس میں ۱۵-۱۶ اشرفیاں تھیں۔ انہیں اپنی جیب میں

ٹٹول لیا۔ پاکٹ بک کھولی۔ مگر اس میں نوٹ مطلق نہ تھے۔ صرف چند کاغذات اور یادداشتیں بالکل بے سود۔

مسٹر تھارنٹن نے جوش غضب سے فرش زمین پر پاؤں مارا۔ بلاشبہ اس کی تشویش خوفناک تھی۔ ایک طرف عظیم مالی مشکلات تباہی کی راہ دکھا رہی تھیں۔ کیونکہ اس روپیہ کی آس پر جو اس نے اپنی بیٹی کی عصمت فروشی سے حاصل کیا۔ اس نے گذشتہ ہفتہ عشرہ میں مزید قابل ادا رقوم کا بار اپنے اوپر لے لیا تھا۔ دوسری طرف لاش کی موجودگی جانی خطرہ پیدا کرنے والی تھی۔ ان پر طرہ یہ قلق و اضطراب تھا۔ کہ روزامنڈ کی فروخت کرکے بھی مالی الجھنوں سے نجات حاصل نہ ہوئی۔ بالغرض مقتول کی لاش کو پراسرار طریق پر کہیں دفن بھی کر دیا جائے۔ اور کسی کو اس کی کانوں کان خبر نہ ہو۔ پھر بھی مالی دشواریوں سے بچنے کا کیا ذریعہ ہو؟ ان خیالات نے بدنصیب مسٹر تھارنٹن کے ذہن میں جو بے چینی پیدا کی۔ اس کا اندازہ کرنا دشوار نہیں۔ وہ کرسی سے اٹھا۔ جس پر لاش کی نقدی نکال کر دوبارہ بیٹھ گیا تھا۔ اور ٹائم پیس کی طرف بڑھا۔ اس نے دیکھا کہ رات کا ڈیڑھ بجا ہے۔

مگر جس وقت اس نے گھڑی کی سوئیوں کی طرف نظر کی۔ اور اس پر یہ حقیقت واضح ہوئی۔ کہ اگر نوکروں کے بیدار ہونے سے پہلے لاش کو ٹھکانے لگانا ہو۔ تو یہ کام بہت جلد ہونا چاہئے۔ تو عین اتفاقیہ طور پر اسے آتشدان پر لٹکے ہوئے آئینہ میں اپنی صورت دکھائی دی اور اس صورت کو دیکھ کر وہ خوف زدہ ہو کر پیچھے کو ہٹ گیا۔

"کیا سچ مچ یہ میری ہی صورت کا عکس ہے۔ یا کوئی بے چین روح اس مقام کے قریب پھر رہی ہے۔ جہاں اس کے مادی جسم کو بے رحمی سے قتل کیا گیا تھا؟"

اس ہیبت خیز عکس سے خوف زدہ ہو کر اس نے آئینہ کی طرف پیٹھ پھیر لی۔ مگر فوراً خوف سے پیچھے کو ہٹا۔ لڑکھڑایا۔ اور ضرور گر جاتا۔ اگر اتفاق سے اس کا ہاتھ کرسی پر نہ پڑتا۔ اس کے دوبارہ خائف ہونے کی وجہ یہ تھی۔ کہ کمرہ کے نیم باز دروازہ میں سے کسی انسان کا چہرہ نظر آیا۔ جو اس وقت جب اس کی نگاہ اس کی طرف پلٹی فوراً پیچھے ہٹ گیا۔

شدت اضطراب کی حالت میں [illegible] مسٹر تھارنٹن دیوانہ وار کمرے کے باہر نکلا۔ وہ پہلے کسی کی صورت [illegible] زینے کی طرف بھاگتا نظر آئی۔

اس نے لپک کر اس کا بازو پکڑ لیا۔ اور اسے زور سے اپنی طرف کو کھینچا۔ نشست گاہ

کا دروازہ چونکہ کھلا رہ گیا تھا اس لئے اس کی روشنی میں اس نے دیکھا۔ کہ یہ میرا خادم جوان جیفریز ہے!

جوش اضطراب کی وجہ سے اس بات کو فراموش کر کے کہ نشست گاہ میں ایک مقتول کی لاش موجود ہے۔ وہ جیفریز کو کھینچتا ہوا اسی کی طرف یہ پوچھنے کو لے آیا۔ کہ تم اس طرح آدھی رات کو لباس پہنے کیوں پھر رہے ہو؟ کمرہ میں لاش کی موجودگی اور جیفریز کو اس لاش کے سامنے لانے کے خطرات کا احساس اسے اس وقت ہوا۔ جب خادم نے نشست گاہ میں داخل ہو کر خوف زدہ نگاہوں سے صوفہ پر مقتول ہیرونٹ کی طرف دیکھا۔ اور اس کا چہرہ ہیبت کی وجہ سے زرد ہو گیا

کمرہ کا دروازہ بند اور مقفل کر کے مسٹر ہارنر نے نوکر سے کہا۔ "یہ بتاؤ تم اس وقت کس لئے بیدار ہوئے؟ اور کیا وجہ ہے کہ تم اس طرح مکان کے مختلف حصوں میں پھر رہے ہو؟"

بات دراصل یہ تھی کہ جیفریز کو اس رات اولڈ ڈیتھ کے کسی آدمی کی آمد کا انتظار تھا۔ اور اس لئے وہ سویا نہ تھا۔ اسے صدر دروازہ پر دو بار دستک سنائی دی تھی۔ پہلی مرتبہ اس وقت جب چور [illegible] آئی۔ دوسری بار اس وقت جب ہیرونٹ پہنچا۔ اس کے بعد جب چور دروازہ کو بند کر کے مکان [illegible] ہوئے۔ تو جیفریز نے سوچا آخری ملاقاتی خواہ وہ کوئی ہو۔ مکان سے باہر نکل [illegible] جانے پر چونکہ اس مکان میں خاموشی رہی۔ اس لئے جیفریز کو خیال گذرا کہ [illegible] گیا ہے چنانچہ وہ اپنی خواب گاہ سے اس نیت سے اترا کہ ایک کھڑکی کے دروازہ کو کھول دے تاکہ چور جس وقت آئیں۔ اس راہ سے بآسانی مکان کے اندر داخل ہو سکیں۔ مگر جب [illegible] میں روشنی دیکھی۔ تو اس نے سوچا شاید وہ پہلے سے اس مکان میں پہنچ چکے ہیں۔ اور اس وقت اس کمرہ میں موجود ہیں۔ چنانچہ بڑی آہستگی کے ساتھ دبے پاؤں نشست گاہ کے دروازہ کے پاس پہنچا۔ مگر وہاں کھڑے ہو کر جب اس نے اپنے آقا کے چہرہ کا خوفناک عکس چہرہ کے سامنے نظر آتا دیکھا۔ تو وہ ایک لمحہ کے لئے حیرت زدہ ہو کر رہ گیا۔

"بتاؤ تم کس لئے بیدار ہوئے؟ اور کیوں مکان کے مختلف حصوں میں پھر رہے ہو؟" مسٹر ہارنر نے پھر ایک بار اس سے پوچھا۔

"جناب بات یہ ہے۔ مجھے ادھر کچھ آہٹ سی سنائی دی تھی۔" جیفریز نے جواب دیا۔ "مجھے اندیشہ پیدا ہوا۔ کہ چور نہ ہوں۔ اس لئے میں اٹھ کر پتہ چلانے نکلا تھا۔" مگر آپ یہ ...

اور اس نے الفاظ زبان سے ادا کئے بغیر معنی خیز نگاہوں سے لاش کی طرف دیکھا۔

مسٹر شارنز نے گھبرا کر کہا "جیفریز! آج ایک نہایت خوفناک وقوعہ ظہور میں آیا ہے۔ یہ صاحب" اس نے لاش کی طرف انگلی اٹھا کر کہا "نصف شب کے قریب ایک ضروری کام کے لئے مجھ سے ملنے کو آئے تھے۔ میں انہیں اس جگہ بٹھا کر اوپر رونامنشد کے کمرہ میں گیا تھا جو رات واپس آگئی ہے۔ واپس آیا تو دو آدمی مکان سے نکلتے دکھائی دئے۔ پھر جب میں نشست گاہ میں داخل ہوا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ روپیہ کی ایک کثیر رقم جسے میں میز پر کھلا چھوڑ گیا تھا۔ غائب ہے۔ اور میرے دوست کی ... وہ حالت ہے۔ جو تم اب دیکھ رہے ہو!"

خادم نے اپنے دل میں اس بیان کو بالکل صحیح سمجھا۔ مگر وہ ظاہر میں اسے ناقابل یقین جتلانے لگا۔ کیونکہ وہ ایک نہایت بدمعاش نوکر تھا۔ اور اس نے سمجھا آقا پر کامل اختیار حاصل کرنے کا یہ بہت اچھا موقعہ ہے۔

اس کی صورت دیکھ کر مسٹر شارنز نے کہا "جان۔ تم بے اعتباری کے انداز سے مسکراتے ہو۔ مگر خدا شاہد ہے ..."

"آپ ٹھیک کہتے ہیں" جیفریز نے اپنے سر کو خاص انداز سے ہلا کر کہا "مگر جناب .. معاملہ بے ڈھب سا ہے .. بہت ہی بے ڈھب ہے۔ اور لاش کو کہیں چھپایا نہ گیا تو کیا عجب پھانسی تک نوبت پہنچے"

ان آخری الفاظ کو سنکر مسٹر شارنز سر سے پاؤں تک کانپ اٹھا۔

اتنے میں جیفریز نے پھر کہا "آخر اب آپ کا ارادہ کیا ہے؟ مجھ سے اگر کچھ امداد ہو سکتی ہے۔ تو حاضر ہوں۔ مگر جلدی کیجئے عمل دو دکا ہو چلا ہے ..."

"ہاں میں جانتا ہوں" مسٹر شارنز نے قطع کلام کرکے کہا "مگر اف! ... میں دیوانہ ہوا جاتا ہوں ... میرے دماغ میں چکر آ رہے ہیں! الٰہی میں کیا کروں! کس سے مشورہ لوں! جان تم کیا رائے دیتے ہو؟ کیا تم وفادار رہوگے؟ کیا تم اس راز کو محفوظ رکھ سکوگے؟ میں اس کے لئے معقول انعام دینے کو تیار ہوں ..."

جیفریز کہنے لگا "صاحب اس کا ذکر پھر کسی وقت کیا جائے گا۔ سر دست اس لاش کو ٹھکانے لگانے کا سوال درپیش ہے۔ جس قدر جلد ممکن ہو۔ اسے دفن کر دینا چاہئے۔ آپ ایک منٹ کو ٹھہر جائیے۔ میں اتنے اصطبل سے تھیلا اور لالٹین لیکر آتا ہوں"

مسٹر شارنز نے کہا "اچھی بات ہے تم جاؤ۔ اور میں پانی لاکر اس قالین کو صاف کر دیتا

ہوں۔ خوش قسمتی سے خون صوفہ پر نہیں گرا"

دونوں شخص... خادم و مخدوم... دبے پاؤں کمرہ سے باہر نکلے۔ ایک اصطبل کیطرف گیا۔ دوسرا باورچیخانہ کی جانب۔

چند منٹ کے عرصہ میں وہ پھر لاش کے پاس آ پہنچ گئے۔ انہوں نے لاش کو اٹھا کر تھیلے میں ڈالا۔ اور اسے اصطبل کی طرف لے چلے۔

جان جیفریز چونکہ ایک پختہ کار بدمعاش تھا۔ اس نے اس موقعہ پر کسی سراس کا اظہار نہ کیا اور اپنے اوسان بحال رکھکر بدایتی اختیارات اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہنے لگا "صاحب آپ جاکر قالین کو صاف کیجئے۔ میں اتنے باغیچہ میں ایک گڑھا کھود تا ہوں"

مسٹر ٹارنز نوکا کا حکم پا کر نشست گاہ کی طرف گیا۔ اور وہاں اس سے جہاں تک ممکن تھا۔ اس نے قالین کا خون صاف کیا۔ اس کے بعد اس نے الماری سے ارغوانی پورٹ شراب کی ایک بوتل نکال کر اسے اس مقام پر توڑ دیا۔ جہاں خون گرا تھا۔ اور اس کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو بھی وہیں پڑا رہنے دیا۔ تاکہ دیکھنے والے کو معلوم ہو۔ شراب کی بوتل اتفاقیہ طور پر اس جگہ گر کر ٹوٹ گئی ہے۔

اس کام میں اس کو نصف گھنٹہ کے قریب عرف ہو گیا۔ اور جب مسٹر ٹارنز اس سے فارغ ہوا تو اسکو کافی دلجمعی ہو چکی تھی۔ پھر وہ باغ کی طرف گیا۔ جہاں جیفریز مقتول امیر کیلئے قبر کھودنے میں بڑی سرگرمی سے مصروف تھا۔ جب لو کر تھک گیا۔ تو آقا نے اس کا ہاتھ بٹایا۔ اور چونکہ زمین زیادہ سخت نہ تھی۔ اس لئے سارا کام ایک گھنٹے کے عرصہ میں مکمل ہو گیا لاش کو گڑھے میں اتار کر اوپر مٹی ڈال دی گئی۔ اور دونوں نے مٹی کی ہر ایک تہ کو اپنے پاؤں سے اچھی طرح دبا دیا۔

اس کام سے نپٹ کر مسٹر ٹارنز اور جیفریز دونوں مکان میں داخل ہوئے۔ مگر ایک دوسرے سے علیحدہ ہونے سے پیشتر اول الذکر نے دبی زبان میں کہا "میں پھر تاکید کرتا ہوں۔ اس راز کو اپنے دل میں محفوظ رکھنا۔ میں تمہیں معقول انعام دوں گا۔ سردست یہ لو"

یہ کہکر اس نے ۰ پاؤنڈ... یعنی اس رقم کا بڑا حصہ جو مقتول امیر کی جیب سے نکلی تھی جیفریز کے ہاتھ میں دے دئے۔

خادم نے حریصانہ انداز سے روپیہ کو ہاتھ میں لیکر جیب میں ڈال لیا۔ جہاں اس سے

پہلے وہ بیرونٹ کی انگوٹھیاں اور گھڑی بھی ڈال چکا تھا۔ کیونکہ جس وقت مسٹر مارنز قالین کو صاف کر رہا تھا۔ تو لوکر نے یہ چیزیں لاش سے اتار لی تھیں۔ جو مسٹر مارنز نے ان چیزوں کو اس خیال سے نہیں اتارا تھا کہ اگر انہیں کسی نے میرے پاس دیکھ لیا تو ضرور مجھ پر قتل کا شبہ پیدا ہو جائے گا۔ رد پیہ لیکر لوکر نے کہا۔ "آپ تسلی رکھئے میں اپنا قصور وار دیکھا نہیں ہوں"۔

اس کے بعد آقا اور لوکر ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ ارل الذکر اس خواب گاہ کی طرف چلا۔ جہاں اسے ہرگز نیند نہ آسکتی تھی۔ اور آخر الذکر اپنے کمرہ کی جانب جہاں وہ بہت دیر تک یوں اتفاقیہ طور پر دولت ہاتھ آنے کے خیال سے خوش ہوتا رہا۔

اور مسٹر ہری کورٹنی!...

"نکس دکا ایک کنج لحد میں . . . قاتل کے بیٹے رحم دار ستھ ہلاک ہو کر وہ ادبار نفس پرستی اور بیہ اصولی انہیں بیت ہونے سے پہلے توبہ و استغفار کا وقت بھی نہ ملا ایسی دار کی شیفتہ وہ نواب جب سے بھی کوئی خواب بیدار نہیں ہوا

لیڈی ہیٹ فیلڈ کے راز کا انکشاف

باب ۹۵

جس روز وہ واقعات جن کا ذکر سطور بالا میں کیا گیا ہے ظہور میں آئے۔ اس کے دوسرے دن سہ پہر کو بج کے وقت تھا اور ارل آف الینگھم اور لیڈی کا جارجیانہ ہیٹ فیلڈ دونوں آخر الذکر کے مکان کی نشست گاہ میں بیٹھے تھے۔

آر تھر شب گذشتہ کو شامر رین شامر اور تیکیب تھ کو ہیوڈ ومی گولس کی بندگاہ سے روانہ ہو کر کیطرف روانہ ہو کے مسٹر ڈی ڈینیا اعدا کمتر سمیت فرانس سے واپس آگیا تھا۔ جس پر پیغفوڈ اور ماسر کی شادی ہو چکی تھی۔ اور اس بات کے ثبوت کے طور پر کہ میں نے اپنے ذاتی قصور معاف کر دیا ہے۔ اور میں پھر ماسر کو اپنا بیٹی سمجھنے لگا ہوں مسٹر ڈی ڈینیا نے ! ماسر رخصت ہوتے وقت دس ہزار پونڈ کی رقم دینی تھی۔

ارل نے یہ ساری تفصیلات لیڈی ہیٹ فیلڈ سے بیان کر دی تھیں اور وہ انہیں پوری دلچسپی کے ساتھ سنتی رہی تھی۔

سلسلہ کلام جاری رکھکر نوجوان امیر نے کہا۔ "غالباً جیانہ میں عنقریب مسٹر ڈی ڈینیا اور ان

کی دختر سے تمہاری ملاقات کا انتظام کروں گا۔ تم دیکھوگی مسٹر مڈینا کتنے بااخلاق اور عالم شخص ہیں اور ان کی بیٹی استھر بھی اتنی ہی ملنسار اور شریف الطبع ہے۔ جتنا ایک ایسی شخص کی دختر کو ہونا چاہیئے۔"

"آرتھر" لیڈی ہیٹ فیلڈ نے کہا۔ کیونکہ اب دونوں ایک دوسرے کو بہن بھائی سمجھ کر بے تکلفانہ گفتگو کیا کرتے تھے۔ "معاف کرنا۔ میں سردست تمہارے ان نئے دوستوں سے شرف ملاقات حاصل کرنا نہیں چاہتی۔"

ورل متعجب اور پریشان نظر آنے لگا۔ اور ملامت آمیز فہمایش کے لہجہ میں بولا۔ "جارجیانہ کیا یہ ممکن ہے۔ تمہارے دل میں بھی اس قسم کے مضحکہ خیز متعصبانہ خیالات[1] موجود ہیں۔ جو ایک قابل قدر قوم کے صاحب منزلت افراد کی نسبت صرف جہلا اور تنگ خیال لوگوں کو ہی زیب دیتے ہیں۔"

---

[1] یہ معلوم کرکے اطمینان ہوتا ہے کہ ہم نے یہودیوں کے خلاف لوگوں کے قدیم غیرمنصفانہ خیالات کی تردید کی جو کوشش کی تھی۔ وہ رائگاں ثابت نہیں ہوئی۔ چنانچہ فسانۂ لندن کے اس سلسلہ کے صفحہ ۱۵۱۵ پر ہم نے اس قسم کے حملوں کی تردید وتحقیر میں جو کلمات لکھے تھے۔ انہیں سب یہودی اخبارات نے نقل کیا ہے اور مفصلات کے کئی اخباروں نے بھی انہیں اپنے کالموں میں منتقل کرنے کی عزت بخشی ہے۔ رسالہ چیمبرز ایڈنبرگ جرنل (سلسلہ جدید) کے نمبر ۳۴۷ میں ہمارے فقرات کو نقل کرکے اس قابل قدر پرچہ کے مدیروں نے اپنی رائے کے طور پر یہ الفاظ ایزاد کئے ہیں۔ "اس قوم کی اس مردانہ وار حمایت کے ساتھ جس کی نسبت بے رحمانہ طریق پر مغالطہ پیدا کیا جارہا ہے ہمارا کامل اتفاق رائے ہے۔"

سچ پوچھیے تو اس روشنی کے زمانہ میں عیسائیوں کے اندر یہودیوں کے خلاف من حیث القوم اس قدر تعصب موجود دیکھ کر دل میں سخت رنج کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور ہمیں تعجب ہوتا ہے کہ انگلستان میں باوجود اس کی عظیم تمدنی ترقیوں کے یہودیوں کے خلاف اب تک بعض ایسی پابندیاں عاید ہیں جو اور ممالک میں نہیں پائی جاتیں۔ ہمارے یہاں دارالعوام میں کوئی یہودی ممبر نشست حاصل کرے۔ تو سارے کلیسا میں سنسنی پیدا ہو جائے (یہ اعتراض زمانہ موجودہ میں بالکل دور ہو چکا ہے۔ کیونکہ وزیر ہند مسٹر مانٹیگو یہودی نسل سے ہیں۔ اور لارڈ بیکنسفیلڈ جو پیشتر انگلستان کے وزیر اعظم رہ چکے ہیں وہ بھی یہودی تھے۔ مترجم) مگر فرانس کے ایوان نیابت میں کئی یہودی اراکین موجود ہیں۔ فاضل سلڈن نہایت منصفانہ طریق پر یہودیوں کی نسبت کہا کرتا تھا۔ "تم لاکھ کہو یہودی ایک ملعون قوم ہیں مگر اس میں شک نہیں۔ وہ جہاں جائیں ترقی کرتے ہیں۔ وہ بڑے بڑے امرا اور والیان ریاست کو مالی امداد دیتے ہیں۔ ان میں کبھی کوئی گداگر نہیں دیکھا گیا۔ اتفاق کی ان میں بہترین مثال نظر آتی ہے رہا ان سے نفرت کا سوال۔ سو سب کے خیال میں عیسائی بھی ایک دوسرے سے کچھ کم نفرت نہیں کرتے۔"

"نہیں، بالکل نہیں" لیڈی ہیٹ فیلڈ نے کہا۔ "میں نے یہودیوں کی نسبت بہت سی کتابیں پڑھی ہیں۔ اور میں جانتی ہوں۔ ان کے ساتھ عیسائیوں کا سلوک بہت غیر منصفانہ ہے۔ اس لئے آرتھر یہ نہ سمجھو میرے دل میں ان کے خلاف کسی طرح کا تعصب ہے۔ کیونکہ میں ایسے تنگ خیالات اور غیر فیاضانہ رویہ کو سخت ناپسند کرتی ہوں۔"

ارل کہنے لگا۔ "مجھے تمہاری زبان سے یہ کلمات سن کر بہت خوشی ہوئی۔ فرانس کے زمانہ اقامت میں مجھے خاندان مڈنیا کے عادات و خصائل کی بدولت یہودیوں کی فطرت سے اچھی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۸۱) یہ ایک نہایت افسوسناک امر ہے کہ فی زمانا بھی بہت سے مذہبی حلقوں میں یہودیوں کے خلاف منافرت اور غلط فہمی پیدا کی جارہی ہے۔ چنانچہ ہسپانیہ کے ایک مصنف نے جو اپنے آپ کو علم المذاہب کا محقق ظاہر کرتا ہے۔ یہودیوں کے خلاف حسب ذیل رنجیدہ اعتراضات وارد کئے ہیں:۔ (۱) یہودی کی قوم نے ہمارے خداوند مسیح کے ساتھ غدارانہ سلوک کیا تھا۔ آج تک ان میں سے ہر سال ۳۰ غداری کے جرم میں سزا پاتے ہیں (۲) ریوبن کی قوم نے ہمارے خداوند کو باغ میں پکڑا تھا۔ اس لئے وہ جس چیز کی بھی کاشت کریں۔ بنجر ثابت ہوتی ہے۔ ان کی قبروں پر بھی کبھی روئیدگی نہیں ہوتی (۳) قبیلہ غد کے لوگوں نے خداوند مسیح کو کانٹوں کا تاج پہنایا۔ ۲۵ مارچ کو ہر سال ان کے جسم پر گہرے اور تکلیف دہ زخم نمودار ہوجاتے ہیں (۴) عشر کی قوم نے یسوع کا ہاتھ کاٹا۔ اس لئے ان کا دایاں ہاتھ بائیں سے ایک ہتھیلی کے برابر چھوٹا ہوتا ہے (۵) نفتالی قوم نے مسیح کو سوروں کے گلہ کا لعنۃ دیا۔ اس وقت سے ان کی تمام اولاد کے دانت سوروں کی طرح آگے کو نکلے رہتے ہیں (۶) مناسہ قوم نے کہا۔ "اس کا خون ہم پر اور ہمارے بچوں پر ہو" اس وقت سے ہر نئے چاند کو ان کے بدن پر خونی داغ اور پھوڑے نمودار ہوتے ہیں (۷) افرائیم کی قوم نے ہمارے خداوند مسیح کو صلیب پر لٹکا کر میخیں گاڑیں۔ اس لئے ۲۵ مارچ کو ۴ گہرے اور خوفناک زخم ان کے ہاتھوں اور پاؤں پر نمودار ہوتے ہیں (۸) لوی کی قوم نے مسیح پر تھوکا۔ اب تک جو ان کے تھوک کو ان کے منہ پر گراتی ہے۔ اور ان کے چہرے ہمیشہ غلاظت سے بھرے رہتے ہیں (۹) اساچو کی قوم نے مسیح کو ضربات لگائیں۔ ۲۵ مارچ کو ان کے شانوں سے ضرور خون بہنے لگتا ہے (۱۰) زیبولون کی قوم نے مسیح کے کپڑوں کے لئے قرعہ اندازی کی اسی تاریخ کو ان کے حلق میں زخم نمودار ہوجاتے ہیں (۱۱) یوسف کی قوم نے یسوع کو صلیب پر لٹکانے کے لئے میخیں تیار کیں۔ اور اس کی تکلیف دوبالا کرنے کے لئے ان کے سرے کند کر لئے۔ اس لئے ان کے ہاتھوں اور پاؤں پر زخم اور خون نمودار ہوتا ہے (۱۲) بنجمین کی قوم نے یسوع کو سرکہ دیا۔ ان سب کی آنکھوں میں تکلیف رہتی ہے۔ اور ان کے منہ میں کیڑے پڑجاتے ہیں۔ ۲۵ سال کی عمر کے بعد ہر ایک یہودی کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک عورت نے بھی کہا تھا کہ مسیح کو صلیب کرنے کی میخیں تیز نہ بنائی جائیں۔

طرح خیرخواہ ہونے کا موقعہ ملا ہے۔ اور میرا عقیدہ اب یہ ہے کہ من حیث القوم یہودی لوگ بھی اتنے ہی فیاض، مخیر اور نیک دل ہوتے ہیں جیسے عیسائی۔ مگر ذکر مسٹر ڈی مڈینا اور ان کی دختر استھر سے تمہاری ملاقات کا تھا۔ تمہارا ان کے سامنے جس قدر ذکر آیا۔ اس کی وجہ سے وہ اس بات کے خواہشمند ہیں کہ جلد تر تم سے دوستانہ تعلقات قایم کرنے کا موقعہ حاصل کریں۔ ان حالات میں مجھے تمہاری زبان سے یہ سن کر بہت تشویش اور تاسف ہوا ہے۔ کہ تم ان کی ملاقات کو ملتوی کرنے کی خواہاں ہو۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟"

ہار جیانہ شرما کر کہنے لگی "آرتھر تمہارے دل سے اس خیال کو دور کرنے کے لئے کہ میرا جواب کسی نامناسب تعصب پر مبنی ہے۔ مجھے اس انکار کی وجوہ کے اظہار میں تامل نہیں۔ اس کے علاوہ میں خیال کرتی ہوں۔ ان وجوہ کے ظاہر ہو جانے سے چونکہ مجھے بعض معاملات میں تمہارا مشورہ حاصل کرنے کا موقعہ مل سکیگا۔ اس لئے میری رائے میں ان کا تذکرہ اور بھی ضروری ہے۔ جب ہم آپس میں اس بات کا اقرار کر چکے کہ تم میرے بھائی اور میں تمہاری بہن ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ بہن اپنے بھائی سے ایسے معاملات کو پوشیدہ رکھے جن کا تعلق اس بھائی کی راحت سے ہو۔"

"میری راحت سے!" ارل نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ لیڈی ہیٹ فیلڈ کے لفظوں سے متعجب ہو گیا ہے۔

"ہاں آرتھر تمہاری راحت سے!" ہار جیانہ نے دوبارہ کہا۔ اور یہ کہتے ہوئے وہ اس آہ کو جو اس کے سینہ سے نکلنے کو تھی بمشکل دبا سکی "دیکھو میری باتوں کو غور سے سنو۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مس استھر ڈی مڈینا بہت خوبصورت۔ نہایت قابل خلیق اور ان تمام صفات سے متصف ہے جو کسی ملکہ روزگار کے لئے ضروری سمجھی جا سکتی ہیں۔"

ارل کا دل کشش و پنج کی حالت میں خوشی اور حیرت کے مشترکہ اثرات سے دھڑکنے لگا اور اس کے منہ سے نکلا۔ "ہار جیانہ!..."

"میں بالکل درست کہہ رہی ہوں" لیڈی ہیٹ فیلڈ نے سلسلہ کلام کو جاری رکھ کر کہا۔ اور اس کے بعد وہ اپنے جذبات کو زیر اختیار رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے۔ اگرچہ ان جذبات

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۸۲) اسی طرح یہودیوں کے خلاف لکھتے ہوئے اس متعصب اور بے اصول مصنف جسٹن مارٹر نے لکھا ہے "خدا نے فرمایا تھا۔ تم ساحل بحر کی ریگ کی طرح ہو گے۔ اور ایک سے زیادہ مضمون میں تم ایسے ہی ہو۔ تمہاری تعداد ساحل بحر کی ریگ کی طرح لاانتہا ہے۔ مگر تم اتنے ہی بنجر ہو۔ اور تم سے کسی کو کچھ فیض نہیں پہنچ سکتا ۱۲

کا اثر اس کی آواز میں موجود تھا۔ آہستہ اور دردناک لہجہ میں بولی "آرتھر اس وقت کے بعد کہ تمہیں معلوم ہوا۔ کہ ہماری باہمی شادی غیر ممکن ہے۔ اور جب سے تم نے مجھے ایک بہن کی حیثیت میں دیکھنا شروع کیا ہے۔ اغلب بلکہ قدرتی ہے۔ کہ تمہارے دل میں اسٹھرڈی مڈینا سے کچھ انس پیدا ہو گیا ہو"

آرتھر سنجیدگی سے کہنے لگا۔ "جارجیانہ اس بات کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ کہ میرا دل سب سے اول تمہاری نذر ہوا تھا۔ اگرچہ۔ افسوس! حالات ہماری شادی کی تکمیل میں مانع ثابت ہوئے لیکن ان حالات کے باوجود وہ دل جو کبھی تمہاری آرزوؤں کا رفیق تھا۔ اور جس کے لئے تمہارا تصور ذریعہ راحت و تسکین تھا کسی اور سرچشمہ راحت کی تلاش کے لئے بخوشی آمادہ نہیں ہو سکتا"

لیڈی ہیٹ فیلڈ نے کہا۔ "آرتھر میرے لئے اس خیال کو اپنے دل میں جگہ دینا خلاف انصاف اور خیا منی سے بعید ہوگا۔ کہ تم چونکہ مجھے اپنے عقد مناکحت میں نہیں لا سکتے۔ اس لئے کبھی تمہیں شادی ہی نہ کرنی چاہیئے۔ یہ خیال اتنا خود غرضانہ ہے کہ اگر کبھی میرے دل میں پیدا ہو تو مجھے اپنی ذات سے نفرت پیدا ہو جائے۔ پیارے بھائی۔ میری سچی آرزو یہ ہے کہ تم پھولو پھلو اور خوش اور آباد رہو۔ اور میں سمجھتی ہوں اس راحت کی تکمیل میں اسٹھرڈی مڈینا تمہاری بہترین معاون ثابت ہوگی۔ دیکھو۔ تم مجھے روکنے کی کوشش نہ کرو۔ کیونکہ میں اس وقت ایک بہن کی حیثیت میں مشورہ دے رہی ہوں۔ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ تم کسی اور سے اتنی محبت نہیں کر سکتے۔ جتنی محبت تمہیں مجھ سے تھی۔۔۔ اگرچہ میں اتنی خود پسند نہیں ہوں۔ کہ اس خیال کو دل میں جگہ دوں۔۔۔ لیکن بفرض محال ایسا ہو بھی۔ تو اس کے باوجود تم اس جذبۂ عشق کو جو تمہیں مجھ سے تھا برادرانہ محبت میں تبدیل کر کے اس حسین اور با محبت عورت سے جسے تمہاری منکوحہ ہونا نصیب ہو اس قدر شفقت۔ ملائمت اور پیار کا سلوک کر سکتے ہو۔ کہ وہ خوش رہے۔ اور اس کا مجھے یقین ہے کہ جب دو دلوں میں یہ تین باتیں موجود ہوں۔ تو تیز جذبۂ محبت از خود پیدا ہو جاتا ہے۔ میرے نزدیک یہ امر بھی بعید از قیاس نہیں کہ وقت آئیگا جب خود اسٹھرڈی مڈینا سے تمہیں ایسی ہی محبت پیدا ہو جائے گی۔ جو کبھی مجھ سے تھی۔ کیونکہ اس خیال کو میں صرف افسانہ نویسوں کا تخیل سمجھتی ہوں۔ کہ ایک ہی دل دوبار محبت نہیں کر سکتا۔ فطرت خود اس خیال کی تردید کرتی ہے۔ اور دنیاوی اور مذہبی

قانون سازوں نے بھی دوسری شادی کی اجازت دے کر یہی بات ثابت کر دی ہے۔ اس لئے پیارے آرتھر۔ یاد رکھو۔ جو مشورہ میں تمہیں دے رہی ہوں۔ وہ سراسر تمہاری راحت کے لئے ہے۔ اور وقت آئیگا جب تم اپنی زبان سے اس امر کا اعتراف کروگے۔ کہ جارجیانہ میں اس مشورہ کے لئے شکرگذار ہوں جو تم نے مجھے دیا۔"

ارل اس فیاض منش خاتون کو جو اس کی راحت کی تکمیل کے لئے اپنے جذبات کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی۔ نظر احترام سے دیکھا کیا۔ ایک لمحہ بھر رک کر اس حسینہ نے پھر کہا "ان حالات میں تم سمجھ سکتے ہو کس لئے میں نے یہ کہا تھا کہ ڈنیا خاندان سے میری ملاقات سر دست ملتوی ہی رہے تو اچھا ہے۔ میں آخر ایک کمزور دل عورت ہوں۔ اور اگرچہ میں فخر کے ساتھ یہ کہہ سکتی ہوں۔ کہ میرے سینہ میں ادنےٰ جذبات حسد کے لئے ذرا بھی گنجائش نہیں۔ تاہم میں نہیں چاہتی اس حسینہ کو تمہاری صحبت میں دیکھ کر اپنے دل کو اس خیال سے آزردہ ہونے کا موقعہ دوں۔ کہ اگر حالات مانع نہ آتے تو کیا ہوتا۔ اس کے علاوہ خود مس ڈی ڈنیا سے یہ بات پوشیدہ نہ ہوگی کہ ایک بار ہماری شادی کی قرار داد ہو گئی تھی۔" یہ کہتے ہوئے لیڈی ہیٹ فیلڈ کے سینہ سے بے اختیار ایک آہ نکلی۔ اور پھر اس نے کہا "پس مناسب یہی ہوگا۔ کہ وہ اگر تم سے شادی پر رضامند ہو تو اس شادی کے بعد ہی مجھ سے ملے۔ اے آرتھر یہی وجہ میرے انکار کی تھی۔ ورنہ امر واقعہ یہ ہے کہ یہودیوں کے خلاف میرے دل میں کبھی کوئی تعصب جاگزین نہیں ہوا۔ ان کی نسبت میرے صحیح خیالات کا اندازہ تم اس بات سے کر سکتے ہو۔ کہ میں تمہیں اسی قوم کی ایک حسینہ سے شادی کا مشورہ دے رہی ہوں۔"

"عزیز بہن" ارل آف ایلنگھم نے پرشوق لہجہ میں کہا "میں اس مشورہ اور ان نیک اور پاک خیالات کے لئے جو اس مشورہ کی تہ میں پوشیدہ ہیں۔ تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اب میں اس امر کا صاف دل سے اعتراف کرتا ہوں۔ کہ اگر کبھی میرے دل میں کسی عورت سے اپنی قسمت وابستہ کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ تو وہ عورت استھر ڈی ڈنیا ہوگی۔ لیکن سر دست میں ایسی باتوں کے لئے آمادہ نہیں ہوں۔ اور نہ میں یہی جانتا ہوں کہ اگر میں نے استھر ڈی ڈنیا کے روبرو درخواست شادی پیش کی۔ تو وہ اسے قبول کرے گی۔"

جارجیانہ بولی "آرتھر۔ اگر تم سے ملنے اور تمہارے خصائل سے واقف ہونے سے پیشتر اس کا دل کسی اور سے وابستہ نہیں ہو چکا تھا۔ تو میں یقینی طور پر کہہ سکتی ہوں۔ اب

اسے تمہارے ساتھ حقیقی محبت ہوگی۔ تم نے اس پر بے شمار احسانات کئے ہیں۔ اور عورت کی احسان مندی اس کے دل میں جذبہ محبت پیدا کرنے کا سب سے زبردست ذریعہ ہوتی ہے۔ تم نے اس کی عزیز بہن ٹامر کو اپنی حیرت خیز تجاویز کی بدولت اسے جو اب اس کا شوہر ہے وہاں ایل سے بچا کر۔ اثر یا اس سے محفوظ رکھا۔ تم نے ایک عاق شدہ لڑکی کو پھر اس کے باپ کے سایہ عاطفت میں پہنچایا۔ اور آخر کار اس لڑکی کو منکوحہ عورت کا رتبہ دلایا۔ اور ہر قسم کی دقتوں پر غالب آکر اس کی شادی اس مرد سے کرا دی جس سے اسے دلی محبت تھی۔ آرتھر کیا یہ سب باتیں اسمتھ کے دل پر اثر انداز نہیں ہو سکتیں؟ یقیناً ہوئی ہیں۔ اور میرا یہ گمان ہرگز غلط نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ تمہیں فوق الفطرت ہستی سمجھ کر تمہاری پرستار ہو چکی ہے۔"

نوجوان امیر کہنے لگا "جارجیانہ خدا کے لئے میری تعریف کے پل نہ باندھو۔ کہیں ایسا نہ ہو تم مجھے حد سے زیادہ خود پسند بنا دو۔ کیونکہ تم ان چند معمولی باتوں کو جو میری طرف سے عمل میں آئیں۔ غیر معمولی اہمیت دے رہی ہو۔"

لیڈی ہیٹ فیلڈ نے دلی جوش کے لہجہ میں کہا "آرتھر میں تمہاری صفات حسنہ کو ان کی اصلی رنگت میں ہی ظاہر کر رہی ہوں۔ اور اگر میرے کلمات زیادہ تعریفی معلوم ہوتے ہیں۔ تو یہ اور زیادہ خوشگوار ہے۔ کیونکہ ان سے تمہاری صفات کی اہمیت دوبالا ہوتی ہے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ امراء میں حد درجہ کی خود غرضی سارے اختیارات حاصل کرنے کی بے جا خواہش چھوٹے طبقے کے لوگوں سے نفرت اور اس قسم کی قلبی سفاہت پائی جاتی ہے۔ جو مجموعی طور پر اس طبقہ کے افراد کے لئے باعث شرم و ذلت ہے۔ ان حالات میں جب ایک ایسی خود غرض اور بگڑی ہوئی جماعت میں تمہارے جیسے ہمہ صفت موصوف شخص کی شاندار ذات بطور مستثنیٰ نظر آئے۔ تو دنیا اس ذات خاص کی خوبیوں کو اور زیادہ شوق سے تسلیم کرنے پر آمادہ ہوتی ہے۔ مگر" جارجیانہ نے مسکرا کر کہا "پیارے آرتھر میں اس مضمون پر اور کچھ نہیں کہنا چاہتی۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔ تم یہ سمجھنے لگو میں چاپلوسانہ الفاظ سے تمہیں اس نصیحت پر عمل کرنے کو آمادہ کر رہی ہوں۔ جو میں نے تمہیں سچے دل سے کی ہے۔"

ارل کے انداز سے اظہار مسرت ہو رہا تھا۔ وہ بولا "جارجیانہ میں تمہاری اس نصیحت پر اچھی طرح غور کرونگا۔ سر دست میں تم سے رخصت ہوتا ہوں۔" اور پھر اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے اس نے کہا۔ "مجھے اپنے بھائی کا ایک اہم کام سرانجام دینا ہے۔ اور اس لئے میں

تمہاری مسرت بخش صحبت کا لطف کسی اور وقت پر ملتوی کرتا ہوں ... مگر ہاں ۔ بھائی کا ذکر آنے سے مجھے یاد آ گیا ۔ کہ میں نے تمہیں آجتک اس کی ایک بہترین صفت سے خبردار نہیں کیا ... کیوں کیا بات ہے ؟ ... کیا تم اس کا ذکر آنے سے ناراض ہوتی ہو ؟ کیا میرا اس ذکر کو شروع کرنا تمہیں ناپسند ہے ؟"

"نہیں نہیں" جارجیانہ نے جلدی سے گھبرا کر کہا "جب سے مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے ۔ کہ وہ تمہارا بھائی ہے ۔ اس وقت سے میں تمہاری زبانی اس کی نسبت تعریفی کلمات سن کر بہت خوش ہوتی ہوں"

ارل کہنے لگا "جس واقعہ کا میں ذکر کرنے لگا تھا ۔ وہ اس کے بہت سے قابل تعریف افعال میں جن کا اب رفتہ رفتہ علم ہوا ہے ۔ خاص اہمیت رکھتا ہے ۔ معلوم ہو کہ آج سے قریباً تین ماہ پیشتر اس نے عجیب وغریب حالات میں ایک چھوٹے بچہ کو اپنا متبنٰی بنایا تھا ۔ بات یہ ہوئی کہ ایک غریب عورت نے احتیاج اور اثرات موسم کی وجہ سے سیون ڈائلز کے ایک ادنٰے قسم کے مکان میں جان دی ۔ اتفاق سے رینفورڈ اس وقت اسی مکان میں تھا ۔ اسے اس بچہ پر جو اس عورت کے ہمراہ تھا رحم آیا ۔ اور اس نے اسے اپنی حفاظت میں لے لیا بچہ حقیقت میں اس عورت کا نہیں تھا ۔ جس کا علم ایک خط سے ہوا ۔ جو اس عورت کی جیب میں پایا گیا تھا ۔ اس خط کو پہلے تو ان بدمعاشوں نے اپنے قبضہ میں لے لیا ۔ جنہوں نے میرے بھائی کے ساتھ سخت بدسلوکی کی ۔ مگر بعد ازاں یہ خود اس کے ہاتھوں میں پہنچ گیا ۔ اور اس نے اسے ایک شخص مسٹر کلیرنس ویرز کو دے دیا ۔ اور اسے اس خط کے مضمون کی نسبت تحقیقات کرنے کی درخواست کی ۔ اب میں اسی مسٹر ویرز کی طرف وہ خط واپس لینے جا رہا ہوں ۔ کیونکہ جو کچھ میں نے سنا ہے ۔ اس سے پایا جاتا ہے ۔ یہ خط کسی خطاب دار خاتون کے نام مکتوب تھا ۔ اگرچہ اس کا نام خط میں کہیں درج نہیں ۔ فی الحقیقت وہ غریب عورت جس کا نام سارہ والش تھا ..."

"سارہ والش !" لیڈی ہیٹ فیلڈ نے چیخ کر کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے خوشنما چہرہ پر موت کی سی زردی چھا گئی ۔

"ہاں یہی اس عورت کا نام تھا ... مگر جارجیانہ ... کیا تم بیمار ہو ؟" اور یہ کہتے ہوئے ارل اس حسینہ کو جو کرسی سے گرنے لگی تھی ۔ بازوؤں میں سنبھالنے کے لئے

آگے بڑھا۔

وہ اسے کرسی سے اٹھا کر صوفہ کی طرف لے گیا۔ لیکن وہاں پہنچکر بھی وہ تھوڑی دیر بالکل بے حس وحرکت رہی۔ وہ اس کی خادمہ کو بلانے کو تھا۔ کہ اس نے اپنی خوشنما آنکھیں کھول دیں۔ اور پھر وحشت آمیز نظروں سے کمرہ کے اندر ادھر ادھر دیکھ کر اضطراب کے لہجہ میں کہنے لگی "کسی کو بلانے کی ضرورت نہیں۔ میری طبیعت جلدی ہی بحال ہو جائے گی ... آرتھر تم ابھی مجھے چھوڑ کر نہ جاؤ۔ میں نے تمہیں بہت سی باتیں بتانی ہیں۔"

ارل اس غیر معمولی اثر کو دیکھکر جو اس کے الفاظ سے لیڈی ہیٹ فیلڈ پر ہوا تھا۔ متعجب رنجیدہ اور اس راز کو سمجھنے سے قاصر تھا۔ کہ ایک گمنام عورت کے ذکر نے لیڈی ہیٹ فیلڈ جیسی عالی قدر خاتون کے مزاج میں اتنی برہمی کیوں پیدا کر دی۔ بہت دیر تک وہ اسکی صورت کو حیرت اور پریشانی کے ساتھ دیکھتا رہا۔

آخر کار اس حسینہ کے رخساروں پر پھر سرخی کی جھلک نمودار ہوئی۔ بحال ہوتی ہوئی طاقت کے زیر اثر وہ اٹھکر صوفہ پر بیٹھ گئی۔ اور امیر موصوف کو پاس ہی ایک کرسی پر بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔

"آرتھر" اس نے ارل آف ایلنگہم سے مخاطب ہو کر کہنا شروع کیا "ایک بہن کی حیثیت میں میرا فرض تھا۔ کہ وہ ایک راز تم سے پوشیدہ نہ رکھتی۔ مگر افسوس میں اپنی بےعزتی کی داستان تمہارے سامنے بیان کرتی ہوئی شرماتی تھی۔ تم جو ایک فیاض اور نیک دل آدمی ہو۔ اچھی طرح سمجھ سکتے ہو کہ ایسے معاملات کا ذکر عورت کے لئے کتنا رنجدہ ہوتا ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ اس بےعزتی کا فاعل وہ شخص تھا جس کا تم سے اتنا قریبی رشتہ ہے۔"

"اوہ! کیا یہ ممکن ہے؟" ارل نے جس کے دل میں یکایک کچھ خیال پیدا ہو گیا تھا زور سے کہا "کیا یہ ممکن ہے کہ وہ بچہ ... وہ لڑکا جسے ربفورڈ نے اپنا متبنیٰ بنایا در اصل ..."

"وہ دراصل میرا ہی بچہ ہے۔" جارجیانہ نے مایوسانہ انداز سے کہا۔ اور اس کے بعد اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے چھپا کر اس نے زار زار رونا شروع کر دیا۔

ارل آف ایلنگہم اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور سخت اضطراب کی حالت میں کمرہ

کے اندر ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔

ایسا معلوم ہوتا تھا اس اطلاع نے اس کے قلب پر گہرا اثر کیا ہے۔

ہائے افسوس! بچاری جیانہ پر کتنا ظلم.. کتنا سخت ظلم ہوا... اور وہ اس شخص کی طرف سے جس کا ارل... قریبی رشتہ دار تھا!

شام رین... اے شام رین! یقیناً یہ تیری زندگی کا سیاہ ترین واقعہ تھا! اس قسم کے خیالات بہت دیر تک ارل کے دل میں اٹھتے رہے۔ لیڈی ہیٹ فیلڈ کو تلخ آنسو بہاتے دیکھ کر اس کا اپنا سینہ فگار ہوا جاتا تھا اور طبیعت بیحد مضطرب تھی۔

ایک عرصہ کے بعد آخرکار اس حسینہ نے بدقت اپنے جذبات پر قابو حاصل کیا اور کہنے لگی "آرتھر جو کچھ ہوا اسے میں تمہاری خاطر تہ دل سے معاف کر چکی ہوں۔ اگرچہ اسے فراموش کرنا میرے امکان سے باہر ہے کیونکہ ماضی کا اثر غیر فانی ہے۔ مگر وہ بچہ... وہ لڑکا جس کا تم ذکر کر رہے تھے... وہ حقیقت میں اب اپنے باپ ہی کی حفاظت میں ہے۔ یہ بھی خدا کی حکمت تھی کہ وہ طرح طرح کے انقلابات سے گذر کر اس کے ہاتھوں تک پہنچا"

وہ رک گئی۔ اور اس نے بدقت ان سسکیوں پر قابو حاصل کیا۔ جو اس کے سینہ میں طوفان پیدا کر رہی تھیں۔

ذرا دیر بعد اس نے پھر افسردہ اور دردناک لہجہ میں کہا "آرتھر شاید تم مجھے ایک بے رحم اور سنگدل ماں خیال کرو کہ میں نے اس طرح اپنے بچہ کو غیر کے حوالہ کر دیا۔ مگر میں درخواست کرتی ہوں۔ مجھے قصوروار قرار دینے سے پہلے معاملہ کے ہر پہلو کو اچھی طرح سوچ لو۔ میں نصف شب کے وقت ایک دیہاتی مکان میں جس کے پاس کوئی آبادی نہ تھی۔ بالکل تنہا تھی۔ ایک مرد رات کے وقت اس مکان میں داخل ہوا۔ اور میرے کمرہ میں پہنچا... اس نے میری تنہائی سے فائدہ اٹھایا... ہائے افسوس! میں کس لئے اس ذلت اور ندامت کے بعد زندہ رہی۔ میری طرف سے نہایت سخت مقابلہ ہوا۔ مگر اس ظالم نے جو رنیفورڈ کے سوا دوسرا نہ تھا مجھ پر غلبہ حاصل کر لیا۔ معاف کرنا اس واقعہ کو یاد کر کے میرے منہ سے تمہارے بھائی کی نسبت سخت الفاظ نکل رہے ہیں۔ مگر انسان کا تحمل اور بردباری اس وقت ہرگز قائم نہیں رہ سکتی۔ جب خوفناک یاد کے بادل غیر معمولی تیزی سے روح انسانی پر حاوی ہوتے جا رہے ہوں"

وہ پھر ایک بار رک گئی۔ اور ارل بھی خاموش رہا۔ وہ کہہ بھی کیا سکتا تھا۔ اسے اپنے

بھائی کے اس فعل سے سخت نفرت سخت پشیمانی تھی۔ اور وہ انتہا بے انصاف تھا کہ اس فعل کی مناسبت ثابت کرنے لگتا۔ اس بات کو بھی وہ اچھی طرح سمجھتا تھا کہ جس عورت کے ساتھ اتنی خوفناک بے وفائی ہوئی ہو اسے تسکین دینے کی کوشش کرنا امر عبث ہے۔

اس کے چند ہفتہ بعد لیڈی ہیلیفیلڈ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے نہایت دردناک اور دھیمی آواز میں کہنا شروع کیا۔ مجھے محسوس ہوا کہ میں ماں ہونے والی ہوں۔ تم سمجھ سکتے ہو ... مگر نہیں تم ہرگز نہیں سمجھ سکتے۔ اس خوفناک حقیقت نے مجھے کس درجہ پریشان اور مضطرب کیا۔ باوجود اس کے میں حتی الامکان اپنی ذہنی اور جسمانی حالت کو پوشیدہ رکھنے پر مجبور تھی کیونکہ اگر میری حالت کا علم اوروں کو ہو جاتا تو میں یقیناً اپنی جان پر کھیل جاتی۔ اپنی بات کو چھپانے کے لئے میں نے جو تجویز اختیار کی۔ اس کی تفصیلات بیان کرنا بے سود اور نامناسب ہوگا مختصر یہ کہ میں اپنی تجویز کو عملی صورت دینے میں کامیاب ہو گئی۔ اور ایک چھوٹے سے غیر آباد گاؤں میں جہاں میں ایک فرضی نام سے سکونت رکھتی تھی۔ وہ لڑکا پیدا ہوا۔ جب میں نے وہ لڑکا سارہ ڈانسر کے حوالہ کر دیا۔ اور اس کی پرورش کے لئے اسے ایک معقول رقم دی۔ اسے محض اتفاقیہ طور پر۔ ایک زیور کو دیکھ کر جس پر میرا نام کندہ تھا میرا اصلی نام معلوم ہو گیا۔ مگر اس نے پوری رازداری کا وعدہ کیا۔ اور میں نے بھی اس کے وعدہ پر اعتماد کیا۔ القصہ جو کچھ مجھ سے ہوا وہ حالت مجبوری میں تھا۔ اس لئے زیادہ تر مجھے اس کے واسطے معذور سمجھنا چاہیے۔ بچہ کا میرے پاس رہنا میری ذلت اور خون عزت کا زندہ ثبوت ہوتا۔ اور اسی کی بدولت اس خوفناک واقعہ کی یاد ہر وقت میرے دل میں تازہ رہتی جس میں یاس و حسرت بھر دی۔ یا درگذر کرو قتل نہیں تھا مجبوراً میں نے اسے جدا کر دینے کا فیصلہ کر لیا۔ یہ گناہ ہی اس کے لئے قصوروار سمجھی جا سکتی ہوں ...

"مارجیانہ" ارل نے اس کے قریب پہنچ کر ملائمت سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ پیاری جیانہ۔ کون بے انصاف تمہیں خطاوار کہہ سکتا ہے۔ جو تم نے کیا وہ ان حالات میں ضروری تھا اور یہی دوراندیشی کا تقاضا بھی تھا۔ مگر [illegible] کہ اس بچہ کی [illegible] والدہ کا علم ہو چکا۔ [illegible] [illegible] تمہاری منشا کے مطابق ہو گا۔ [illegible] نہ ہو گا [illegible] کی اطلاع [illegible]

بھائی کو خط کے ذریعہ دے دوں؟ یا کیا میں اسے اس بارہ میں لاعلم ہی رہنے دوں کہ اس نے اپنے ہی بیٹے کو اپنا متبنیٰ بنایا ہے؟

لیڈی ہیٹ فیلڈ سخت پریشان ہو کر اور تشفی و پیچ کی حالت میں پڑ کر کہنے لگی "اسے اس کا علم نہیں ہے کہ اس خوفناک واقعہ کا یہ انجام ہوا۔ اور اسے یہ علم ہو بھی کیونکر سکتا تھا کیونکہ اس رات کے بعد وہ دوبارہ ہیمپسٹیڈ کی سڑک پر اس وقت ہی آیا تھا جب اس نے میری فوری گاڑی کو روکا۔ اگرچہ اس وقت بھی میں نے اس کی صورت کو نہیں پہچانا۔ سچ پوچھو تو میں نے اس کی صورت دوسری بار ریوسٹریٹ کی عدالت ہی میں دیکھی تھی"

ارل نے کہا "مجھے اس کا پورا یقین ہے کہ رنفیوڈ کو تمہارے بطن سے اس بچہ کی ولادت کا ذرا بھی علم نہیں۔ جارجیانہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ میرا بھائی اپنی زندگی کے اس ایک سانحہ سے کتنا پشیمان ہے۔ جب میں اس کے پاس پیرس میں تھا۔ تو ایک رات اس واقعہ کا ذکر آیا۔ اور اس کی آنکھوں سے دیر تک آنسوؤں کی جھڑی بندھی رہی۔ اس کی پشیمانی حقیقی تھی۔ مگر نہیں" ارل نے یکایک رک کر کہا "جو کچھ اس نے کیا اس کے بعد یہ غیر ممکن ہے کہ تم اسے معاف کر دو"

جارجیانہ نے نرم مگر استقلال آمیز لہجہ میں کہا "آرتھر میں اسے تمہاری خاطر معاف کرتی ہوں۔ ہاں مگر سوال اس بچہ کا تھا۔ اس کی نسبت میرا فیصلہ یہی ہے کہ اسے بتا دیا جائے وہ اپنے باپ ہی کے زیر حفاظت ہے اور اس کے باپ کو بھی خبردار کر دیا جائے کہ تم نے اپنے ہی بیٹے کو متبنیٰ بنایا ہے۔ معلوم ہوتا ہے خدائے قدیر کو یہی حکمت منظور تھی کیونکہ یہ کیا عجیب ہو گا کہ باپ سے بیٹے کا ملاپ محض اتفاقی طور پر ہوا۔ پھر وہ نوجوان امیری کی حالت میں ہاتھوں میں پل کر بڑا ہوا۔ اور تم کو میری طرف سے اجازت ہے کہ تم سارے حالات لکھ کر رنفیوڈ کے پاس بھیج دو۔ اسے یہ لکھنا غیر ضروری ہو گا کہ اس بچہ سے مہربانی کا سلوک کرنا۔ کیونکہ تم خود بارہا اس کی نیک فطرت کی تعریف کر چکے ہو۔ اس کے بارے میں میں یہ چاہتی ہوں کہ خدا کرے وہ صورت سے اپنی نگاہ میں بھی کر کے نہایت شفیق ہو سکے ہیں۔ میں کہا کیونکہ ماں اور جذبات کے سینہ میں جوش زن ہیں جس طرح چاہتی ہوں تم اپنے بھائی کو تاکید کر دو۔ وہ اس بچہ کو شریفانہ طریقہ پر پرورش کرے اور شرافت کے اصول پر زندگی بسر کرنے کا عادی ہو"

ارل نے جواب دیا "اس بارہ میں تمہاری ہدایت پر پورے طور سے عمل کیا جائے گا۔

لیکن میں یہ بھی جتلا دینا چاہتا ہوں کہ تم اس بارہ میں کسی اندیشے کو دل میں جگہ نہ دو کیونکہ یہ غیر ممکن ہے۔ رنفیورڈ اپنے بچے کو برائی کی راہ پر ڈالے۔ اس کے مزاج میں عظیم تبدیلی پیدا ہو چکی ہے اور میں یقین کرتا ہوں۔ وہ ایک نیک آدمی بن کر خوشی اور اقبال کی زندگی بسر کرے گا۔"

اس کے بعد جب نوجوان امیر لیڈی ہیٹ فیلڈ سے رخصت ہوا۔ تو اس خاتون کے سینہ میں طرح طرح کے دردناک جذبات پیدا ہو رہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسے آرتھر سے بے حد محبت تھی۔ اور اس نے اپنی طبیعت پر سخت ہی جبر کر کے فیاضی اور دیانت شعاری کے ساتھ اس کو حسین یہودن کے ساتھ شادی کرنیکا مشورہ دیا تھا۔

ادھر جس وقت ارل اپنے مکان واقع پال مال کی طرف لوٹا۔ جہاں وہ تنہائی میں بیٹھ کر رنفیورڈ کے نام ایک خط لکھنا چاہتا تھا۔ جو فرضی نام سے ٹامس جلیب بمعہ اور چارلی سمیت اضلاع متحدہ امریکہ کو روانہ ہو چکا تھا۔ تو اس نے اس طویل اور حیرت خیز گفتگو کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا جو ذرا دیر پیشتر اس کے اور لیڈی ہیٹ فیلڈ کے درمیان ہوئی تھی۔ اس غور و فکر کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ وہ حسین آستھر کے تصور کو پہلے سے زیادہ عزیز سمجھنے لگا۔ اب اس کے دل میں اس حسینہ کی نسبت بتدریج بڑھتا ہوا جذبہ محبت پیدا ہو رہا تھا۔

باب ۸۰ زر پرست باپ اور ریاکار خاتون

جس وقت وہ نظارہ جس کا ذکر گذشتہ باب میں کیا گیا ہے۔ لیڈی ہیٹ فیلڈ کے مکان واقع پکاڈلی میں پیش آ رہا تھا بعض اور اہم واقعات کا ظہور ایک اور مقام پر ہوا۔

مسز سلنگسبی اپنے مکان کی نشست گاہ میں طرح طرح کے اندیشوں کا شکار بنی بیٹھی تھی۔ شب گذشتہ کو مسٹر چیلا کوڈنی اس سے یہ کہہ کر رخصت ہوا تھا کہ میں مسٹر بارنس کو رنفیورڈ کے فرار کی اطلاع دینے جاتا ہوں اور انہیں تمہارا یہ مشورہ دونگا کہ جس [illegible] کوئی احتیاطیں عمل میں لائی جائیں۔ کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ وہ دونوں مسٹر سلنگسبی کی دھمکی کو ... اپنے ... کو برقرار رکھنے کے بعد حد خواہشمند تھے۔ رخصت ہونے کے وقت بیرونٹ نے اس سے اس بات کا بھی وعدہ کیا تھا کہ میں علی الصباح آ کر تم سے اس ملاقات کا

ساری کیفیت بیان کردوں گا۔ جو مسٹر ٹارنز کے ساتھ ہوئی۔ مگر صبح گذر گئی۔ دوپہر ڈھلنے لگی۔ یہاں تک کہ سہ پہر کا ایک بج گیا۔ مگر سر ہنری کو ٹھی میں واپس آنا تھا نہ آیا۔

وہ سوچتی تھی۔ اس طویل غیر حاضری کا مطلب کیا ہو سکتا ہے؟ کیا کوئی ناگوار واقعہ ظہور میں آیا ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں ہوا کہ روزا منڈ نے عالم یاس میں خودکشی کر لی۔ اور سر ہنری افشائے راز کے خوف سے کسی طرف کو فرار ہو گیا؟

مسز سٹنگبی کے لئے تشویش پیچ کی یہ حالت بہت خوفناک . . . بہت ہی خوفناک تھی۔

قاعدہ کی بات ہے کہ انسان کا ضمیر جیسا دار ہو تو وہ حقیر سے اندیشوں کو عظیم ترین خطرات کی صورت میں پیش کرنے لگتا ہے۔ یہی حالت اس وقت مسز سٹنگبی کی تھی۔

آتش دان پر رکھی ہوئی خوشنما گھڑی کی طرف اس نے ان چند گھنٹوں کے عرصہ میں کم از کم سو بار دیکھا۔ جوں جوں وقت گذرتا گیا اور سر ہنری واپس نہ آیا۔ اس کی بے چینی میں اور ترقی ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ آخر کار اس نے اس قسم کے عصبی اضطراب کی صورت اختیار کر لی۔ جو اس کے لئے ناقابل برداشت تھا۔

اس جذبہ اضطراب کے زیر اثر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر دوسرے کمرہ میں گئی۔ لباس تبدیل کیا اور خادم سے کہا کہ اگر سر ہنری کو ٹھی میں آ جائیں تو انہیں یہیں بٹھانا۔ وہ مکان سے نکل کر قریب ہی گاڑیوں کے اڈے کی طرف روانہ ہوئی۔ اور ایک کرایہ کی گاڑی لے کر گاڑی بان سے ٹارنز کاٹیج کی طرف چلنے کو کہا۔

اس بات سے لاپروا ہو کر کہ شاید وہاں روزا منڈ سے سامنا ہو جائے۔ اس نے اس مکان کی طرف جانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اگرچہ اس بارہ میں اُسے شک تھا کہ مظلوم لڑکی اپنے مکان کی طرف واپس گئی ہوگی۔ اُسے اس گفتگو کی تفصیلی کیفیت یاد نہ تھی۔ جو اس کے اور بیرونٹ کے درمیان ہوئی۔ اور جسے روزا منڈ نے سن لیا تھا۔ اس لئے وہ سمجھتی تھی۔ شاید ہماری گفتگو میں مسٹر ٹارنز کی شرکت کا ذکر سنا یا نہ گیا ہو یا نہ ہوا، اسی کی وجہ سے بدنصیب لڑکی اپنے باپ کے مکان کی طرف نہ گئی ہو۔

گاڑی چونکہ غیر معمولی تیزی کے ساتھ نہیں چلتی تھی اور لندن کے حصہ ویسٹ اینڈ اور ٹارنز کاٹیج کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔ اس لئے مسز سٹنگبی کو راستہ میں اپنے حقیقی اور فرضی خطرات پر غور کرنے کا کافی موقع تھا۔ جو اس کے سامنے پیش تھے۔

یہ ظاہر ہے کہ اس کی حالت قابل رشک نہ تھی۔ شاید ایسی حالت کسی سزائے موت پائے ہوئے مجرم کے لیے قابل رشک ہو جسے فوری موت کا خطرہ لگا ہوا ہو۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ دنیا بھر کی آفات اس کے خلاف جمع ہو کر چلی آئی ہیں۔ ایک تو خود حادثہ اور یہ امر بجائے خود تشویش انگیز تھا۔ اس لیے کہ اس کے انکشاف نے اس تجویز کو رد کر دیا تھا جس کے مطابق وہ دوسری اجنبی عورت کی لاش کا روپ دینا چاہتی تھی۔ پھر روزانہ کا معاملہ جس کی زبان سے نکلا ہوا ایک لفظ مسز سلنگسبی کی ریاکاری کی نقاب کشائی کر سکتا تھا جس کے بعد دنیا اس کے اصلی خوفناک روپ کو دیکھ لیتی۔ تیسری تشویش ہیروٹ کے یکایک عدم پتہ ہونے کی جس کے متعلق وہ طرح طرح کے خیالات دوڑاتی تھی۔ اور سب سے بڑی پریشانی اس بارہ میں کہ اگر سر ہنری سچ مچ دغا دے گیا ہے تو میرا کیا ہوگا؟ میری حالت اسکے بغیر بدرجہ انتہا افسوسناک ہو جائیگی۔

یہ تمام خیالات اس کے گنہگار دل میں طوفان اضطراب پیدا کر رہے تھے چنانچہ جس وقت گاڑی ہارنز کاٹیج کے سامنے رکی۔ اور گاڑیبان نے اتر کر کھڑکی کھولی۔ تو مسز سلنگسبی اس کے سامنے بھی اپنا اضطراب نہ چھپا سکی۔

حسن اتفاق سے مسٹر ہارنز مکان ہی پر تھا۔ فوراً جیفریز مسز سلنگسبی کو لیکر اس نشستگاہ میں پہنچا۔ جہاں شب گذشتہ کو اس گنہگار عورت کا آشنا قتل ہو چکا تھا۔

روزانہ نے اپنی خوابگاہ کی کھڑکی سے قابل نفرت عورت کو گاڑی سے اترتے دیکھ لیا تھا۔ وہ حیران تھی یہ کس لیے یہاں آئی ہے؟

جیسا ہم نے بیان کیا۔ مسٹر ہارنز کی ملاقات مسز سلنگسبی سے اسی کمرہ میں ہوئی جہاں شب گذشتہ کا سانحہ ظہور میں آیا تھا اور یہ پہلا موقع تھا کہ اس گنہگار جوڑے کی باہمی ملاقات ہوئی۔

ہرچند کہ مسٹر ہارنز بجائے خود نہایت برا آدمی تھا۔ تاہم اس عورت کو دیکھ کر جس کی فطری معصومیت اور مذہب پرستی کی تہ میں خوفناک ریاکاری اور جس کے سینہ میں سیاہ ترین قلب پوشیدہ تھا۔ وہ بھی نفرت اور حقارت محسوس کیے بغیر نہ رہ سکا۔ اگرچہ اس نے مسز سلنگسبی کے ساتھ شائستگی اور اخلاق کے ساتھ پیش آنے کی کوشش کی مگر اس کے [illegible] انداز [illegible] اور [illegible] سے اس کا [illegible] ظاہر ہوتا تھا۔ [illegible]

عورت کی آمد سے

گفتگو کا آغاز

یہ شخص سامنے ... ہے ... نا سے کا یہ پہلا موقعہ ہے ... [illegible]

میں کس لئے آئی ہوں ...

"ہاں ... روزا فنڈ نے نہیں ... اس عورت نے سخت اضطراب کی حالت میں کہا ... میں داخل ہو کر ... پھر وہ جلدی سے دروازہ بند کر کے کہنے لگی "تمہاری اس گستاخانہ مداخلت کا مطلب والد کو اچھی طرح معلوم ہے ... تم اس لئے آئی ہو کہ مجھے دوبارہ اس قابل نفرت مکان سے جا کر پھر اپنے بدکردار ... کے حوالہ کر دو ... یقیناً آپ اس گنہگار مجرم عورت کو ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے مکان میں ٹھہرنے کی اجازت نہ دیں گے!"

"روزا فنڈ ... روزا فنڈ" مسز سینگلی نے کہا، اور اس کے چہرے کی رنگت غصہ اور ... کی وجہ سے سرخ ہو گئی "تمہارے الفاظ بہت سخت ہیں اور تمہیں جلد ہی ان کے لئے پشیمان ہونا پڑے گا۔ میں صرف اس لئے آئی تھی کہ تمہارے قابل عزت والد سے ... معاملہ کی تشریح ..."

"تشریح!" نوجوان لڑکی نے ... کے ساتھ حقارت اور طنز کے لہجہ میں کہا "آخر وہ کونسی تشریح ہے جو تم پیش کر سکتی ہو ... جیسے ... تمہارے آنے سے پہلے پیش کر چکی ہے"

مسز سینگلی ... روزا فنڈ ... محسوس ... خوفناک ... میں مسٹر ... کی ... کو روزا فنڈ کے متعلق ... زیادہ ... ہو گئی اور کہنے لگی "مجھے معلوم ہے تم نے اس گفتگو کا کچھ حصہ سن لیا تھا جو میرے اور ... کے درمیان ہوئی ... اور ایسا معلوم ہوتا ہے اس گفتگو نے ... میں خوف زدہ کر دیا ہے کیونکہ تم اس مکان سے ... وحشت کی حالت میں چلی ... تھیں"

"اور کیا میں نے پہلے ہی ... نہیں پا لیا تھا" روزا فنڈ نے باصرار کہا ... عورت ... مجھے غلط بیانیوں کا ... میری آنکھوں کے سامنے ... اور اب تم ... کیوں ... اتنی ... ہو ... [illegible]

ے لئے سراسر
دہ دراصل وہ گفتگو
ن سے کے درمیان

...ا۔ ایک اور مکالمہ کا ارادہ تھی۔ جیسے ...

سنتا تھا۔ تمہارے والد اس بات کی تصدیق کریں گے کہ میرا بیان غلط نہیں۔"

"بس میڈم بس!" روزامنڈ نے ایسے لہجہ میں کہا جس سے پایا جاتا تھا۔ وہ آئندہ اس گنہگار عورت کی باتوں میں نہ آنے کا فیصلہ کر چکی ہے" والد کو اس بات کا پورے طور سے علم ہے کہ تم ایک قابل نفرت اور باطن عورت ہو۔ تمہاری بے حیائی کی انتہا یہ ہے کہ تم نے میرا تعاقب اس آبائی مکان تک کیا۔ جس میں میں تمہاری مکاریوں سے مجبور ہو کر پناہ گیر ہوئی ہوں نہ پھر وہ بڑھتی تلخی کے لہجہ میں کہنے لگی "میڈم خیال فقط اپنی عزت کا ہے۔ ورنہ جی تو چاہتا ہے اس وقت تمہاری نقاب کشی کر کے تمہیں دنیا کے سامنے اصلی روپ میں پیش کردوں۔ ہائے! جب مجھے تمہاری شاطرانہ چالیں یاد آتی ہیں اور میں سوچتی ہوں کس طرح تم نے اپنے قابل نفرت طریقوں سے میرے دل پر اثر پیدا کرنے کی کوشش کی تو دل میں اس بات سے سخت رنج پیدا ہوتا ہے کہ تمہارے جیسی مکار عورت کی نسبت مجھے ہم سنگی پر مجبور ہونا پڑا ہے"

روزامنڈ کی باتوں سے۔ گو وہ سخت تلخ اور طنز آمیز تھیں مسز ملنگبی کو کم از کم اس بات کا اطمینان ہو گیا کہ یہ میرا راز فاش نہ کریگی۔ ملاقات نے جو ناگوار صورت اختیار کر لی تھی۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے وہ اسے حالات دریافت بھی نہ کرنا چاہتی تھی جس بات کی تلاش میں وہ یہاں آئی تھی۔ یعنی یہ معلوم کرنے کہ ہیرونٹ اس وقت کہاں ہے۔ اس میں کامیابی نہ ہوئی بلکہ یوں کہنا چاہیے۔ اس کے ذکر کی نوبت ہی نہ آئی۔ مگر اس نے اپنے دل میں سوچا کہ اس بارہ میں میرا اضطراب یہاں نارمن کا ... میں رفع نہ ہو سکے گا۔

چنانچہ وہ اٹھی مسٹر نارمن کو جو اس سارے عرصہ میں ضبط بکم کھڑا رہا تھا سلام کیا اور کمرے سے باہر نکلی۔ دروازہ کے باہر اس کی مڈ بھیڑ جیفری کے ساتھ ٹکر ہوتے ہوتے رہ گئی جو روزامنڈ اور مسز ملنگبی کی آمد پر بڑے اضطراب کی حالت میں نشست گاہ کی طرف جاتے دیکھ کر اس خیال سے پیچھے پیچھے چلا آیا تھا کہ کوئی غیر معمولی واقعہ ظہور میں آیا ہے۔ اسی لئے وہ دروازہ کے ساتھ لگ کر اس گفتگو کو جو کمرہ کے اندر ہوئی بڑے غور سے سنتا رہا تھا۔

جب مسز سلنگسبی اپنے مکان پر پہنچی - تو اسے کم از کم اس بات کا اطمینان ہوگیا تھا - کہ روزمنڈ میرے خلاف کوئی انتقامی کارروائی نہ کرے گی - مگر بیرونٹ کی نسبت اس کی تشویش اب تک برقرار تھی - اور یہ تشویش اسوقت دوبالا ہوگئی جب سہ پہر کو ۴ بجے کے قریب اولڈ برلنگٹن سٹریٹ والے مکان میں پہنچنے پر اسے بتایا گیا - کہ بیرونٹ صاحب اب تک نہیں آئے -

اس نے ایک تاکیدی رقعہ لکھ کر نوکر کے ہاتھ سرہنری کے مکان پر بھیجا - مگر تھوڑی دیر میں یہ نوکر جواب لیکر آگیا - کہ سرہنری کورٹنی یوم گذشتہ سے گھر پر نہیں گئے - جس سے ان کے ہاں بھی سخت اضطراب پھیلا ہوا ہے - کیونکہ اگرچہ بیرونٹ عادتاً کئی کئی راتیں گھر سے باہر بسر کیا کرتا تھا - تاہم اس بارہ میں اس کے انتظامات اتنے مکمل ہوتے تھے کہ خدام کو اس کا مطلق علم نہ ہو سکتا تھا - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ موجودہ حالت میں اس کے گھر واپس نہ آنے اور نہ کسی کو اس کی نسبت کچھ معلوم ہونے سے گھر بھر میں سخت کہرام پیدا ہوگیا -

نوکر کی زبانی یہ اطلاع پاکر مسز سلنگسبی سناٹے میں آگئی - باوجود بڑی کوشش کے وہ اس بات کو سمجھنے سے قاصر تھی - کہ سرہنری کہاں گیا - اور کیوں گیا - حیران تھی اسے کہاں تلاش کیا جائے -

بہت کچھ سوچنے کے بعد آخرکار اس نے گھر پر رہ کر اس کا انتظار کرنا ہی انسب جانا اور خیال کیا شاید کسی کاروباری مصروفیت کی وجہ سے اس کا آنا نہیں ہوا - اس نے اپنے دل کو یہ کہہ کر تسلی دینی چاہی - کہ وہ عنقریب آجائے گا مگر وقت گذرتا گیا - اور سرہنری کی صورت نظر نہ آئی -

رات کی تاریکی پھیل چکی تھی کہ اُسے صدر دروازہ پر زور کی دستک سنائی دی - اس نے سمجھا ضرور سرہنری ہی آیا ہے - مگر ناظرین اس کے تعجب کا اندازہ کر سکتے ہیں جب نوکر نے سرہنری کورٹنی کی بجائے مسٹر ٹارنر کو اس کی نشست گاہ میں داخل کیا -

کمرہ میں آکر وہ کہنے لگا "میڈم میں خیال کرتا ہوں - آپ کسی خاص ہی کام کے لئے مجھ سے ملنے گئی تھیں - مگر بدقسمتی سے روزمنڈ کے آجانے سے گفتگو نہ ہو سکی - ان حالات میں میں نے خود آپکے ہاں آنا ضروری سمجھا -"

مسز سلنگسبی نے اپنے ملاقاتی کو اشارہ سے بیٹھنے کے لئے کہا اور پھر بولی - "آپ کی دختر کی زبانی میں نے جو الفاظ سُنے - ان سے میری تشویش بڑی حد تک رفع ہوگئی ہے

کیونکہ اس نے یہ بات کہی تھی۔ میں اس مضمون کی نسبت بالکل خاموش رہونگی۔ جس کے چرچا کو میں یا آپ کوئی بھی پسند نہیں کرسکتا۔ مگر سب سے زیادہ حیرت مجھے سر ہنری کورٹنی کے طرز عمل پر ہے۔ انہوں نے رات مجھ سے کہا تھا۔ میں آپ کے مکان پر جاتا ہوں۔ مگر اس کے بعد وہ اب تک واپس نہیں آئے۔"

مسٹر ٹارنر نے پوری دشتائی سے کام لے کر کہا۔ "میڈم میرے پاس تو وہ بہرحال نہیں آئے۔"

"بہت عجیب معاملہ ہے اور اس کے ساتھ تشویشناک بھی۔" مسز سلنگسبی نے مضطرب ہو کر کہا۔ "رات بھر وہ گھر سے باہر رہے اور آج سارا دن ہی اپنے مکان پر نہیں پہنچے میرے دل میں مبہم شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ شاید انہیں کوئی ناگوار واقعہ پیش آگیا ہے۔"

"مگر آپ جانتی ہیں سر ہنری کورٹنی عیش پسند آدمی ہیں۔ . ."

"یہ درست ہے۔" مسز سلنگسبی نے جلدی سے قطع کلام کر کے کہا۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا۔ وہ اس مضمون کو پسند نہیں کرتی۔ پھر کہنے لگی "مگر اس کے ساتھ ہی وہ بہت سلیقہ مند اور دوراندیش ہیں۔ اگر کبھی رات کو مکان سے باہر رہتے تو نوکروں کو اس کا علم نہ ہونے دیتے تھے۔ دیکھئے میں آپ کے روبرو صاف بیانی سے کام لے رہی ہوں۔ کیونکہ معاملہ نہایت نازک ہے۔ مسٹر ٹارنر ذرا خیال کیجئے۔ اگر مجھ سے سر ہنری کی گمشدگی کی نسبت سوالات پوچھے گئے۔ تو میری حالت کیا ہوگی۔ کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ وہ کل رات میرے پاس موجود تھے۔ اور ہم اکٹھے روزامنڈ کی تلاش میں گئے۔ راستہ سے میں تنہا واپس آگئی۔ اور . . ."

مسٹر ٹارنر کہنے لگا۔ "میڈم بہرحال کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ آپ نے خدانخواستہ اُن کی جان لے لی۔"

"یہ صحیح ہے۔" مسز سلنگسبی نے جلدی سے کہا۔ "لیکن مجھ سے اس قسم کے پریشان کن سوالات پوچھے جائیں گے۔ کہ میں حیران ہوں۔ ان کا کیا جواب دوں گی۔ پھر آپ نے ان کی جان لینے کی نسبت جو فقرہ کہا ہے۔ اس سے میرے دل میں بہت خوف اور دہشت پیدا ہوگئی ہے یقیناً کسی شخص کو اس کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ کہ میں نے انہیں قتل کیا۔ کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ ایک کمزور عورت لندن کے بازاروں میں ایک مرد کو قتل کر دے اور اس

خوفناک واقعہ کا پتہ نشان تک مٹا دے۔ مگر فکر اس بات کی ہے کہ جب تحقیقات ہوگی تو یہ ضرور معلوم ہو جائے گا۔ میں اور سرہنری بارہا ایک بدنام مکان میں جایا کرتے تھے۔ اور جب یہ بات معلوم ہو گئی تو اُف . . . مجھے کتنی شرمساری اور ذلت اٹھانی پڑے گی۔"

مسٹر مارنر جو خود اپنے اضطراب کو بمشکل دبانے کی کوشش کر رہا تھا کہنے لگا "مسز سلنگسبی آپ ناحق ان اندیشوں کو دل میں جگہ دیتی ہیں۔"

مسز سلنگسبی گھبراہٹ کے لہجہ میں بولی "مسٹر مارنر میرا خیال تھا۔ ہم دونوں چونکہ اس معاملے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے آپ مجھے اس مشکل میں کچھ مدد دے سکیں گے نہ یہ کہ الٹا اُسے مذاق میں ٹالنے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر سچ پوچھئے تو" اس نے اپنی آنکھیں اس شخص کے چہرہ کی طرف اس انداز سے گھور کر کہا۔ گویا اس کے قلب کے اندر پوشیدہ راز کو معلوم کرنا چاہتی ہے "میں اپنا یہ اعتقاد ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کہ ہیروئنٹ کی گمشدگی کے متعلق میں آپ کو اس سے زیادہ علم ہے جس کا آپ اظہار کر رہے ہیں۔"

"کیسے؟ مجھ کو میڈم" مسٹر مارنر نے باوجود بڑی کوشش کے اس الزام کے زیر اثر گھبرا کر کہا۔

"ہاں تمہیں!" عورت نے اور زیادہ جوش میں بھر کر کہا "اور جس شبہ کا اظہار میری طرف سے سرسری طور پر ہوا تھا۔ اس کی تصدیق تمہارے اطوار سے ہو رہی ہے۔ میں پھر کہتی ہوں تم سرہنری کورٹنی کی گمشدگی کی نسبت اس سے زیادہ واقفیت رکھتے ہو۔ جتنا تم تسلیم کرنا چاہتے ہو۔ میں یقین کرتی ہوں۔ وہ کل رات تمہارے مکان پر پہنچے۔ اور اگر وہ وہاں سے واپس نہیں آئے۔ یا ان کے واپس آنے کا کوئی بھی ثبوت موجود نہیں۔ تو کیا تم پر یہ لازم نہیں آتا۔ کہ تم ان کی گمشدگی کی توضیح کرو۔ تمہارا فوراً ہی میرے پیچھے پیچھے اس مکان پر آنا۔ یہ کہنا کہ کسی کو تم پر بیرونٹ کے قتل کا شبہ نہ ہوگا۔ اور میری طرف سے ایک مشتبہ فقرہ کے کہے جانے پر تمہارا اضطراب یہ سب باتیں اس امر کا یقینی ثبوت ہیں کہ تم حقیقت میں سرہنری کورٹنی کی گمشدگی سے لاعلم نہیں ہو۔"

"میڈم یہ الزام . . . یہ بہتان سراسر ناقابل معافی ہے! کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اُس جرم کا مرتکب ہوا جس کا میں ہرگز اہل نہیں ہوں؟" مسٹر مارنر نے بڑی بے چینی کی حالت میں کہنا شروع کیا۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا۔ میں اس الزام کا کیا جواب دوں۔ اور

اس پریشانی میں وہ ایک مجرم کی حیثیت میں صحیح واقعات بیان کرنے پر راغب معلوم ہوتا تھا۔

مسز سلنگسبی آواز دبا کر کہنے لگی "میں یہ نہیں کہتی ستم نے سر ہنری کورٹنی کو قتل کیا" یہ کہتے ہوئے اس نے اس خوفناک لفظ پر خاص زور دیا جسے زبان سے نکالتے وقت ہر شخص کے بدن میں لرزہ پیدا ہو جاتا ہے "لیکن ممکن ہے۔ تمہارے اور ان کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہو گیا ہو۔ ممکن ہے تمہاری بیٹی اُسوقت موجود ہو۔ تم جوش اور انتقام میں بھر گئے ہو۔ اور اس تکرار کا انجام مہلک ثابت ہوا ہو۔ یہ ساری باتیں دائرہ امکان سے خارج نہیں۔ اور ایک مکمل سلسلہ کی کڑیاں معلوم ہوتی ہیں" پھر وہ اپنی آواز کو اور زیادہ دبا کر کہنے لگی "مسٹر مارنز بہرحال مجھ سے پردہ داری نہ ہونی چاہیئے۔ جو کچھ تمہیں معلوم ہے میرے سامنے بیان کردو۔ اور چونکہ ہم دونوں اس سے پہلے ایک اور معاملہ میں شریک کار رہ چکے ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ اب مشورہ کرکے اس معاملہ میں بھی ایسی کارروائی عمل میں لائیں جو حالات کے لحاظ سے مناسب ہو"

مسٹر مارنز نے کہا "مسز سلنگسبی اس معاملہ کی نسبت کوئی قابل ذکر بات مجھے معلوم نہیں۔ اور مجھے بھی تمہاری طرح سر ہنری کے عدم پتہ ہونے پر حیرت ہے"

لیڈی نے کہا "پھر اگر مجھ سے سوال کیا گیا۔ تو تمہیں میرے اس بیان پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ کہ کل رات میں سر ہنری کورٹنی سے سینٹ جیمز کے گرجا واقع پکاڈلی کے قریب جدا ہوئی۔ تو اس کے آخری الفاظ یہ تھے۔ میں ایک خاص کام کے لئے مارنز کاٹیج کو جا رہا ہوں"؟

یہ کہتے ہوئے مسز سلنگسبی نے متجسسانہ نظر سے اس کے چہرہ کیطرف دیکھا۔ اور اس کی تیز نگاہ کے زیر اثر مسٹر مارنز جو اپنے اضطراب کو چھپانے کی سخت کوشش کر رہا تھا۔ نمایاں طور پر کانپ اٹھا۔

بہت دیر کے بعد آخر اس نے اپنے چہرہ پر تندی کے آثار پیدا کرکے کہا "اگر تمہارا یہ کہنا کسی طرح فایدہ مند ہو۔ تو بہتر ہے کہدینا۔ مگر میں پوچھتا ہوں۔ میرے خلاف جنگ پر کمربستہ ہونے سے فایدہ؟ کیا ہم اس امر واقعہ سے خبردار نہیں کہ اس قسم کی جنگ دونوں کے لئے خطرناک ہوگی؟ کیا یہ غلط ہے کہ سر ہنری کورٹنی تمہارا آشنا تھا؟ کیا ابھی تم نے اس

بات کا اعتراف نہیں کیا۔ کہ تم اس کے ساتھ ایک بدنام مکان میں جایا کرتی تھیں؟ اور کیا تم اس وقت اس سے حاملہ نہیں ہو؟ اے عورت" ٹارنر نے غصہ میں بھر کر کہا "دیکھ مجھے دق نہ کر۔ ورنہ خدا کی قسم اگر معاملہ جنگ کی نوبت تک ہی پہنچا۔ تو یہ تیرے لئے خطرہ سے خالی نہ ہوگا۔"

مسنر سلنگسبی نے پرسکون اور معصوم انداز اختیار کر کے کہا "دیکھیو صاحب نادان نہ بنو۔ مشکلات دو دشمنوں کو بھی دوست بنا دیتی ہیں۔ اور ہم تو پہلے ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ ہمیں چاہیئے مصالحت کی گفتگو کریں۔ نہ یہ کہ ایک دوسرے کو دھمکانے لگیں۔"

"بے شک ٹھیک کہتی ہو۔" مسٹر ٹارنر نے جواب دیا۔

"پھر مجھ سے رازداری کس لئے؟" مسز سلنگسبی نے کہا "میں حقیقت کو سمجھ چکی ہوں۔ میں اس کی تہ تک پہنچ چکی ہوں۔ اور تمہاری گفتگو نے میرے قیاسات کی مزید تصدیق کر دی ہے۔ مگر اطمینان رکھو۔ مجھے سنہری کورٹنی کے متعلق اتنی پروا نہیں جو کسی با محبت داشتہ کو اپنے دلدار یا بیوی کو اپنے شوہر کی نسبت ہو سکتی ہے۔ نہیں" اس نے حقارت آمیز لہجہ میں کہا "اگر کبھی اس کی ذات سے مجھے محبت تھی بھی تو وہ مدت ہوئی بالکل نابود ہو چکی ہے اور فرض کرو کہ سنہری کورٹنی اب اس جہان میں موجود نہیں۔ تو پھر یہ بات معلوم کر کے تمہیں فائدہ کیا ہوگا؟" ٹارنر نے بزور پوچھا۔

اس زن ناصبہ نے اپنے رفیق کے چہرہ کی طرف غور کی نظر سے دیکھا۔ اور پھر دبی ہوئی گلوگیر آواز سے کہنے لگی "اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ سنہری کورٹنی واقعی اب اس جہان فانی میں نہیں ہے۔ تو میں کل ۱۰ بجے دو ہزار پونڈ کی رقم حاصل کر سکتی ہوں۔"

"اوہ" مسٹر ٹارنر کے منہ سے نکلا۔ اور معاً اس کے دل میں اس دولت میں حصہ لینے کا خیال پیدا ہو گیا۔ جس کی نسبت اسے ابھی تک معلوم نہیں تھا۔ کہ وہ کس طریق پر حاصل کی جائے گی۔ جیسا کہ ہم نے بیشتر بیان کیا۔ اس کی اپنی مالی ضروریات حد درجہ بڑھی ہوئی تھیں۔ اور وہ سمجھتا تھا۔ اگر مجھے جلدی ہی کسی ذریعہ سے روپیہ نہ ملا۔ تو میری حالت بیٹی کی عصمت فروخت کر کے بھی اتنی ہی نزار ثابت ہوگی۔ جیسے اس سے پہلے تھی۔

"ہاں" مسز سلنگسبی نے ذرا تامل کے بعد کہا "اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مجھے تم پر اس سے بہت زیادہ اعتماد ہے۔ جتنا تمہیں مجھ پر ہے۔ میں اس معاملہ کی توضیح کے لئے آمادہ

ہوں۔ بات یہ ہے۔ سرہنری کورٹنی نے مجھے دو ہزار پونڈ اس بات کے معاوضہ کے طور پر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ کہ میں روزامنڈ کے معاملہ میں چشم پوشی کروں ۔ ۔ ۔"

"پھر؟" مسٹر ٹارنز نے جلدی سے کہا۔

"وہ انعام مجھے اب تک اس لئے نہیں ملا تھا۔ کہ سرہنری نے انہیں ادا کرنے کے لئے اور بعض اور ضروریات کیواسطے بنک سے بہت سا روپیہ۔ یعنی اس سے بھی زیادہ جتنا اس کا وہاں جمع تھا۔ نکلوا لیا۔ مگر کل صبح اس نے بنک میں ۸ ہزار پونڈ بھجوائے تھے۔ اور اس نے بنک کے منتظم سے کہا تھا۔ میں سہ پہر کو دو ہزار کا چک فلاں لیڈی کو دونگا۔ اس جگہ ایک قابل ذکر بات یہ ہے" مسز سلنگسبی نے سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا۔ "کہ بنک کے منتظم سمجھتے ہیں میری ہندوستان میں بہت سی جائیداد ہے جس کا انتظام وہاں سرہنری کورٹنی کے ایجنٹ کے ہاتھ میں ہے اور اس کا روپیہ مجھے سرہنری کی وساطت سے ملتا ہے۔ یہ فرضی داستان اس لئے اختراع کی گئی تھی۔ کہ ہیرونٹ کی طرف سے مجھے بنک کے نام گاہ بگاہ بڑی بڑی رقوم کے جو چک ملا کرتے تھے۔ ان کی نسبت کسی کو شبہ پیدا نہ ہو کہ یہ رقمیں کیسی ہیں۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ اس داستان کی وجہ سے میری عزت بنی ہوئی اور شہرت محفوظ تھی۔ اب میں ۲۰۰۰ پونڈ کی وہ رقم جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔ ذرا سی تکلیف اور بہت ہی کم خطرہ کے ساتھ حاصل کرسکوں گی۔"

"ہاں!" مسٹر ٹارنز نے اس بیان میں گہری دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"بے شک" مسز سلنگسبی نے جواب دیا۔ "تم پوچھو گے کس طرح؟ وہ میں ابھی بتاتی ہوں یہ چک مجھے کل شام ہی کو مل جاتا۔ اگر روزامنڈ کے فرار کی وجہ سے وہ گفتگو جو میرے اور بیرونٹ کے درمیان ہو رہی تھی رک نہ جاتی۔ اس لڑکی کے فرار نے ہم دونوں کو اضطراب کی حالت میں ڈال دیا۔ مگر" اس نے اپنی آواز کو بہت ہی دبا کر کہا۔ "اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ میں سرہنری کورٹنی کے دستخط کی نقل ایسی صفائی سے اتار سکتی ہوں کہ۔ کہ کوئی علامہ ماہر تحریر بھی اسے شناخت نہ کرسکے گا۔ تم میرا مطلب سمجھ گئے؟"

"ہاں۔ ہاں میں سمجھ گیا" مسٹر ٹارنز نے جواب دیا

"اور تم نے دیکھ لیا۔ میں تم پر کس درجہ اعتماد کرتی ہوں؟" بیوہ عورت نے کہا۔

مسٹر ٹارنز اپنی جگہ سے اٹھ کر کمرہ میں بحالت اضطراب ٹہلنے لگا۔ دل میں سوچ رہا تھا کیا مجھے بھی مسز سلنگسبی پر اعتماد کرکے اسے اپنا رازدار بنا لینا چاہیئے؟ تھوڑے غور و فکر کے

ہذا اس نے آخر کار اسے اپنا معتمد بنانا ہی بہتر سمجھا۔ عورت بھی بڑی سیانی تھی۔ اس نے تاڑ لیا۔ اس کے دل میں کیا خیالات گزر رہے ہیں۔ مگر چونکہ وہ جانتی تھی۔ اس فکر کا نتیجہ میرے حق میں مفید ثابت ہوگا۔ اسلئے عمداً خاموش رہی۔

"عزیز میڈم" آخر کار ٹارنر نے دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھتے ہوئے کہا "اب مجھے تمہارے سامنے اس بات کا اعتراف کرنے میں عذر نہیں کہ سر ہنری کورٹنی اس جہان میں نہیں ہے۔"

عورت نے ان لفظوں کو گہری توجہ کے ساتھ سنا۔ اگرچہ وہ اس خبر کے لئے پہلے سے ہی تیار تھی۔ تاہم جس وقت یہ فقرہ مسٹر ٹارنر کی زبان سے نکلا۔ تو اس کے الفاظ اتنے خوفناک اور ہیبت ناک معلوم ہوئے کہ وہ ذرا دیر کے لئے سناٹے میں آگئی۔ وحشت اور اضطراب نے اس کے حواس کو عارضی طور پر معطل کردیا۔

ذرا دیر رک کر ٹارنر نے سلسلہ کلام جاری رکھا۔ "جو کچھ میں نے کہا۔ وہ بالکل درست ہے مگر از برائے خدا ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہ سمجھنا۔ کہ میں اس کا قاتل ہوں۔ نہیں ... سو بار نہیں۔ میں لاکھ برا ہوں ... بیشک حقیقت میں برا ہوں۔ مگر اپنی برائیوں کے باوجود میں قتل کے خوفناک جرم کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ حالات کا ایک عجیب اور حیرت خیز اجتماع اس سانحہ کا موجب بنا۔ اور اگر تم میری باتوں کو غور سے سنو تو میں ساری کیفیت تمہارے سامنے بیان کردیتا ہوں۔"

اس کے بعد مسٹر ٹارنر نے شب گذشتہ کے سارے واقعات من وعن بیوہ عورت کے روبرو بیان کردیئے۔ البتہ اس بات کو عمداً چھپائے رکھا۔ کہ خادم جیفریز بھی اس سانحہ سے خبردار ہو چکا ہے۔ یا اس نے مجھے لاش دفن کرنے میں مدد دی تھی۔ یہ کیفیت اس نے اس وجہ سے پوشیدہ رکھی کہ انسان میں فطرتاً ایک جذبہ موجود ہے جو اسے اس بات کو تسلیم کرنے سے روکتا ہے کہ میں کسی اور شخص کے اختیار میں ہوں۔ یا اُسے مجھ پر غیر معمولی اقتدار حاصل ہے۔ اسکی بیان کردہ کیفیت سے مسز سلنگسبی نے یہی سمجھا کہ لاش کو مسٹر ٹارنر نے تن تنہا دفن کیا۔

شروع میں تو یہ سارا بیان مسز سلنگسبی کو ناقابل اعتبار معلوم ہوا۔ اور اس نے خیال کیا اس قتل کا مرتکب دراصل خود ٹارنر ہے مگر جب اس نے اس بات کا ذکر کیا کہ روپیہ لٹ جانے سے میری حالت نہایت نزار ہوگئی ہے اور خود مسز سلنگسبی نے یہ سوچا کہ حقیقت میں اس شخص کے لئے بیرونیٹ کے قتل کی کوئی خاص یا ضروری وجہ موجود نہ تھی۔ تو رفتہ رفتہ وہ اس بیان کو درست سمجھنے لگی۔

ساری کیفیت سن کر اس نے کہا "بس تو اب وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکا ہے۔ مگر اب لوگ اس کی گم شدگی کی نسبت کیا کچھ نہ کہیں گے! معاملہ اتنا سنگین ہے کہ زور دار تحقیقات شروع کی جائے گی۔ جس کے نتائج سے میں بہت ڈرتی ہوں۔"

"اطمینان رکھو کسی کو تم پر یا میرے خلاف شبہ نہیں ہو سکتا۔" مسٹر مارنر نے تسلی دہ لہجہ میں کہا "میرا اپنا خیال یہ ہے کہ اس معاملہ کی نسبت اب کسی طرح کی تحقیقات ہونا ممکن نہیں۔ اس لئے میڈم تم اس بارہ میں ہر طرح مطمئن رہو۔ فکر کی بات کی ہے۔ تو وہ تمہاری اپنی تجویز کے متعلق ہے جس کے مطابق تم وہ ... جعلی چک چلانا چاہتی ہو۔"

"نہیں یہ کام بالکل بے خطرا اور محفوظ ہے" مسز سلنگسبی نے کہا "بیرونٹ نے بنک والوں سے زبانی کہہ رکھا تھا۔ کہ میں مسز سلنگسبی کو چک دینے والا ہوں۔ اس لئے اگر سر ہنری کی گم شدگی کی خبر بنک کے کارکنوں کو مل بھی گئی ہو۔ تو بہر حال وہ چک کا روپیہ فوراً ادا کر دینگے۔ اگرچہ اغلب یہ ہے کہ بیرونٹ کی نسبت کسی قسم کی اطلاع ابھی تک ان کو نہیں ملی ہوگی۔ کیونکہ اس کی گم شدگی کے متعلق اس کے متعلقین کے دلوں میں ابھی تک اتنی تشویش پیدا نہیں ہوئی۔ کہ کسی کو اس کے قتل کا شبہ ہو۔"

"اور اس کا تمہیں پختہ یقین ہے کہ تم بیرونٹ کے دستخط کی نقل بڑی خوبی سے کر لوگی؟" مارنر نے پوچھا۔

"قطعی طور پر" بیوہ عورت نے جواب دیا۔

"پھر کیا تمہیں اس کام میں کسی طرح میری امداد کی ضرورت ہے؟" مسٹر مارنر نے اس خیال سے پوچھا۔ کہ شاید اس ناپاک ذریعہ سے حاصل کردہ روپیہ میں مجھے اپنا حق پیدا کرنے کا موقعہ مل سکے۔

مسز سلنگسبی تھوڑی دیر خاموش رہ کر سوچتی رہی۔ اور پھر اس انداز سے گویا وہ اس خاص مسئلہ کی نسبت جس پر وہ مسٹر مارنر کی آمد کے وقت سے غور کر رہی تھی۔ کسی اطمینان بخش فیصلہ پر پہنچ چکی ہو بولی "میری بات غور سے سنو۔ میں تمہارے روبرو ایک ایسی تجویز پیش کرنا چاہتی ہوں۔ جس کا ہم دونوں کی ذات سے تعلق ہے۔ اور جس کی نسبت مجھے یقین ہے کہ وہ تمہارے لئے بھی اتنی ہی مفید ثابت ہوگی۔ جس قدر میرے لئے۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ تم مالی مشکلات میں مبتلا ہو؟"

"بے شک ہوں" مسٹر ٹارنر نے جواب دیا۔ اور وہ بڑی توجہ کے ساتھ اُس کیفیت کو سُننے کے لئے تیار ہوا جس کا تعلق کسی ایسی تجویز کے ساتھ معلوم ہوتا تھا جس کی بدولت اُسے اپنی مشکلات سے نجات حاصل ہو سکتی تھی۔

"اور کیا وہ مشکلات نہایت شدید ہیں؟" بیوہ عورت نے دوبارہ پوچھا۔

"اتنی کہ بحالات موجودہ مجھے اُن کا رفع کرنا غیر ممکن نظر آتا ہے" مسٹر ٹارنر نے جواب دیا۔

"گویا تم خیال کرتے ہو۔ وہ وقت دور نہیں جب قرضخواہ تمہارے خلاف ڈگری حاصل کر کے مال و اسباب کو قرق کرا لیں گے اور تم ایک دیوالیہ مقروض کی حیثیت میں جیلخانہ میں پہنچ جاؤ گے؟" عورت نے سوال کیا۔

"بس ٹھیک ہے۔ اور اس پر میں اتنا اضافہ اور کرنا چاہتا ہوں کہ ان ذلتوں کا مقابلہ کرنے کی نسبت میں خودکشی کو ترجیح دیتا ہوں" مسٹر ٹارنر نے کہا۔

مسز سلنگسبی کہنے لگی "ٹھیرو۔ خودکشی ایک نہایت خوفناک عمل ہے۔ میں تمہیں مشکلات سے نجات دینے کی ایک اور تجویز بتاتی ہوں۔ یہ تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ میں کل صبح تک دو ہزار پونڈ حاصل کرونگی۔ بتاؤ کیا یہ روپیہ تمہاری مالی مشکلات کو رفع کرنے کے لئے کافی ہوگا؟"

ٹارنر نے جواب دیا "اس سے بھی بڑھ کر کیونکہ میں اس روپیہ کے کچھ حصہ سے اپنے ان عمارتی کاموں کو مکمل کر سکوں گا جن کی بدولت معقول آمدنی کی امید ہے"

"خیر تو وہ دو ہزار پونڈ میں ایک شرط پر تمہیں دینے کو تیار ہوں" مسز سلنگسبی کہنے لگی۔

"اور وہ شرط؟" مسٹر ٹارنر نے خوشی اور انتظار کے مشترکہ اثرات سے بے چین ہو کر پوچھا۔

"شرط یہ ہے کہ تم مجھ سے شادی کر لو" مسز سلنگسبی نے ایسے سکون کے ساتھ کہا گویا وہ ایک نہایت معمولی سی تجویز پیش کر رہی ہو۔

"شادی!" مسٹر ٹارنر نے جو اس تجویز کے لئے بالکل نا تیار تھا حیرت زدہ ہو کر کہا۔

"ہاں شادی" بیوہ عورت نے اس لفظ کو دُہرا کر کہا "تمہیں تباہی سے بچنے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ مجھے بدنامی سے محفوظ رہنے کے لئے شوہر کی۔ تم مالی مشکلات میں مبتلا ہو۔ اور میں ذہنی تکالیف میں۔ کیونکہ شائد تمہیں معلوم ہوگا۔ میں حاملہ ہوں۔ اور عنقریب میرے بچہ پیدا ہونیوالا ہے۔ بس فیصلہ ہے کہ میں تمہیں جیلخانے سے بچاتی ہوں۔ تم مجھے بدنامی سے بچا لو"

مسٹر مارنز نے طنز آمیز لہجہ میں کہا "انتظام ہر لحاظ سے مساوی ہے۔ مگر اس میں ایک دقت درپیش ہے۔"

"یعنی تمہاری بیٹی روزامنڈ کے اعتراض کی؟" مسٹر سیٹنگسی نے کہا "کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو اس لڑکی کے فضول خیالات کی وجہ سے تمہیں وہ تجویز نامنظور ہے جو تمہیں تباہی اور ذلت سے بچا سکتی ہے؟"

"یہ ٹھیک نہیں" مسٹر مارنز نے کہا "میں تجویز کو نامنظور نہیں کرتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ میں اس لڑکی کے سامنے اس معاملہ میں کیا عذر پیش کر سکوں گا؟ وہ میرے طرز عمل کی نسبت کیا خیال کرے گی؟ اور تمہاری نسبت ایسے جو حالات معلوم ہیں۔ اس کے بعد وہ کیا کچھ نہ سوچنے لگے گی؟"

مسٹر سیٹنگسی بڑے سکون کے لہجہ میں بولا "جو کچھ بھی ہو بہرحال وہ اس شادی میں مانع آنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ اور یہی ایک خاص اہمیت رکھنے والا معاملہ ہے۔ تو ویسی ہی [illegible] گویا تم کہہ رہے ہو تم سے اس لیے شادی نہیں کر سکتا کہ تمہارا [illegible] ہے۔ اب اتنی بہت وقت نہیں ہے کہ ایسی فضول باتوں کو ایک [illegible] پیدا کرنے والی سمجھوں اور تم بھی اتنی دنیا دیکھ چکے ہو کہ یقیناً ایسی فضول باتوں کے زیر اثر تباہی مول لینے پر آمادہ نہ ہو گے۔ دیکھو میں تمہارے فیصلے کا منتظر ہوں۔ ہاں یا نہیں [illegible] دو میں سے ایک بات ہونی چاہیے۔ کیونکہ ٹال کا وقت نہیں۔ اگر تم ہاں کرتے ہو تو [illegible] اجازت کے ساتھ کل شام ہی کو شادی ہو جائے گی۔ اگر نہیں تو [illegible] ہماری ملاقات ختم ہوئی۔"

مسٹر مارنز بولا "معلوم ہوتا ہے تم اس ساری تجویز کو [illegible] تو بے شک ہونا بھی اسی طرح چاہیے۔ کچھ شک نہیں۔ اگر ہم اپنی قسمتوں کو وابستہ کریں۔ [illegible] اپنی سکونت کا [illegible] انتظام کرنا پڑے گا [illegible] مکان کو چھوڑ کر یہاں سکونت اختیار کرنا منظور کرو گی؟"

بیوہ عورت نے جواب دیا "کیونکہ میں جس وقت اپنا سامان فروخت کروں گی۔ تو امید ہے [illegible] روپیہ جمع ہو جائے گا کہ میرا ذاتی قرضہ ادا ہو کر کچھ نہ کچھ بچ رہے [illegible] جو کل مجھے حاصل ہوں گے۔ وہ ہمارے آئندہ اخراجات کو کافی ہیں۔"

"اور اس بات کا تم وعدہ کرتی ہو کہ یہ روپیہ کل صبح میرے حوالہ کر دو گی ؟" مسٹر ہارنز نے سوال کیا۔

بیوہ عورت نے جواب دیا "نہیں۔ صبح کو نہیں۔ کل شام کو جب رسم شادی ادا ہو چکے گی۔"

"اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے پر بھروسہ نہیں کر سکتے ؟" مسٹر ہارنز نے پوچھا

مسز سنگسبی نے پر سکون لہجہ میں کہا "سوال بھروسہ یا اعتماد کا نہیں۔ ہمارا فرض ہے جہاں تک ممکن ہو دور اندیشی سے کام لیں۔"

"خیر منظور ہے۔" مسٹر ہارنز نے کہا "مگر دوسرا سوال یہ ہے کہ میرے پاس کیا ضمانت ہے کہ جب ایک بار ہم دونوں عقد مناکحت میں آ گئے تو پھر تم روپیہ کی حوالگی کے متعلق اپنا وعدہ ضرور پورا کرو گی ؟"

"کیا یہ ضمانت ناکافی ہے کہ میں اس شخص سے شادی نہیں کر سکتی جسے دوسری صبح کو پولیس کوتوالی خانہ میں لے جائے ؟"

مسٹر ہارنز نے کہا "بے شک۔ مگر یہ ایک فرضیت ہے۔ ضمانت نہیں۔ دیکھو ہم اس معاملہ پر کاروباری پہلو سے بحث کر رہے ہیں اور جہاں تک میں دیکھ سکتا ہوں۔ فائدہ سب کا سب تمہارے حق میں ہے۔ اگر تم مقروض ہو تو شادی کے بعد تمہارے قرضخواہ بھی میرے گرد جمع ہو جائیں گے یہ فائدہ تمہارے لئے رہا۔ چونکہ تم حاملہ ہو۔ اس لئے دنیا کے روبرو یہ ظاہر کر سکو گی۔ میں تمہارے بچہ کا جائز باپ ہوں۔ یہ دوسرا فائدہ بھی تمہیں کو حاصل ہوا . . ."

مسز سنگسبی تھوڑی دیر سوچ کر کہنے لگی "میں تیار ہوں۔ اس سوال کو کیونکر حل کیا جا سکتا ہے۔ میرے دل میں ایک نہایت عمدہ تجویز پیدا ہوئی ہے جسے یقیناً تم بھی پسند کرو گے میں ایک نہایت معزز وکیل کو جانتی ہوں۔ یہ روپیہ تمہارے ساتھ چل کر میں اس کے ہاں امانت رکھوا دوں گی اور قرار داد یہ ہو گی کہ شادی کے بعد یہ تمہارے حوالہ کر دیا جائے۔"

"بہت خوب۔" مسٹر ہارنز نے کہا "اس وکیل کا نام کیا ہے ؟"

عورت نے جواب دیا "مسٹر ہاورڈ۔"

ہارنز بولا "میں جانتا ہوں اور اس معاملہ میں اسے فریق ثالث بنانے میں مجھے اعتراض نہیں۔ خیر جتنی مشکلات درپیش تھیں وہ حل ہو گئیں۔ اب صرف ایک رکاوٹ باقی ہے اور وہ یہ کہ میں روز نامچہ کو کس طریق پر اس کارروائی کے لئے تیار کروں جو ہم نے کل شام

کرنی ہے؟"

مسز سنگلسی کہنے لگی "یہ کچھ اتنی مشکل بات نہیں اور مجھے یقین ہے۔ تم اس میں ضرور کامیاب ہو جاؤ گے۔ کہیں یہ بھی سُنا ہے کہ باپ اپنی وسیلوں کے ذریعہ اولاد کے اعتراضات کو رفع نہ کر سکے؟"

"کوشش کرنا میرا فرض ہے" ٹارنر نے اپنی جگہ سے اُٹھ کر کہا "کل مجھے کس وقت تمہارے ہمراہ وکیل کے ہاں چلنا ہوگا؟"

"کوئی بارہ بجے کے قریب۔ میں دس اور گیارہ کے درمیان بنک سے فارغ ہو اؤں گی۔ تم اتنے شادی کا لائسنس حاصل کر لینا"

"بہتر ہے" مسٹر ٹارنر نے کہا "اور کیا رسم شادی اسی مکان میں ادا ہوگی؟"

"ہاں کل شام کو سات بجے۔ میں دو لیڈیوں کے ساتھ جنہیں میں جانتی ہوں۔ انتظام کروں گی کہ وہ شادی کے وقت سہیلیوں کا فرض ادا کریں۔ حوالگی کی رسم ڈاکٹر وگنیل سرانجام دینگے۔ اور شادی ہونے کے بعد ہم دونوں ٹارنر کا منہ کر چل دیں گے"

اس طرح بڑے سکون اور اطمینان کے ساتھ یہ انتظام اس مرد کا جس نے اپنی بیٹی کی عصمت فروخت کی اس عورت کے ساتھ جو پہلے عصمت دریدہ اور اب جعلسازی کے لئے آمادہ تھی، مکمل ہوا۔ اس کے بعد جب یہ لائق جوڑا ایک دوسرے سے جدا ہونے لگا۔ تو مسٹر ٹارنر اپنی موعودہ بیوی سے بغلگیر ہوا۔ اور اس نے اس کے لبوں پر بوسہ دیا۔ جو نہ صرف اس کاروباری فیصلے کا جو دونوں کے درمیان ہوا بیعانہ تھا۔ بلکہ معلوم ہوتا تھا۔ خود مسز سانگلسی الوداعی سلام کے ساتھ اس کی خواہشمند ہے۔

باب ۸: روزامنڈ کیساتھ مسٹر ٹارنر کی گفتگو

آؤ ہم مسٹر ٹارنر کے پیچھے اس کے مکان پر چل کر دیکھیں۔ اس نے برباد مگر حسین روزامنڈ کو اپنی شادی کے انتظام کی خبر پہنچانے کا مشکل اور ناگوار فرض کس طرح سرانجام دیا۔

رات کے نو بج چکے تھے کہ وہ مکان پر پہنچا۔ روزامنڈ اس نیک اور فرمانبردار لڑکی کی حیثیت میں جسے اپنے باپ سے حقیقی محبت ہو۔ اور جو اس کے لئے ہر ممکن آسائش پیدا

کرنے کی خواہشمند ہو۔ دسترخوان کے انتظام میں مصروف ہتی۔ اس میں شک نہیں۔ اس کا دل بجھا ہوا اور طبیعت افسردہ ہتی۔ مگر جب اس نے صدر دروازہ پر باپ کی دستک سنی۔ تو اپنے احساسات پر قابو پا کر کسی سچے عیسائی کے استقلال سے کام لیتے ہوئے چہرہ پر خوشی کے آثار پیدا پیدا کر لئے۔ اگرچہ افسوس یہ خوشی زمانہ معصومیت کی حقیقی مسرت سے بالکل مختلف ہتی۔

جس طرح تاریک اور طوفانی بادلوں کے ہجوم میں چاند سخت جدوجہد کے ساتھ اپنا رُخ منور پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسیطرح اس کے یاس آمیز چہرہ پر مسکراہٹ کی ہلکی سی جھلک نمودار ہتی۔

باپ بیٹی دونوں طعام کی میز پر بیٹھ گئے۔ کھانا بہت عمدہ تھا۔ کیونکہ روزامنڈ ایک باسلیقہ اور ہوشیار لڑکی ہتی۔ اور اس کی نگرانی میں ہر چیز نہائت خوبی سے تیار کی گئی ہتی۔ مگر دونوں کے شکم حقیقی اشتہا سے محروم تھے۔ باپ بیٹی نے کم و بیش خاموشی کی حالت میں تھوڑا سا کھانا کھایا۔

آخرکار جب دسترخوان بڑھایا جا چکا۔ اور مسٹر مارنز نے چند گلاس شراب کے پی کر اپنی ہمت اور استقلال کو مضبوط کر لیا۔ تو اس نے اس اہم معاملہ کا ذکر چھیڑا جس کی طرف آنے سے اس کی طبیعت سخت گھبراتی ہتی۔ اگرچہ دل پر اس وقت سب سے زیادہ یہی مضمون حاوی تھا۔

"میری عزیزہ روزامنڈ" اس نے کہنا شروع کیا اور اس وقت اس کا لہجہ اتنا ہی ملائم تھا جس قدر اس جیسے فطرتاً تند مزاج شخص کے لئے ممکن سمجھا جا سکتا ہے۔ "میں تم سے ایک نہائت اہم معاملہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور میری خواہش ہے۔ کہ تم اسے بغیر کسی طرح کا جوش ظاہر کئے صبر و سکون کے ساتھ سنو۔ بات یہ ہے آج شام کو میری ملاقات مسز ملنگیمی سے ہوئی ہتی۔۔۔"

"وہ بدمعاش۔۔۔ ریاکار عورت!" روزامنڈ نے اس کا ذکر آتے ہی چونک کر کہا "میرا خیال تھا اس گھر میں اس کا نام کبھی میرے سننے میں نہ آئیگا"

"دیکھو میں نے شروع میں ہی تم سے کہہ دیا تھا۔ میری باتوں کو سکون اور اطمینان کے ساتھ سننا۔ ذرا اندیشہ رہی ہے۔ جو معاملہ کو شکر اس پر رائے دے" مسٹر مارنز نے ذرا سختی کے لہجہ میں کہا "جب میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ مجھے ایک نہائت اہم معاملہ کا ذکر کرنا ہے۔ تو کیا یہ مناسب نہیں کہ تم میری باتوں کو پوری توجہ کے ساتھ سنو؟"

"ابا جان۔ میں آپ سے معافی چاہتی ہوں" روزامنڈ کہنے لگی "مگر اس عورت کے خلاف

میرے دل پر یہ باتیں نقش ہیں ... مقصد مختصر ہے ..."

وہ اس سے زیادہ نہ کہہ سکی۔ اور وہ نہ کہہ سکتی تھی۔ زبان جن رنج دار جذبات کو ادا کرنے سے قاصر رہی تھی۔ ان کا اظہار آنکھوں کی راہ سے ہو رہا تھا۔

مسٹر مارٹن چپ چاپ بیٹھا رہا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا۔ اس طرح آنسو بہنے کے بعد جذبات اثرات طبیعت میں ضرور سکون پیدا کر دیں گے۔

آخر کچھ دیر کے بعد اس نے کہا "روزامنڈ تم سمجھدار لڑکی ہو۔ اور اگر چاہو تو معقولیت کا اظہار کر سکتی ہو۔ مسٹر اسٹیگل بولے تمہیں اپنے باپ پر اتنا اعتماد ضرور ہوگا کہ جو کچھ وہ بیان کرے اسے سچ سمجھو اور اس پر یقین کرو۔ میں دوبارہ تمہیں اس کا اطمینان دلاتا ہوں کہ دنیا میں تم سے زیادہ مجھے کوئی عزیز نہیں۔ اور تمہارے خلاف میں کسی کا جانبدار نہیں بن سکتا ... وہ یہی کہ ... جو گفتگو میری ملاقات مسٹر سلنگسبی سے ہوئی تھی ..."

روزامنڈ اس نام کو سنکر چونک پڑی۔ مگر باپ نے اس کے اضطراب کی طرف توجہ نہ دیکر سلسلۂ کلام جاری رکھا۔ اس ملاقات کے دوران میں میں نے ان تشریحات کو سنا۔ داخل الوقت کچھ عرصہ وہ مصر کی جانب گیا تھا ... آتی تھی۔ اور جن کا ذکر تمہاری آمد کی وجہ سے رک گیا تھا۔ اس کی کیفیت سننے کے بعد میں اس کے مکان پر گیا۔ اور اس نے مجھے اس بات کا یقین دلا دیا ہے کہ مسز ہیرو فورڈ کی کیفیت سے تمہارے ساتھ جو بدسلوکی ہوئی۔ اس سے اس کا ہرگز کوئی تعلق نہ تھا۔ اور وہ اس بارہ میں بالکل بے خطا ..."

"بے خطا!" روزامنڈ نے چونک کر کہا "ابا جان آپ نہیں جانتے وہ عورت کتنی مکار اور چالباز ہے وہ کیسی چہتری ہے! ... وہ کیسا شاطر ہے! ... وہ جس کی کافی شہرت ہے! وہ جس وقت چاہے اپنے آپ کو معصوم اور پاکباز ظاہر کر سکتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے اس نے آپ کو بھی کسی وجہ سے سخت دھوکا دیا ہے۔ مگر خدا کے لیے اس کی ظاہر داری پر نہ بھولئے وہ ..."

"روزامنڈ! یہ باتیں تم کیسے سمجھ رہی ہو؟" مسٹر مارٹن نے پریشان ہو کر کہا "کیا میں اتنا سیدھا نہیں ہوں کہ اس دنیا کے نیک و بد کو سمجھ سکوں؟ نہیں روزامنڈ تمہیں مسٹر سلنگسبی کے معاملہ میں سخت غلط فہمی ہوئی ہے۔ اور تم نے اس کی نسبت بالکل بے جا اندیشوں کو دل میں جگہ دی ہے انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ کسی شخص کی نسبت کوئی فتویٰ صادر کرنے سے پہلے اس کے

معاملہ کو ہر پہلو سے اچھی طرح جانچ لیا جائے۔ تم نے اس کی گفتگو کے چند ٹکڑے ہوتے ہوئے فونو سے سن لئے جن کی وجہ سے تمہاری طبیعت میں اتنا جوش بھر گیا کہ تم نے باقی گفتگو کو اپنی رنگت میں دیکھنا شروع کر دیا۔ اور اس طرح پر تمہیں اس بات کا یقین ہو گیا کہ مسز کلنگسبی قصوروار عورت ہے حالانکہ اصل واقعہ یہ ہے کہ اسے تم سے بے حد محبت ہے۔ اتنی کہ جتنی کسی حقیقی ماں کو اپنی بیٹی سے ہو سکتی ہے اور اگر تم نے اس کی نسبت اسی طرح اپنی غلط رائے کو قائم رکھا۔ تو وہ رنج و غم میں گھل گھل کر مر جائیگی۔۔۔ ہاں روز امنڈ۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اگر تم نے مسز کلنگسبی کی نسبت اپنی غلط فہمی کو برقرار رکھا تو وہ خودکشی کر لے گی۔ وہ کہتی ہے کہ میں نے روز امنڈ پر جو عنایات کیں ان کے بعد اس سے کسی بد سلوکی کی مجھے ہرگز امید نہ تھی۔ وہ الٹا مجھ پر احسان فراموشی قرار دیتی ہے۔ اور تمہاری غلط فہمی سے اسے اتنا رنج ہوا ہے کہ قریب تھا وہ اپنی جان پر کھیل جائے۔ اگر ایسا ہوا۔۔۔ تو [illegible] تو اس کی موت کا خون تمہاری گردن پر ہوگا۔"

[illegible] روز امنڈ نے [illegible] ہو کر کہا "مگر جب [illegible] اس کی [illegible] میرا دل اس کی طرف سے صاف [illegible]"

"تمہیں لازم ہے کہ کبھی [illegible] سے کام نہ لو۔ ہمارا مذہب سکھاتا ہے کہ کسی شخص کی نسبت رائے قائم کرنے میں جلد بازی نہ کرنی چاہئے۔ [illegible] نے اپنی بیٹی کو اضطراب اور پریشانی کی حالت میں [illegible] کی نیت سے کہا کیونکہ اس ذریعہ سے وہ [illegible] اپنا مطلب بنانا [illegible] تمہیں مسز کلنگسبی کے خلاف کسی قسم کا کینہ اپنے دل میں نہ رکھنا چاہئے۔ بلکہ اس وجہ سے کہ تمہاری ماں زندہ نہیں ہے [illegible] رنج و الم کا [illegible] اس سے تسکین حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔"

[illegible] دیکھنے کے [illegible]

روز امنڈ نے دونوں ہاتھ [illegible] کہا۔

"اپنی بیوی۔۔۔ تمہاری ماں کے انتقال کے بعد [illegible] کو دوسری شادی کر کے تمہاری حفاظت اور نگرانی کا انتظام کیا۔ مگر مجھ سے غلطی ہوئی۔۔۔ [illegible] میں نے ایسا کیا [illegible] اور آخری [illegible] مخاطب ہو کر کہا۔ اس بات کی [illegible] تمہاری [illegible] کسی [illegible]

سے شادی کر لیتا۔ جو تمہارے ساتھ حقیقی ماں کی طرح سلوک کرتی۔ اس صورت میں ایسے افسوسناک واقعہ کا ظہور میں آنا بعید از امکان تھا۔ مگر جو کچھ ہو چکا۔ اس پر کڑھنا بے سود ہے اور اس ذریعہ سے تمہاری آیندہ بہتری کا انتظام اب بھی کیا جا سکتا ہے۔" اس نے پھر روزامنڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو باپ کے فقروں کو حیرت و استعجاب کے ساتھ سن رہی تھی۔" یہ انتظام کرتے ہوئے میں چاہتا ہوں۔ کہ اس خاتون کو جس کے خلاف شبہات کو دل میں جگہ دے کر اس کے اخلاق کی توہین کی گئی ہے۔ اس بات کا ثبوت مہیا کر دوں۔ کہ میں اسے حقیقی قدر و منزلت کی نظر سے دیکھتا ہوں اور ضمناً یہ بات ثابت کر دوں کہ خود تمہیں ان بے جا شبہات کی نسبت جنہیں تم نے دل میں جگہ دی۔ سخت افسوس ہے۔"

"ابا جان۔ میں آپ کا مطلب ذرا نہیں سمجھی۔" روزامنڈ نے گھبرا کر کہا۔ کیونکہ اس کے دل میں ایک خوفناک شبہ پیدا ہونے لگا تھا۔ اگرچہ وہ شبہ اتنا بعید از قیاس اور مضحکہ خیز نظر آتا تھا کہ وہ خیال کرتی تھی۔ میں نے والد کا منشا سمجھنے میں ضرور غلطی کی ہے۔

وہ بولا "روزامنڈ میں یہ سوچ رہا ہوں کہ تمہاری والدہ مرحوم کی بجائے کسی عزت دار خاتون کو تمہارا محافظ بنانے کا انتظام کروں۔ اور اس کی بہترین صورت یہی ہو سکتی ہے کہ . . ."

"پیارے ابا! . . ." روزامنڈ نے سوتیلی ماں کے گھر میں نمودار ہونے کے خیال سے ہی خوف زدہ ہو کر کہا اور اس وجہ سے وہ اور بھی زیادہ وحشت زدہ ہوئی کہ جو کچھ اس کے باپ نے کہا تھا۔ اس کی بنا پر اسے شبہ پیدا ہونے لگا تھا۔ اس کا ارادہ کسے یہ عزت دینے کا ہے۔

مسٹر ٹارنر نے یکایک سختی کا لہجہ اختیار کر لیا اور کہنے لگا "تم کسی وقت سکون بھی اختیار کر سکتی ہو یا نہیں؟ کتنی فضول بات ہے کہ میں جو تجویز تمہاری بہتری کیلئے پیش کر رہا ہوں۔ اسی کو تم نفرت کی نظر سے دیکھتی ہو۔" پھر یہ دیکھ کر کہ روزامنڈ اس گفتگو سے بہت وحشت زدہ ہو گئی ہے اور اس رنجیدہ نظارہ کا جلد تر خاتمہ کرنے کی نیت سے اس نے کہا "روزامنڈ میں نے تم سے اس تجویز کے متعلق جسے میں عمل میں لانا چاہتا ہوں۔ اس خیال سے مشورہ لیا ہے کہ میں تمہیں ایک فہیم اور دور اندیش لڑکی سمجھتا ہوں۔ اور میری رائے میں تمہیں ایک فرمانبردار بیٹی کی حیثیت میں اپنے باپ کی دانائی اور تجربہ کی اہمیت کو تسلیم کرنے سے انکار

نہ ہونا چاہئے پس تمہیں معلوم ہو کہ میرا ارادہ تمہاری بہتری کی خاطر دوبارہ شادی کرنے کا ہے۔ اور اس مطلب کے لئے میں نے مسٹر سالنگبی کا انتخاب بہترین سمجھا ہے۔"

روزامنڈ کے منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکل سکا۔ اور وہ بیہوش ہو کر پیچھے کی طرف کرسی پر گر پڑی۔

"ضدی! بیوقوف!" شارنز نے گھبرا کر کہا۔ اور وہ اسے سنبھالنے کے لئے آگے کی طرف بڑھا پھر اپنے دل سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "بس اب میں وصیل یا نرمی سے کام نہ لوں گا۔ بہتر یہی ہے کہ کہدوں۔ مجھے یہ کام کرنا ہے۔ اور اس کی نسبت اپنا حکم بزور منوا لوں۔"

اس نے روزامنڈ کو نمک سنگھایا۔ اور اس کے زیر اثر اس کی بیہوشی رفتہ رفتہ زائل ہونے لگی۔ آخر جب اس نے آنکھیں کھولیں۔ تو سب سے پہلے اس نے اپنے باپ کی طرف وحشت آمیز نظروں سے دیکھا۔ گویا وہ اس وقت زبان حال سے پوچھ رہی تھی۔ کہ جو کچھ میں نے سنا۔ وہ حقیقت ہے یا ایک خوفناک خواب!

"ابا... پیارے ابا"۔ اس نے ہوش میں آکر دونوں ہاتھ جوڑ کر کہا۔ "خدا کے لئے... اپنی عزیز بیٹی کی خاطر... یہ کام نہ کیجئے۔ جس کا ابھی آپ نے ذکر کیا تھا۔ دیکھئے میں منت کرتی ہوں... میں ہاتھ جوڑتی ہوں... ایک ہی وقت میں میری اور اپنی خوشی کو قربان نہ کیجئے۔ جو گفتگو میں نے اس عورت اور اس مرد کے درمیان سنی ہے۔ اس کے ایک بھی لفظ کی نسبت مجھے دھوکا نہیں ہوا۔ اور وہ گفتگو... ہائے وہ اتنی خوفناک ہے کہ میں اسے یاد نہیں کر سکتی... ابا جان۔ وہ اس کی داشتہ ہے... وہ اس سے حاملہ ہو چکی ہے..."

"خاموش! خاموش!" مسٹر شارنز نے سختی سے کہا۔ "باپ کا حکم ماننا ہر ایک فرمانبردار بیٹی کا فرض ہے۔ اس لئے سن میں تمہیں کیا حکم دیتا ہوں۔ نہ صرف میری یہ خواہش ہے کہ تم مسٹر سلنگبی کے ساتھ شادی کر لو۔ بلکہ میں تمہیں بزور تاکید کرتا ہوں۔ کہ اس کے ساتھ محبت سے نہیں تو ادب سے ضرور پیش آنا۔ تمہارے ساتھ میری محبت اور حسن سلوک کا دارومدار اسی بات پر ہے کہ تم میری نصیحت پر عمل کرو۔" پھر اس نے ذرا رک کر کہا۔ "ایک اور وجہ اس شادی کی یہ بھی ہے۔ کہ اگر میں نے مسٹر سلنگبی کو عقد سے کھینچ کر نہ لیا۔ تو میں تباہ و برباد ہو جاؤں گا... میری ساری جائداد چھین لی جائے گی... خود مجھے جیل خانہ کو بھیجا جائے گا

اور اس کے بعد یاد رکھو کہ تم بھی محتاج اور بے خانماں ہو کر گلیوں میں آوارہ پھرو گی۔ اس وقت کوئی تمہارا دوست یا مددگار نہ ہوگا۔ دیکھو میں نے تمہارے سامنے پوری صاف بیانی سے کام لیا ہے۔ اب تم جانو اس کا نیک و بد کیا ہے۔ کیا تم یہ چاہتی ہو۔ تمہارے فرضی تعصبات میرے حقیقی اغراض و مقاصد پر غالب آجائیں؟

روز امنڈ ان لفظوں کو سنکر سناٹے میں آگئی۔ حیران تھی کہ اس گفتگو کا کیا جواب دے۔

چند منٹ تک وہ بے نور آنکھوں سے والد کے چہرہ کی طرف تکتی رہی۔ گویا اسے اپنی قوت سامع پر بھروسہ نہ تھا۔ اور وہ ان لفظوں کی تصدیق باپ کے چہرہ سے کرنا چاہتی تھی۔ پھر غالباً یہ سوچکر کہ میرے دل کا ابال اپنے کمرہ کی تنہائی میں ہی نکل سکتا ہے۔ وہ چپ چاپ جلد جلد قدم اٹھاتی اس کمرہ سے چلی گئی

بدنصیب۔ بے یار و مددگار لڑکی! تیری حالت کتنی دردناک اور رحم انگیز ہے۔ کاش تیری تسکین کے لئے کلیرنس اور ایڈیلاسن ہی موجود ہوتے۔ اور وہ تجھے اپنی پناہ میں لے لیتے مگر نہیں۔ وہ اگر صد رمقام میں موجود بھی ہوں۔ تو تجھے ان کے پاس جانے . . . انہیں منہ دکہانے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ان کے سامنے تو اپنی داستان الم کیونکر بیان کر سکتی ہے! کیا ان کے روبرو اس شرمناک واقعہ کو بیان کرنے کی نسبت مرجانا بہتر نہ ہوگا؟

اپنی خواب گاہ میں ایک کرسی پر بیٹھ کر اس نے جذبات کو سیلاب اشک کی صورت میں خوب اچھی طرح خارج ہونے دیا۔ سینہ ہجوم یاس سے متلاطم تھا۔ آنکھیں اشکبار تھیں۔ اور منہ سے رہ رہ کر سسکیاں لینے کی آواز نکل رہی تھی

اسی طرح ایک گھنٹہ گذر گیا۔ مگر اس کے باوجود اسے لیٹنے یا سونے کا خیال نہیں آیا۔ انتہائے یاس کی حالت میں انسان ضروریات ہستی سے بھی غافل ہو جاتا ہے۔

اسے والد کے اپنی خواب گاہ کی طرف جانے کی آواز سنائی دی۔ مگر اس واقعہ نے نے بھی اس بارہ میں خبردار نہ کیا۔ کہ میرے سونے کا وقت ہو گیا ہے

بہت دیر تک آنسو بہانے کے بعد نڈھال ہو کر وہ گہری فکر کی حالت میں بے خبر سی بیٹھی تھی۔ کہ یکایک اس قسم کی آواز نے اسے چونکا دیا۔ گویا کوئی اس کے کمرہ کے

دروازہ کی کنجی کو گھما کر اندر آنا چاہتا ہے۔

وہ چونکی اور اس نے اس آواز کو غور سے سننا شروع کیا۔ چونکہ دروازہ اور اس مقام کے درمیان جہاں وہ بیٹھی تھی۔ پلنگ بچھا ہوا تھا۔ اس لئے دروازہ اس کی نظروں سے پوشیدہ تھا۔ مگر آواز سے صاف معلوم ہوتا تھا۔ کہ کوئی کمرہ کے اندر داخل ہو رہا ہے۔

ایک ہلکی سی چیخ مار کر وہ اٹھی۔ اور آگے کی طرف بڑھی۔ کیا دیکھتی ہے۔ کہ ایک مرد کمرہ میں داخل ہو کر دروازہ کو اندر سے بند کر رہا ہے

یہ مرد جیفریز۔ یعنی مسٹر ٹارنز کا نیا خادم تھا۔

روزامنڈ نے اس سے گھبراہٹ اور اضطراب کے لہجہ میں پوچھا "جان تم اس وقت کس لئے آئے ہو؟" اسے اضطراب اس لئے تھا۔ کہ کہیں والد نے پریشانی میں کوئی خطرناک بات نہ کر لی ہو۔

وہ بدمعاش شرابیوں کی طرح لڑکھڑاتا آگے کو بڑھ کر کہنے لگا "مس کچھ بات نہیں ہے تو۔ کیا نام تمہاری ہی صورت پر فریفتہ ہو کر آیا ہوں"

روزامنڈ کا چہرہ فرط غضب سے قرمزی ہو گیا۔ اور وہ چلا کر کہنے لگی۔ "دور ہو موذی خبردار جو کبھی میرے کمرہ میں آیا۔ دیکھ تو سہی صبح والد سے کہکر کس طرح تیری ہڈیاں پسواتی ہوں"

"ہوا ہوا ہوا! جیفریز نے گنوارانہ طریق پر قہقہہ لگا کر کہا "تمہارے والد مس۔ کیا نام کوئی ایسی بات نہیں کریں گے۔ اور تم نے اگر غل مچایا۔ تو اس میں تمہارے لئے ہی خرابی ہے۔ مجھے بہت سی ایسی باتیں معلوم ہیں۔ جن کی وجہ سے تمہارے والد مجھ سے جھگڑا کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے پہلے سیدھی طرح سے ایک بوسہ دیدو۔۔"

"ناہنجار شیطان!" روزامنڈ نے جس کی آنکھوں میں اس بے عزتی کی وجہ سے آنسو بھر آئے تھے۔ جھلا کر کہا "تجھے میرے ساتھ اس قسم کی شرمناک گفتگو کرتے ندامت نہیں ہوتی! دیکھ میں پھر کہتی ہوں چپکے سے باہر چلا جا۔ ورنہ کچھ ہو جائے۔ میں شور و غل مچا کر سب کو بیدار کر دونگی"۔ چنانچہ یہ کہکر وہ گھنٹی کی رسی کی طرف بڑھی۔

"دیکھو مس ان فضول باتوں سے باز آجاؤ"۔ جیفریز نے بڑے سکون کے لہجہ میں کہا۔ اور پھر وہ دونوں بازو چھاتی پر لپیٹ کر بند دروازہ کے ساتھ پیٹھ لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اور روزا منڈ

کی طرف گستاخانہ نظروں سے گھورنے لگا۔" اگر تم نے کچھ شرارت کی۔ تو میں تمہارے بیجا حسن کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ تمہارے والد کو پھانسی پر لٹکوا دوں۔ تو جیفریز نام نہیں۔"

"پھانسی! میرے والد کو!" اخوش لڑکی نے حیرت زدہ ہو کر چلا کر کہا۔ تے ہوئے ایک کرسی پر گر کر کہا۔ تھوڑے سے عرصے میں اتنی خوفناک باتیں ظہور میں آچکی تھیں۔ کہ اس کا دل ہر قسم کی بری خبر کو سننے اور اس پر یقین کرنے کے لئے آمادہ تھا۔

"ہاں شیطان کی قسم میں جھوٹ نہیں کہتا۔" جیفریز نے جواب دیا۔ "تمہارا باپ میرے بس میں ہے۔ اور میں۔ کیا نام جب چاہوں۔ اسے پھانسی پر لٹکوا سکتا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے تمہارے اپنے واقعات کی بھی سب خبر ہے۔ صبح کو جب مسز سلنگبی۔ . . یا جو کچھ بھی اس کا نام ہو۔ یہاں آئی ہے۔ تو میں نے دروازے کے ساتھ لگ کر بیکار وقت تو ضائع نہیں کیا تھا۔"

"میرے خدا! میرے خدا!" روزامنڈ نے ہاتھ سے اپنی خوشنما پیشانی کو بزور پکڑ کر کہا اس وقت اسے محسوس ہوتا تھا کہ میں دیوانی ہوئی جاتی ہوں۔

"دیکھو مس اس طرح گھبرانے کی بات نہیں۔" جیفریز نے کہا۔ "کیا نام میں نے یہ باتیں تمہیں پریشان کرنے کے لئے نہیں کہیں۔ مگر اصل یہ ہے۔ کہ مجھے تم سے یکایک محبت سی پیدا ہو گئی ہے اور اگر اتفاقیہ طور پر میں تمہیں یہ بتا دوں۔ کہ تمہارے والد نے اس بیرونٹ کے حلق پر چھری پھیر دی تھی۔ جو کل رات یہاں آیا۔ اور جو میری رائے میں وہی آدمی تھا۔ جس کا ذکر تم نے کل مسز سلنگبی سے کیا تھا۔ . ."

روزامنڈ پہ خوفناک جذبات کو جن کا اثر اس کے دماغ میں دیوانگی کا عالم پیدا کر رہا تھا۔ زیادہ عرصہ تک نہ دبا سکی۔ اور اس نے چیخ کر کہا "او۔ دیلو حیرت . . ."

مگر عین اس وقت اسے اس قسم کی آواز سنائی دی۔ گویا اس کا والد اپنی خوابگاہ سے نکل کر بے تحاشا اس کمرہ کی طرف آرہا ہو۔ اس کے ایک لمحہ بعد وہ زبردستی دروازہ کو دھکا دیکر اس کمرہ میں داخل ہو گیا۔ اس کا دھکا لگنے سے بدمعاش جیفریز ایک طرف کو گر پڑا

"والد . . . پیارے والد" روزامنڈ نے اس کے بازوؤں میں لپٹ کر کہا۔ "خدا کے لئے مجھے اس خوفناک شخص سے پناہ دو۔ جو ابھی میرے سامنے کسی طرح کی ہیبت ناک باتیں بیان کر رہا تھا۔"

"سکون۔ روز امنڈ۔ سکون!" مسٹر ٹارنر نے دبی ہوئی گلوگیر آواز میں کہا۔ "ایسا نہ ہو سارے نوکر بیدار ہو جائیں" پھر اس نے نوکر کی طرف متوجہ ہو کر جو کمرہ کے وسط میں کھڑا اپنے آپ کو ذی ہوش ثابت کرنے کے لئے بل چل رہا تھا۔ جس طرح اکثر شرابی ایسے موقعوں پر کیا کرتے ہیں کہا "جیفریز تمہارا اس کمرہ میں کیا کام تھا! لا حول (؟) آڈ۔ میں علیحدگی میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں"

"ابا جان۔ ایک بات میری بھی سننی چاہیئے" روز امنڈ نے ایسی آواز میں جو گھبراہٹ اور جذبات سے پر تھی کہا "اس شخص نے آپ پر ایک نہایت خوفناک الزام عائد کیا ہے۔ وہ اتنا سنگین الزام ہے کہ اسے یاد کر کے میرا خون منجمد ہوا جاتا ہے..."

"روز امنڈ کس لئے نادان بنتی ہو؟" مسٹر ٹارنر نے سخت اضطراب کی حالت میں کہا۔ "دیکھتی نہیں ہو۔ کم بخت شراب زیادہ پی گیا ہے۔ یوں آدمی برا نہیں۔ اور یقین ہے صبح کو اپنے کئے پر ضرور نادم ہوگا..."

"نادم! بہت خوب۔ کیا نام الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" جیفریز نے شرابیوں کی معروف گستاخی سے کام لے کر کہا "بھلا مجھے ندامت کس بات کی ہے؟..."

"آؤ۔ آؤ" مسٹر ٹارنر نے بیٹی کو ایک طرف ہٹا کر نوکر کو پچکارتے ہوئے کہا۔ "جان تم تو بڑے سمجھدار آدمی تھے۔ پھر جان بوجھ کر ایسی باتیں کر رہے ہو"

"خیر کچھ مضائقہ نہیں بس ہم صبح کو اس معاملہ کا ذکر کریں گے۔ اور... کیا نام کہ مجھے امید ہے۔ ہمارے لئے مل جل کر امور کا فیصلہ کرنا غیر ممکن نہ ہوگا" مخمور نوکر نے جس کا ہاتھ مسٹر ٹارنر نے اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا اس کے ساتھ کمرہ سے چلتے ہوئے کہا "تم بلاشبہ ایک خوبصورت لڑکی ہو۔ اور اگر میری زبان سے کوئی ناواجب کلمہ نکل گیا ہو تو میں..."

مسٹر ٹارنر گستاخ نوکر کی اس لغو اور بیباکانہ گفتگو سے سخت ناراض تھا۔ مگر اپنے غصہ پر جبر کر کے اس نے اسے گھسیٹ کر کمرہ سے باہر نکالا جس کے بعد روز امنڈ نے اندر سے خوابگاہ کا دروازہ بند کر لیا۔

اس کے بعد ایک کرسی پر بیٹھ کر از خود کہنے لگی "یا الہٰی کیسی خوفناک باتیں آج میرے دیکھنے سننے میں آئی ہیں۔ معصیت... جرم... غم والم... خوف اور ذلت یہ سب باتیں ایک تباہ کن فوج کی طرح بربادی پھیلاتی ہوئی اس مکان میں داخل ہو چکی ہیں۔ مگر یہ بات کہ میرا والد... ایک قاتل ہے! اف! اے رحم خدا یہ ناقابل یقین ہے! سراسر ناقابل یقین

ہے!... باوجود اس کے جب میں سوچتی ہوں۔ اس بدمعاش لڑکے نے یہ خوفناک الزام کتنے سکون... کس قدر اطمینان کے ساتھ اس کے خلاف عائد کیا تو... آہ! میرے خدا! میرے خدا!"

اتنا کہکر وہ اس طرح رونے لگی۔ گویا اس کا دل ٹوٹا جا رہا ہو۔

وہ اسی دردناک۔ اذیت دہ حالت میں بیٹھی تھی۔ کہ کمرے کے دروازہ پر ہلکی دستک کی آواز سنائی دی۔ اس نے پوچھا کون ہے؟ جواب میں اس کے باپ کی آواز آئی "میں ہوں" اس نے اٹھکر دروازہ کھولا۔ مگر جس وقت مسٹر بارنز نے اندر قدم رکھا تو یہ خوف زدہ ہوکر پیچھے ہٹ گئی۔ کیونکہ اس کا چہرہ لاش کی طرح زرد تھا۔ اور اس پر خوف اور تکلیف دہ جذبات کا اثر نمایاں طور پر ہویدا تھا۔

باپ کے سامنے التجا کے طور پر دونوں ہاتھ جوڑکر وہ کہنے لگی "ابا جان جو بات ہو صاف صاف کہہ دیجئے۔ میں بدترین اطلاع سننے کے لئے بھی تیار ہوں۔ مگر ازبرائے خدا مجھے التوا کی حالت میں نہ رکھیئے۔ یہ میں جانتی ہوں۔ اس گھر میں کئی خوفناک واقعات ظہور میں آئے ہیں۔ اور ان کی نسبت صحیح واقفیت نہ رکھنے کی وجہ سے میرا دماغ چکر میں آرہا ہے... میں دیوانی ہوئی جاتی ہوں!"

مسٹر بارنز نے بیٹی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا "عزیزہ من! بے شک اب وقت آگیا ہے۔ جب تمہیں سارے حالات سے خبردار کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ بدمعاش جیفرینز نے تمہیں اس قدر باتیں بتادی ہیں۔ کہ میرے لئے اب حقیقت کو چھپانے کی کوشش کرنا بے سود ہے۔"

"الٰہی کیا یہ ممکن ہے۔ کہ میرے باپ کا ہاتھ خون آلودہ ہوا... کیا یہ صحیح ہے کہ یہ خون بیٹی کی بے حرمتی کے ... کی وجہ سے بہایا گیا!" روزامنڈ نے رکتے رکتے غیرمعمولی جوش کے لہجہ میں کہا۔ اس وقت اس کی آنکھیں والد کے خوفناک چہرہ پر وحشت آمیز طور پر لگی ہوئی تھیں۔

"نہیں روزامنڈ نہیں!" مسٹر بارنز نے زوردار لہجہ میں کہا "بیٹھ جاؤ اور اپنی طبیعت کو سکون دو۔ میں تمہیں سارے حالات سے خبردار کرتا ہوں۔ جن کا اظہار اب ضروری ہوگیا ہے۔"

باپ نے یہ کہتے ہوئے بدنصیب لڑکی کو ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ اور خود اس کے قریب

بھی ایک کرسی سے جا کر دونوں بازوؤں کو اس کی پشت کا سہارا دیکر کھڑا ہو گیا۔ پھر کہنے لگا ”کل رات جب تم خوابگاہ میں چلی گئیں۔ تو سر سپنسر کورٹنی یہاں آیا تھا... ہاں اسنے اس مکان میں آنے کی جرأت کی۔ جس میں اس کی بدولت سخت مصیبت نازل ہوئی۔ مگر اس کی آمد کا منشا یہ تھا۔ کہ اس سے جو خرابی ظہور میں آئی ہے۔ اس کی ہر ممکن طریق پر تلافی کرے۔ میں اسے نشست گاہ میں چھوڑ کر اس لئے تمہارے کمرہ میں گیا۔ کہ تمہیں اس کی آمد اور ان تجاویز سے آگاہ کروں۔ جو اس نے اس بارہ میں پیش کی تھیں۔ مگر میں نے دیکھا۔ تم اس قدر جوش کی حالت میں تھیں۔ کہ اس معاملہ کی طرف توجہ نہ دے سکتی تھیں۔ تمہیں یاد ہے۔ میں اس وقت تمہیں تسکین دینے کی غرض سے رک گیا تھا۔ پھر جب تمہاری طبیعت سکون پذیر ہونے لگی تو میں دوبارہ نشستگاہ کی طرف گیا۔ مگر الٰہی! وہ کتنا خوفناک نظارہ تھا۔ جو وہاں میرے دیکھنے میں آیا۔“

اس غلط اور دھوکا دینے والی تمہید کے بعد مسٹر مارٹن نے رات کے خوفناک واقعات بعینہ اسی طرح بیان کرنے شروع کئے۔ جیسے وہ ظہور میں آئے تھے۔ چنانچہ اس نے میز پر رکھے ہوئے روپیہ کی چوری کا بھی ذکر کیا۔ اور یہ بتایا کہ جان جیفریز نے لاش کے دفن کرنے کے معاملہ میں مجھے کہاں تک مدد دی۔ خاتمہ پر وہ کہنے لگا۔ ”میری عزیزہ روزامنڈ تم اچھی طرح دیکھ سکتی ہو۔ واقعات کے اجتماع نے کس طرح ایسی صورت اختیار کر لی ہے۔ کہ اگر یہ خوفناک سانحہ لوگوں کی نظروں میں آ گیا۔ تو سب کے شبہات میرے ہی خلاف ہونگے۔ ان حالات کو سمجھ کر تم سمجھ سکتی ہو۔ کہ بدمعاش جیفریز نے کس لئے تمہارے روبرو اس واقعہ کی نسبت گستاخانہ لہجہ اختیار کیا۔ یہ سوچ کر کہ میں بالکل اس کے اختیار میں ہوں۔ اس نے یقین کر لیا۔ کہ میں اپنی بیٹی کو اس کی لغو کلامی سے محفوظ رکھنے کی کوشش نہ کروں گا۔ روزامنڈ ان سب باتوں کے علاوہ خود مسٹر سلنگسبی کا بھی اسی معاملے میں بہت دخل ہے۔ اسے معلوم تھا۔ کہ ہربرٹ شب گذشتہ کو یہاں آیا اسے یہ بھی معلوم تھا۔ کہ وہ یہاں سے واپس نہیں گیا۔ جس طرح حالات کے زیر اثر مجھے سارے واقعات تمہارے روبرو بیان کرنے پڑے ہیں۔ اسی طرح اس کے سامنے بیان کرنے پڑے تھے۔ اور سچ پوچھو تو اس کے ساتھ میری شادی کی حقیقی وجہ بھی یہی ہے۔ تم اسے مجبوری کی شادی سمجھو۔ مگر حالات کا تقاضا ہے۔ کہ یہ رسم کل شام تک ادا ہو جانے والی ہے۔ عزیزہ اگر تمہیں اپنے بدنصیب باپ سے محبت بھی باقی ہے۔ اگر اسے محبت ہے تو از برائے خدا اس پر رحم کرو... رحم کرو وہ ملامت کا سزاوار نہیں۔ اور اس کے علاوہ خود اس بات کا بھی خیال کرو کہ تمہاری طرف

سے کوئی قول یا فعل ایسا نہ ہو جس سے اس کا جسم یا ذہنی اذیت اور بڑھے"

مسٹر نارمن نے ایسی چالاکی کے ساتھ واقعات کو تفصیلات میں ملا کر اس داستان کو اپنی بیٹی کے سامنے بیان کیا۔ اور مختلف واقعات کو ایسی ہوشیاری سے الجھایا۔ کہ سننے والے کو معلوم ہوتا تھا۔ وہ درحقیقت . . محض حالات کا شکار ہے۔ قدرتی طور پر فیاض طبع روزامنڈ کے دل پر اس کا گہرا اثر ہوا۔ اور اس کے قلب میں اپنے باپ کے متعلق گہری ہمدردی اور رحم کا احساس پیدا ہو گیا۔

"پیارے ابا!" اس نے ساری داستان کو سن کر کہا۔ "میں آپ سے معافی کی خواستگار ہوں" میں آپ سے عفو کی ملتجی ہوں۔ کہ میں نے آپ کی نسبت غیر منصفانہ اور خوفناک شبہات کو دل میں جگہ دی۔ مگر اس شخص جیفریز کا طرز عمل . . . اس کا لگایا ہوا خوفناک الزام اور پھر جس وقت آپ نے اسے کمرہ میں موجود دیکھا۔ تو آپ کی طرف سے غیر معمولی نرمی کا اظہار ان سب باتوں نے مل کر میرے ذہن پر جو گزشتہ چند روز کے عرصہ میں کئی طرح کے صدمے اٹھا چکا ہے۔ غیر معمولی اثر کیا . . . ہائے افسوس ہمارا کن غموں سے واسطہ پڑ گیا۔ اور کن خطرات نے ہمیں گھیر لیا۔ پیارے والد میں آپ سے التجا کرتی ہوں۔ یہ سرزمین اب ہمارے رہنے کے لائق نہیں . . آؤ انگلستان کو خیرباد کہہ کر کسی اور ملک کو اپنا وطن بنائیں . . "

"نہیں روزامنڈ یہ غیر ممکن ہے" مسٹر نارمن نے جلدی سے قطع کلام کر کے کہا۔ "میں نے ذاتی حفاظت کے اس ذریعہ پر غور کیا تھا۔ مگر اس خیال کو سوچنے کے بعد فوراً ہی ترک کر دینا پڑا۔ کیونکہ غیر ملک میں جا کر گداگری یا فاقہ کشی کرنے کی نسبت اپنے وطن میں خطرات کا مردانہ وار مقابلہ کرنا۔ اور خشک روٹی کھانا کہیں بہتر ہے"

"پیارے ابا! ہم دونوں محنت شاقہ کر کے روزی کمائیں گے۔ اور اس طرح دوبارہ اچھے حالات میں زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں گے . . مگر نہیں جب تک آپ کی بیٹی کی صحت اور طاقت برقرار ہے۔ وہ آپ کو مشقت کا موقعہ نہ دے گی۔ میں خود ہر قسم کی تکالیف برداشت کروں گی . . . میں محنت کر کے روزی کماؤں گی۔ مگر آپ پر مصیبت نہ آنے دوں گی" نیک دل لڑکی نے بڑے جوش سے کہا۔ "مناسب یہی ہے ہم اس ملک کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلے جائیں۔ میرے لئے یہ بہت بہتر ہو گا کیونکہ مجھے چند باتوں میں مہارت حاصل ہے . . . میں تصویر کشی موسیقی اور کشیدہ کاری جانتی ہوں۔ اس لئے آپ کو اس کا

میں اندیشہ نہ ہو کہ مجھے روزی کمانے میں کسی طرح کی دقت کا سامنا ہوگا"

"نہیں نہیں روزامنڈ یہ ناممکن ہے" مسٹر ٹارنر نے کہا۔ اور اب اس کے رخساروں پر آنسو بہ رہے تھے۔ کیونکہ اس مصیبت بدبختی اور خطرہ کی حالت میں جتنا زیادہ وہ اپنی بیٹی کی نیک خصلتوں سے واقف ہوکر باطن میں اس کی خوبیوں کا مداح ہوتا تھا۔ اسی قدر اس کے اندر اس بارہ میں رنج والم کا احساس ہونے لگتا تھا۔ کہ میں نے ایسی نیک لڑکی کے متعلق شرمناک غداری کا سلوک کیا!

"ناممکن کس لئے۔۔۔؟" روزامنڈ نے پوچھا۔ "اباجان ان خطرات پر غور کیجئے۔ جن میں آپ اس وقت گھرے ہوئے ہیں۔ اک طرف آپ کا خادم جیفری موجود ہے جسے نہ آپ برخاست کرسکتے ہیں۔ نہ اسے ناراضگی کا موقعہ دے سکتے ہیں۔ اور وہ کمبخت آپکی بیٹی سے گستاخی کے کلمات کہہ رہا ہے۔ دوسری طرف مسز ملنگبی ہے جس کے ساتھ آپ شادی کرنے پر مجبور ہیں۔ اور وہ شادی اس مکان میں ایک ایسی عورت کو داخل کرنے کا موجب ہوگی۔ جس کے لئے ہم دونوں میں سے کسی کے دل میں بھی جذبہ محبت یا احترام پیدا نہیں ہوسکتا"

"بس روزامنڈ بس" مسٹر ٹارنر نے گھبرا کر کہا۔ "یہ سارے آلام۔۔ یہ سب قربانیاں اور خطرات میرے مقدر میں لکھے ہیں۔ تقدیر مجھے اس راہ پر چلنے میں اکسا رہی ہے۔ جدھر میرے قدم اٹھ چکے ہیں۔ مجھ پر لازم ہے جس طرح بھی ممکن ہو۔ اپنے افسوسناک دور زندگی کو اسی راہ پر چلکر ختم کروں۔ میں کسی غیر ملک میں جاکر نہ فاقہ کشی کرسکتا ہوں۔ نہ اپنی بیٹی کی مشقت سے پیٹ پالنا ہی مجھے منظور ہے۔ اس کے علاوہ مجھے یقین ہے۔ یہاں رہ کر میں اپنی کوشش سے مستقبل قریب میں معقول دولت فراہم کرسکوں گا۔ بس بہتر ہے۔ میں بیدل ہوں۔ اب تم سے جو بات میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ وہ فقط یہ ہے۔ کیا حالات پیش آمدہ میں تم اپنی سوتیلی ماں کے اس گھر میں رہنے پر رضامند ہو۔ یا اس مصیبت میں اپنے باپ کا ساتھ دینے سے انکار کرتی ہو؟"

بدنصیب لڑکی نے جسے باپ سے حقیقی محبت تھی۔ دونوں بازو اسکی گردن میں ڈالدئے اور پیار سے بغل گیر ہوکر کہنے لگی۔ "اباجان یقین رکھئے۔ آپکی خاطر میں ہر ایک مصیبت کا مقابلہ کرنے کو تیار ہوں۔ خواہ کچھ ہو جائے۔ میں مصیبت کے وقت میں آپ کا ساتھ نہ چھوڑونگی"

یہ خوفناک مکالمہ ختم ہوا۔ تو باپ اپنے کمرہ کی طرف روانہ ہوا۔ اس کے سینہ میں سخت اذیت دہ جذبات اٹھ رہے تھے۔ بیٹی اپنی چارپائی پر لیٹ گئی۔ جہاں ذہنی اور بدنی تکان کی

وجہ سے وہ تھوڑی دیر بعد سو گئی۔ مگر جو خوفناک باتیں اس نے شب مذکور کو حالت بیداری میں دیکھی یا سنی تھیں۔ وہی خواب میں اس کے سامنے پیش آتی رہیں۔

باب ۸۲ جعلی چک

آہ! یہ دنیا جس میں ہم آباد ہیں۔ کتنے عجائبات کا مرجع اور حیرت خیز واقعات کا مرکز ہے اور اس کے اندر نوع انسانی کس تیزی کے ساتھ راہ ترقی پر چل رہی ہے۔

زمانہ حال کے علوم کے مقابلہ میں دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے ہمارے اسلاف کی دریافتیں محض جہالت اور لاعلمی کا دوسرا نام تھیں۔ مانا کہ زمانہ گذشتہ میں بھی اس دنیا کے اندر صاحب ذہانت لوگ۔ اور بیدار مغز فاضل پیدا ہوئے۔ مگر وہ ترقی کی راہ میں اس لئے کوئی خاص منزل طے نہ کر سکے۔ کہ ایک تو اس زمانہ میں اتنی دریافتیں موجود نہ تھیں۔ جو آجکل ہیں۔ دوسرے عصر قدیم میں وہ سپرٹ کام نہ کرتی تھی۔ جو زمانہ حال سے مخصوص ہے۔

ہاں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کیا ان ترقیوں کے ہوتے ہوئے ہم اپنے اسلاف کی نسبت زیادہ خوش ہیں؟ ایک معمولی مثال دیکھئے۔ "کیا زمانہ حال کا مزدور ان قدیم باشندگان برطانیہ سے زیادہ خوش حال۔ زیادہ باآسائش اور حالات کے لحاظ سے زیادہ قابل رشک ہے۔ جو زمین کے اندر غاروں یا درختوں کی کھوہ میں رہتے اور سردی سے بچنے کے لئے اپنے بدن کو رنگا کرتے تھے؟

افسوس! ہر قسم کی ظاہری خوشحالی عظمت۔ شوکت اور تہذیب کے باوجود کثیر التعداد اخلاقی مکاتب۔ مجلسی نظام اور ذہنی ترقی کے ہوتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ من حیث القوم لوگوں میں افلاس کا خوفناک مرض ترقی ہی کر رہا ہے۔"

لاکھوں بندگان خدا اتنے خوش، اتنے فارغ البال اور اتنے باآسائش نہیں ہیں۔ جس قدر ہونے چاہئیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ ایک صاحب حیثیت مغرور لق کھیت کے سارے اناج پر قابض ہو جاتا ہے۔ باقی خلق خدا کو ڈنٹھلوں پر اکتفا کرنا پڑتا ہے۔

اس وقت بھی جب کہ بیشمار لوگوں کو گرانی اور کمیابی کی شکایت در پیش ہے صاحب حیثیت طبقہ اپنا وقت عیش و عشرت میں بسر کرتا اور بے فکری کے دن گذارتا ہے۔ ان کے

ملا رقص و سرود کی محفلیں گرم ہیں۔ اور عیش پرستی حد انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ غرض طبع انسانی کی ادنی داعلی خواہشات کے حصول کی خاطر کوئی خرچ یا کوئی فضول خرچی اٹھا نہیں رکھی جاتی۔

اف کس قدر افسوسناک خود غرضی . . . کتنی جگر سوز خود پسندی ہے!

کیا اسیر طبقے کے لوگوں کو ان بے شمار غریبوں کا کچھ بھی پاس ہے۔ جو دن بھر مشقت کرتے ہوئے گذر اوقات نہیں کر سکتے؟

ناظرین آپ رحم انسانی کی صفت ایک ادنی درجہ کی جھونپڑی میں موجود دیکھیں گے۔ سارے عالم کے محلات میں نہیں . . . نوع انسان کا درد ایک غریب کی دوزخ نما کوٹھری کے اندر تو موجود ہوگا۔ مگر امرا کی شاندار نشستگاہوں میں ہرگز نہیں۔

پھر کیا اس کا نام انصاف ہے۔ کہ ایک بہائی کی مصیبت کا دوسرے کو ذرا بھی پاس نہ ہو! - کیا اس کا نام مروت ہے۔ کہ ایک فریق ناچ رنگ کے جلسوں میں محو ہو۔ اور دوسرا روزی کی فکر میں!

کہتے ہیں جس وقت روم الکبریٰ میں آگ لگی۔ تو نیرو اپنے قصر شاہی کی چھت پر مزے سے سارنگی بجا رہا تہا۔ کیا امرا اور غربا کی حالت پر آج یہی حکایت صادق نہیں آتی؟

مضمون سخت رنجدہ ہے۔ اور اس کی نسبت کچھ لکھنا سخت ذہنی تکلیف کا باعث ثابت ہوتا ہے۔ ناظرین کہیں گے۔ پہر اس کا ذکر ہی کیوں کیا جاتا ہے؟ اس سوال کا جواب دینے سے پہلے ہم خود چند سوالات پوچھنا چاہتے ہیں۔ کیا ہر فرد انسانی کا یہ حق نہیں۔ کہ وہ بنی نوع کی بہتری کا تقاضا کرے؟ کیا یہ فرض انسانی نہیں کہ کسی فریق کو غلط راہ پر چلتے دیکھ کر اسے متنبہ کیا جائے؟ کیا کسی قسم کی اصلاح کا اس وقت تک امکان ہے۔ جب تک ان خرابیوں کا اظہار نہ ہو۔ جن کو رفع کرنا ضروری ہے!

ایک اور اعتراض یہ سننے میں آتا ہے۔ کہ عورتوں کو قومی مسائل میں دخل دینے کا حق حاصل نہیں۔ واہ! کتنا فضول اعتراض ہے! یہ کہنا تو سراسر غلط اور واقعات کے خلاف ہے۔ کیونکہ نہ صرف اپنی خاطر بلکہ اپنے بچوں کے لئے بھی جنہوں نے کل کو باپ بننا ہے۔ عورتوں کے اندر قومی معاملات سے دلچسپی پیدا کرنا ضروری ہے۔ یہ جھوٹ ہے۔ کہ عورت کا ذہن اتنا کمزور ہوتا ہے کہ قومی اہمیت کے مسائل پر حاوی نہیں ہو سکتا۔ عورت کا دماغ حقیقت میں مرد کے دماغ کے برابر روشن ہے۔ مگر اسے بالیدگی کا موقعہ نہیں دیا جاتا۔ الٹا اسے کند کرنے

کی کوشش کی جاتی ہے۔ وہ زمانہ گذر گیا۔ جب عورتوں کے لئے محض بچوں کی پرورش یا امور خانہ داری کی نگہبانی کا فرض کافی سمجھتے یا انہیں نشست گاہ کا سنگار خیال کرتے تھے۔ مانا کہ ہم عورتوں کے سپاہی یا ملاح بننے کے حق میں نہیں۔ اور یہ بھی نہیں چاہتے۔ کہ وہ مردانہ مشقت کے کاموں میں حصہ لیں۔ مگر وہ سوچنے اور غور کرنے کا کام تو اچھی طرح کر سکتی ہیں عورتوں کی ذہانت سے فائدہ اٹھانے کا اب تک دنیا کو خیال بھی نہیں آیا۔ اور ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ اس طرف توجہ دینے سے ترقی عالم میں غیر معمولی امداد حاصل ہو سکے گی۔ عورت کا دماغ مرد کی نسبت زیادہ پرسکون زیادہ دوررس زیادہ بیدار ہوتا ہے۔ اہم اور فوری مشکلات کو سلجھانے کا مادہ اس کے اندر قوت القا کا درجہ رکھتا ہے۔ اس کا فیصلہ صحیح۔ مذاق شستہ اور تجربہ سے کام لینے کا مادہ مرد سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ پس کیا یہ فضول اور خلاف انصاف بات نہیں۔ کہ عورت کو اس سوسائٹی کی ترقی میں اثر انداز ہونے سے باز رکھا جائے۔ جس کے لئے وہ پہلے ہی ایک زیور اور ذریعہ راحت سمجھی جاتی ہے!

افسوس صرف اتنا ہے کہ مردوں کی طرح عورتوں میں بھی بعض افسوسناک مستثنیات موجود ہیں جیسے ایک ارتھا سلنگبی ہی کی ذات تھی۔ ہم اس حقیقت کو چھپانا نہیں چاہتے کہ اس عورت کے اصول نہایت خراب جذبات نفسانی۔ غیر معمولی طور پر تیز۔ اور اس کی قابلیت محض شر آمیز باتوں اور خوفناک سازشوں کے اختراع تک محدود تھی۔

مگر آؤ ہم اس ریاکار فاحشہ کی طرف چلیں۔ اور دیکھیں اس نے اس خوفناک تجویز کو کیونکر عملی صورت دی جس کا اسے اب بے حد خیال لگا ہوا تھا۔

صبحدم ناشتہ کر کے وہ میز کے قریب بیٹھ گئی۔ اور دراز سے ان خطوں کا پلندہ نکالا جو مختلف اوقات میں اسے سر ہنری کورٹنی کی طرف سے موصول ہوتے رہے تھے۔ وہ ان پر مقتول بیرونٹ کے دستخط کا غور سے مشاہدہ کرنے لگی۔ کم و بیش نصف گھنٹہ وہ بیرونٹ کے دستخط کی نقل اتارنے کی کوشش کرتی رہی۔ اور اگرچہ جیسا اس نے مسٹر ٹارخر سے کہا تھا۔ وہ اس کام میں پہلے ہی کافی مشاق تھی۔ تاہم اس نے نقل کو مطابق اصل بنانے کے لئے نصف گھنٹہ اور مشق کرنا ضروری سمجھا۔

آخرکار اس نے اس خوفناک کام کو ایسے طریق پر سر انجام دیا۔ جو ہر لحاظ سے اطمینان بخش تھا۔ چنانچہ اب اس کے سامنے میز پر دو ہزار پونڈ کا۔ سر ہنری کورٹنی کا دستخطی

چک پڑا تہا - اور کوئی شخص اسے سرسری نظر سے دیکھکر ہرگز نہ کہہ سکتا تہا - کہ وہ خود ہیرونٹ کے ہاتہہ کا لکہا ہوا نہیں ہے -

ہم نے بیان کیا کہ یہ عورت سازشی کاموں کی تکمیل اور خطرناک مقاصد کے حصول میں بہت دلیر اور حوصلہ ور تہی - مگر جو خوفناک فعل اس وقت اس نے کیا - وہ ایسا تہا - کہ باوجود بڑے ضبط کے وہ سر سے پاؤں تک کانپ گئی - یہ اس لئے کہ اب تک اس نے جو باتیں کیں - وہ ایسی تہیں - کہ اگر ان کا راز فاش ہو جاتا - تو زیادہ سے زیادہ بدنامی اور ذلت کا اندیشہ تہا - ممکن تہا اس کے چلن پر حرف آتا - مگر اس کی زندگی یا آزادی کے متعلق کسی طرح کا خطرہ نہ تہا - لیکن اس وقت اس نے جو کام کیا - وہ اتنا خطرناک اور دلیرانہ تہا - کہ اس کی بدولت اس کا قدم اس شاہراہ پر اٹھنے لگا - جو اپنے راہ نوردوں کو پھانسی کی منزل تک لے جاتی ہے !

اس جعلی چک کو جو میز پر سامنے تیار پڑا تہا - دیکہکر وہ زور سے کانپی اور جہجک کر پیچہے ہٹ گئی - ایک بار اس کے جی میں آئی - کہ اسے اٹہاکر چاک کر دوں - اور اس کے ہزاروں ٹکڑے ہوا میں اڑا دوں - تاکہ اس طرح خطرہ کا وہ تاریک بادل جو سامنے نمودار ہو گیا تہا دور ہو جائے مگر نہیں - یہ خیال اتنی ہی جلدی دور ہو گیا - جس تیزی کے ساتہہ پیدا ہوا تہا - وہ ایک نڈر عورت تہی - اور اس وقت یہ بے خوفی اس کی بڑی حد تک مددگار ثابت ہوئی - اس نے سوچا - خطرہ اتنا عظیم نہیں - جس قدر وہ بادی النظر میں معلوم ہوتا ہے - پس اس نے ہر قسم کے اندیشوں کو نظر انداز کر کے چک کو بنک میں پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا -

غیر معمولی نفاست کا لباس پہنکر چک کو ساتہہ لئے وہ ایک کرایہ کی گاڑی میں لومبرڈ سٹریٹ کی طرف چلی - اور اس عمارت کے سامنے گاڑی سے اتری - جس میں وہ بنک واقع تہا - جہاں یہ چک بھنوانا تہا -

اپنے دل سے یہ کہکر کہ اس وقت پورے حوصلہ سے کام لینے کا موقعہ ہے " وہ بڑی جرات کے ساتہہ اس شاندار عمارت کے اندر داخل ہوئی - اور سیدہی اس طرف کو چلی جہاں چک پیش کرنا تہا -

ایک کلرک نے فوراً چک اس کے ہاتہہ سے لے لیا - مگر جس وقت وہ خوفناک پرزہ کاغذ اس کے ہاتہہ سے نکلا - تو مسز سلنگبی کو اپنا دل سینہ کے اندر بیٹھتا محسوس ہوا - وہ سوچتی تہی کہ کوئی ذریعہ اب اس چک کو واپس لینے کا ہو - تو میں اسے واپس لے کر اسی وقت

چالک کردو را۔

اب اس کا سکون صرف اس انتہائی مجبوری کیوجہ سے تہا۔ جو خطرہ پیش آمدہ سے محفوظ ہونے کا ذریعہ تہی۔ مگر عورت اتنی ریاکار ہتی۔ کہ اس نے اپنے قلبی اضطراب کو چہرہ پر مطلق ظاہر نہ ہونے دیا۔ کیا مجال کہ منہ کی رنگت میں ذرا بہی فرق آیا ہو

کلرک چیک کو ہاتھ میں لئے کر قریب کی میز کی طرف گیا۔ اور اسے حقیقتاً یا مسز سلنگبی کے خیال میں زیادہ غور سے دیکھنے کے بعد اس نے کہا "میڈم اس پر پرسوں کی تاریخ درج ہے۔ کیا اس کے بعد آپ کی سر ہنری کورٹنی سے ملاقات ہوئی ؟"

مسز سلنگبی نے جواب دیا "نہیں"۔ اور اسے خود اس بات پر حیرت ہوئی کہ میری طرف سے اتنے غیر معمولی سکون کا اظہار کیونکر ہوا۔ پھر وہ اپنی طرف سے کہنے لگی "میرا خیال ہے وہ کہیں شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں"

کلرک نے کہا "میڈم میں اس سوال کے لئے معافی کا خواستگار ہوں۔ بات یہ ہوئی۔ کل شام بنک بند کرنے سے ذرا پیشتر سر ہنری کا نوکر آیا تہا۔ اور ہم سے پوچھتا تہا۔ کہ وہ بنک میں تو نہیں آئے" پہر اس نے ذرا رک کر کہا "ہاں اس چک کا روپیہ آپ کس صورت میں لینا پسند کریں گے ؟"

اس فقرہ کو سنکر گنہگار عورت کو غیر معمولی اطمینان کا احساس ہوا۔ اسے ایسا معلوم ہوتا تہا۔ گویا کسی نے اس کو ایک عمیق سمندر کی تہ سے جہاں وہ غرق ہورہی تہی۔ اور جہاں اس کا دم گھٹ رہا تہا یکایک باہر نکال لیا ہے۔ اس کے اندر جذبات کا اتنا عظیم مراجعانہ اثر پیدا ہوا۔ کہ گو اب تک اس نے اس مشکل امتحان کے چند منٹ سیدہے کہڑے کہڑے گذارے تہے۔ مگر اب انتہائے اضطرار کے زیر اثر اسے بنک کی کہڑکی کا سہارا لینا پڑا۔ اگرچہ کلرک نے اس اضطرار یا بے چینی کو بالکل نہیں دیکہا۔

اس نے چک کا روپیہ جس صورت میں وصول کرنا تہا۔ بتایا۔ اور اس کے بعد یہ رقم ادا کر دی گئی۔ اور وہ شکر کا کلمہ پڑہتی بنک سے رخصت ہوئی

ہرچند کہ وہ شروع سے ہی اپنی اس ناپاک تجویز کی کامیابی کی نسبت دل میں یقین رکہتی تہی۔ تاہم اب عملی طور پر کامیاب ہونے سے اسے اتنی حیرت اور مسرت ہوئی۔ کہ اسے اپنی کامیابی کا یقین نہ ہوتا تہا۔ بنک سے نکل کر جس وقت وہ گاڑی میں سوار ہوئی۔ تو اس کا دماغ

چکی میں تہا۔ اور دل زور کے ساتھ دھڑک رہا تہا۔ پہر جب گاڑی بنک کے دروازہ سے چلی۔ تو اس کے ہچکولوں نے مسز سلنگبی کے جوش اضطرار کو اور زیادہ بڑہا دیا۔
شکر شکر کے وہ اپنے مکان واقع اولڈ برلنگٹن سٹریٹ میں پہنچی۔ وہاں مسٹر ٹارنز پہلے سے اس کا منتظر تہا۔ وقت بہی بارہ کے قریب ہوگیا تہا۔ اور اسی ساعت کو اس گنہگار جوڑے نے وکیل کے ہاں جانے کے لئے مقرر کیا تہا۔
وہ نشستگاہ میں داخل ہوئی۔ تو مسٹر ٹارنز اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی طرف بڑہا۔ اور دیر تک اس کے چہرہ کی طرف نظر غور سے دیکھتا رہا۔
مسٹر ٹارنز حقیقت میں مسز سلنگبی کی اس مجرمانہ کوشش کا انجام معلوم کرنے کے لئے بہت بے چین تہا۔ کیونکہ اس کی بربادی یا نجات کا دارومدار اب اسی خوفناک کام کی تکمیل پر ہی تہا۔ اس مطلب کے لئے اس نے بہت سی مشکلات کو زیر کیا اور بیشمار قربانیاں کیں۔ اس روپیہ ہی کی خاطر اس نے اپنے ضمیر کی اس آواز کو دبا کر ایک عصمت ریختہ فاحشہ عورت سے شادی پر آمادگی ظاہر کی۔ اور اپنی بیٹی کو اس بات کا یقین دلایا کہ میں اس سے شادی کرنے پر مجبور ہوں۔ اب ان ساری دشواریوں پر غالب آنے کے بعد عین اس وقت جب کہ ساحل کامرانی سامنے نظر آتا تہا۔ وہ بہت ڈرتا تہا۔ کہیں موج حوادث کشتی امید کو چور چور نہ کر دے۔ صبح کو مکان سے چلتے وقت اس نے جان جیفریز کیساتہ بہی کچہ اس قسم کا تصفیہ کر لیا تہا۔ کہ وہ بلا تاخیر اس کی ملازمت سے سبکدوش ہو جائے۔ چنانچہ جس وقت یہ خود مسز سلنگبی کے مکان کیطرف روانہ ہوا۔ تو اس سے تہوڑی دیر پیشتر جان جیفریز اس کے مکان سے رخصت ہو چکا تہا۔ اور یہ مسٹر ٹارنز کے نزدیک بجائے خود ایک اطمینان بخش امر تہا۔ غرض جہاں تک اس کی تبدیل قسمت کے ابتدائی امور کا تعلق تہا۔ اب تک ساری باتیں اطمینان بخش طریق پر ہوتی رہی تھیں۔ اور اب وہ یہ جاننے کا منتظر تہا۔ کہ سب سے ضروری بات میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔
مسز سلنگبی کی طرف بڑھ کر اس نے پرشوق لہجہ میں بولا۔ کہوں میڈم کیا خبر لائی ہو؟!
وہ ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اور بولی۔ میں کامیاب تو ہو گئی۔ مگر ایمان کی بات ہے۔ خواہ دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے۔ میں دوبارہ ایسی سخت ذہنی اذیت اور روحانی عذاب کے لئے تیار نہیں ہو سکتی۔ الغرض کا وہ عرصہ جو تشویش و مسرت ۔۔۔ فکر گرفت اور حصول کامیابی

کے درمیان حائل تھا۔ بہت ہی خوفناک ثابت ہوا۔"

مسٹر ٹارنر کے دل میں اب اول مرتبہ اس اوباش بیوہ سے جسے وہ عنقریب ہی منکوحہ بنانا چاہتا تھا۔ محبت کا احساس پیدا ہوا۔ عاشقانہ لہجہ میں کہنے لگا" میری جان صبح کی مصروفیت نے تمہارے چہرے پر سرخی تو بہت دلکش پیدا کر دی ہے۔ میں شادی کا لائسنس بھی لے آیا ہوں اور . . ."

"مگر تم نے روز امنڈ کی نسبت کچھ انتظام کیا؟" مسز سلنگبی نے جلدی سے پوچھا۔

مسٹر ٹارنر بولا" اس کا اب فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ ٹارنر کاٹیج میں تمہارے ساتھ نہایت ادب آمیز سلوک کرے گی۔ ہاں پر اس کا برتاؤ تمہارے ساتھ ویسا ہی ہوگا جو کسی بیٹی کا ماں کے ساتھ ہونا چاہئے۔ میں نے دلائل کے زور سے اس کے سارے عذرات کو رفع کر دیا۔ اور اب وہ ہر طرح میری بات ماننے پر رضامند ہے۔"

مسز سلنگبی کہنے لگی" اس سے معلوم ہوا کہ سبھی کام اطمینان بخش طریق پر ہوئے ہیں۔ یقیناً خدا کی عنایات ہمارے شامل حال تھیں۔ مگر ہاں اب ہمیں سب سے پہلے مسٹر ہاورڈ کے دفتر کی طرف چلنا چاہیئے۔"

چنانچہ دونوں اس طرف کو روانہ ہوئے۔ انہوں نے مختصر لفظوں میں وکیل کے سامنے اپنی آمد کا منشا بیان کیا۔ اور اس نے بھی اس تصفیہ پر کسی تعجب یا حیرت کا اظہار نہ کیا۔ کیونکہ ہاورڈ ایک پختہ کاروباری آدمی تھا۔ اور اسے خواہ کسی طرح کی ہدایات دی جائیں۔ وہ کبھی ایسے جذبات کا اظہار نہ کرتا تھا۔ جن سے اس کے موکلوں کو رنج پہنچے۔ نہ وہ اپنے گاہکوں سے ان کی مرضی کے خلاف کوئی بات چلنے پر زور دیتا تھا۔ ساری ہدایات کو سنکر وہ ایسے سکون اور اطمینان کے ساتھ گویا معاملہ کسی اراضی کی خرید کا ہو۔ کہنے لگا" مطلب یہ ہے کہ میں دو ہزار پونڈ کی اس رقم کو اس وقت تک بطور امانت رکھوں۔ کہ مسٹر ٹارنر شادی کے بعد اسے وصول کر لے آئیں؟"

"ہاں" مسز سلنگبی نے کہا

"اور میرے دوست میں کل صبح ہی یہ روپیہ آپ سے لینے کے لئے حاضر ہوں گا" مسٹر ٹارنر نے مسکرا کر کہا

مسٹر ہاورڈ نے نوٹوں اور پونڈوں کو لوہے کی پیٹی میں مقفل کر دیا۔ اور کہنے لگا "بہت

اچھا یہ آپ کی امانت ہے جب چاہیں لے جا سکتے ہیں۔ مسٹر ٹارنر میں اس شادی پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں . . مسز سلنگسی آپ کے لئے بھی میری دعا ہے کہ یہ شادی آپ کی راحت کامل کا ذریعہ ہو؟

اتنا کہکر وکیل نے دونوں کو سلام کیا۔ اور وہ اس کے دفتر سے رخصت ہوگئے۔

اب مسٹر ٹارنر مسز سلنگسی کو اولڈ برلنگٹن سٹریٹ میں چھوڑنے چلا۔ اور وہاں سے جسقدر جلد ممکن تھا۔ گاڑی میں سوار ہو کر اپنے مکان کی طرف لوٹا۔ تاکہ شام کے کھانے سے قبل فارغ ہو کر رسم شادی کے لئے تیاری کر سکے۔

مگر جب وہ کاٹیج میں پہنچا۔ تو جس خادمہ نے دروازہ کھولا۔ اُس کی زبانی معلوم ہوا کہ اُس کی بیٹی روز امنڈ ایک گھنٹہ پیشتر مکان سے رخصت ہوگئی ہے۔

"رخصت ہوگئی ہے؟" مسٹر ٹارنر نے حیرت زدہ ہو کر کہا" مگر وہ بہر حال واپس تو آجائیگی" اُس نے نیم یقینی۔ نیم استفہامیہ لہجہ میں کہا" کیا وہ اپنی واپسی کے متعلق کہہ نہیں گئی تھی۔ کہ میں کب تک آ ؤنگی ؟"

خادمہ بولی" انہوں نے زبانی صرف اتنا کہا تھا کہ میں ان کی طرف سے آپ کو یہ رقعہ دے دوں؟"

مسٹر ٹارنر نے لفافہ خادمہ کے ہاتھ سے لیکر چاک کیا۔ اور اُس کے اندر جو رقعہ بند تھا اُسے بغور پڑھنے لگا۔ لکھا تھا:-

ابا جان سب سے پہلے میں اس فعل کے لئے معافی کی خواستگار ہوں۔ جو میرے پیش نظر ہے مگر کیا کروں۔ میرے لئے یہ سراسر غیر ممکن ہے کہ میں اس مکان میں اس عورت کے ساتھ رہوں۔ جو عنقریب میری سوتیلی ماں کا درجہ حاصل کرنے والی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا میں اپنا آبائی مکان چھوڑ کر کہیں نہ جاؤنگی۔ اور بلاشبہ وہ وعدہ سچے دل سے کیا گیا تھا۔ مگر اس کے بعد جو خیالات پیدا ہوئے۔ وہ میرے دماغ میں اسقدر دیوانگی کا اثر پیدا کرنے والے تھے کہ میں محسوس کرتی ہوں۔ میرے لئے اُس وعدہ کا ایفا سراسر غیر ممکن ہے آپکو معلوم ہے گذشتہ چند گھنٹوں کے عرصہ میں میرے احساسات کو کتنا سخت صدمہ پہنچا۔ اور میرا دل کس درجہ مجروح ہو چکا ہے۔ میں نے اپنے غم کو دبانے اور رنج وعداوت کو فرو کرنے کی بہت کوشش کی۔ مگر شب گذشتہ کے واقعات یعنی اُس بدمعاش جیفریز کا جیبا کانہ سلوک اور سر ہنری کورٹنی کے متعلق خوفناک راز کا انکشاف۔ ان باتوں نے پیارے والد میرے دل کو سخت ہی مضطرب کر دیا ہے اور میں کہہ سکتی ہوں۔ آپ کی اس ناچیز بیٹی کے دل سے دس ہزار گنا زیادہ مضبوط دل بھی مصیبتوں کے اس بار عظیم کو برداشت نہ کر سکتا۔ پس اس خیال سے

کہ اس گھر میں میری موجودگی آپ کے لئے موجب راحت نہیں بلکہ باعث تشویش ہوگی۔ میں یہاں سے رخصت ہوتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ آپ کی دعائے خیر ہمیشہ میرے شامل حال رہے گی۔ پیارے ابا میرے لئے غم نہ کرنا۔ خدا کارساز ہے اور وہ میری حفاظت کا کوئی ذریعہ پیدا کریگا میں وقتاً فوقتاً آپ کو خط لکھتی رہونگی۔ اور اگر کبھی خوشی کا زمانہ پھر آیا... مگر افسوس اس کی نسبت سردست میرے دل میں کوئی امید نہیں۔ ایک عرض میں آپ کے ذمہ چھوڑتی ہوں اور وہ یہ کہ میری عزیز از جان بہن اور بھائی کلیرنس کے سامنے میری رخصت کے متعلق کوئی عذر جو آپ کو معقول نظر آئے پیش کر دیجئے گا۔ الوداع! پیارے والد الوداع! میں نہیں جانتی۔ اس خط میں کیا لکھ رہی ہوں۔ کیونکہ دماغ میں آگ سی لگی ہوئی ہے۔ دل پھٹا جاتا ہے اور آنکھیں آنسوؤں سے پُرنم ہیں...

جب تک مسٹر مارنر اس رقعہ کو پڑھتا رہا۔ خادمہ اس کے چہرہ کو غور کی نظر سے دیکھتی رہی رقعہ کے مضمون کو ختم کر کے مسٹر مارنر نے اپنی نگاہ پرزہ کاغذ سے ہٹائے بغیر کپکپائی ہوئی آواز میں خادمہ سے پوچھا "کیا مس رعنا مضطرب نظر آتی تھی؟"

خادمہ کہنے لگی "جی ہاں۔ اُن کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے اور اُن کی حالت دیکھ کر مجھے سخت ہی رنج ہوا۔ میں نے انہیں تسلی دینے کی کوشش کی۔ مگر انہوں نے مایوسی کے ساتھ سر ہلا دیا۔ اور اس طرح سسکیاں لیتی رہیں۔ گویا اُن کا دل گھٹا جا رہا ہو۔ میں نے پہلے ہی سمجھ لیا تھا۔ وہ مکان سے جا رہی ہیں۔ کیونکہ اُن کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی گٹھری تھی۔ اور جب انہوں نے یہ رقعہ آپ کو دینے کے لئے پیش کیا۔ تو اتنا روئیں کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔"

مسٹر مارنر نے اور کچھ نہ کہا۔ اور وہاں سے سیدھا اپنے کمرہ میں پہنچا۔ جہاں وہ شام کے ساڑھے پانچ بجے تک رہا۔ اس وقت وہ شادی کا لباس پہننے کو نشستگاہ سے اُترا تو نوکر نے دسترخوان بچھانے کے متعلق سوال کیا۔ مگر اس نے جواب دیا مجھے بھوک نہیں اور فوراً گاڑی تیار کرنے کا حکم دیا۔ جیفریز کی بجائے اُسی صبح کو عارضی طور پر ایک کمسن لڑکے کو سائیس کی جگہ ملازم رکھ لیا گیا تھا۔ وہ گاڑی تیار کرنے چلا اور سات بجے سے تھوڑی دیر پہلے مسٹر مارنر اولڈ برلنگٹن سٹریٹ میں پہنچ گیا۔

ہرچند کہ وہ نہایت سنگدل اور بے رحم شخص تھا۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ بیٹی کے فرار سے اُسے بھی سخت صدمہ ہوا اس لئے نہیں کہ وہ سمجھتا تھا۔ اس کی عدم موجودگی پریشان کن ثابت ہوگی۔ کیونکہ حقیقت میں اسے اپنی بیٹی کے ساتھ اس درجہ محبت نہ تھی کہ وہ اس خیال کو دل میں جگہ دیتا۔ رنج اُسے اس وجہ سے ہوا کہ اس کے فرار کی بدولت اس پر واضح ہو گیا کہ میری آزادی

ہمیشہ کے لیے ہاتھ سے جاتی رہی - اور مجھے ایک شدید ضرورت کے تقاضے سے اپنی قسمت کو ایک ایسی اوباش اور بگڑی ہوئی عورت سے وابستہ کرنا پڑا ہے - جس کی آمد کے خیال نے میری بیٹی کو گھر چھوڑنے پر مجبور کر دیا -

اس قسم کے خیالات کی وجہ سے مسٹر مارنز اپنے چہرہ کو اتنا پُرسکون نہ بنا سکا جتنا شادی جیسے موقعہ کے لیے ضروری ہوتا ہے - مگر پھر بھی جہاں تک ممکن تھا - اس نے ظاہرداری کو برقرار رکھنے کی کوشش کی - چنانچہ جب اولڈ برلنگٹن سٹریٹ والے مکان میں مسز سلنگسبی نے اس کا تعارف ڈاکٹر وگٹیل اور دو اور مہمانوں سے کرایا - جو پہلے سے موجود تھے اور جن میں سے ایک پادری تھا - تو اس نے کسی غیر معمولی اضطراب کا اظہار نہ ہونے دیا -

رسم شادی اس پادری نے ہی ادا کی اور دلہن کی حوالگی کی رسم ڈاکٹر وگٹیل کی طرف سے ہوئی - بعد میں ایک پرشوکت دسترخوان بچھایا گیا - آخر رات کے دس بجے کے تھوڑی دیر بعد مسٹر اور مسز مارنز کاٹیج کیطرف روانہ ہوئے ❊

باب ۸۳ میوہ تلخ

دوسرے دن صبح کے ۱۱ بجے مسٹر مارنز مسٹر ہارڈ وکیل کے دفتر میں داخل ہوا - باوجود ان بہت سے ناگوار واقعات کے جن کے حال میں ظہور پذیر ہونے سے اس کا دل مضطرب رہ چکا تھا - اس وقت اس کے چہرہ پر اطمینان کی مسکراہٹ نمودار تھی - کیونکہ اسے عنقریب ایک معقول قرار رقم وصول ہونے والی تھی - اس کی انگلیاں ان نوٹوں اور پونڈوں کو اپنی گرفت میں لینے کے لئے بے قرار تھیں جنہیں کل سہ پہر کو مسٹر ہارڈ کی پیٹی میں بحفاظت رکھدیا گیا تھا -

راستہ میں وہ سوچتا رہا تھا کہ اس روپیہ کی مدد سے میں سارے قرضے ادا کر کے مالی تفکرات سے رہائی حاصل کروں گا - اور اس کے بعد میں نے جو عمارتی کام شروع کر رکھے ہیں ان کی تکمیل سے اتنی معقول آمدنی شروع ہوجائے گی کہ "فکر امروز" مٹ جانے کے ساتھ ہی "غم فردا" بھی ہٹیں رہے گا - اس قسم کے دلخوش کن خیالات نے جو کاٹیج سے وکیل صاحب کے دفتر تک آتے ہوئے اس کے قلب میں پیدا ہوتے رہے تھے اسے مسرور اور مطمئن

کردیا۔

یہ ایک امر واقعہ ہے کہ انسان کسی جگہ سے روپیہ وصول کرنے جائے تو خواہ وہ جتنا ہی ہو۔ یہ روپیہ زیادہ عرصہ تک میری جیب میں نہ رہیگا۔ بلکہ اسے ایک ہاتھ لیکر دوسرے ہاتھ ادا کردینا ہوگا۔ اسے غیر معمولی اثر راحت ضرور محسوس ہوتا ہے۔

یہ پہلا موقعہ تھا کہ مسٹر بارنز نے مدت مدید کی تشویش کے بعد ذرا اطمینان حاصل کیا۔ چنانچہ جس وقت وہ مسٹر بارڈ کے مکان کے صدر دروازہ کی سیڑھیوں پر چڑھنے لگا اور اسے قریب ہی ایک غریب گداگر عورت بچہ کو تشنجی انداز سے گود میں لئے نظر آئی۔ تو اپنی خوشی میں مجبور ہو کر اس نے اس غریب کی طرف شاہانہ حقارت کی نظر سے دیکھا۔ ذرا سی خوشی انسان کو کتنا بددماغ بنا دیتی ہے!

چہرہ پر مسکراہٹ اور دل میں سرور کا احساس لئے مسٹر بارنز دفتر کے اندر داخل ہوا مگر یہاں معاملات کی جو صورت اسے نظر آئی وہ بہت پریشان کن تھی۔

ہر طرف اضطراب پھیلا ہوا تھا۔ کلرک کھڑکی کے قریب جمع ہو کر افسردہ صورتیں بنائے کھسر پھسر باتیں کر رہے تھے۔ کئی شرفاء سیاہ بکسوں کو جن پر ان کے نام منقش تھے۔ اور جن میں لفافہ ان کی ہنڈیاں اور کفالت نامے بند تھے۔ کھول کر دیکھ رہے تھے۔ اور دو تین عورتیں ایک کونے میں کھڑی زار زار رو رہی اور رہ رہ کر یہ کہہ رہی تھیں "مرا کتنا بدمعاش نکلا!" "ٹھکانہ نہیں کا۔" "ہم غریبوں پر بھی اسے رحم نہ آیا۔"

اس ہیبت ناک نظارہ کو دیکھ کر مسٹر بارنز خوفزدہ۔ حیران وششدر اور خاموش پیچھے کو ہٹا۔ اسے اپنے دل میں سردی کا اثر محسوس ہوا۔ اس کی حالت اس وقت ایسی تھی کہ کوئی چاہتا تو انگلی کے اشارہ سے اسے فرش زمین پہ گرا سکتا تھا۔

بہت دیر بعد جب اس کی طاقت گویائی بحال ہوئی تو وہ ان شرفا سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "صاحبان۔ ۔ ۔ آخر یہ کیا معاملہ ہے؟"

جو آدمی بکسوں کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کلرکوں کی طرف اشارہ کر کے کہا "ان سے ہی کچھ پوچھئے" اس کے انداز سے پایا جاتا تھا کہ جواب آپ خوف تھا کہ بہت کچھ مطلب ادا نہیں کر سکتے۔ اور اس قسم کی اطلاع مہیا کرنا وکیل کے ملازموں ہی کا فرض ہے۔

مسٹر ٹارنر نے اب ان کلرکوں کی طرف رجوع کیا۔ اور کہنے لگا "کیوں صاحبان۔ آپ ہی کچھ بتائیے۔ معاملہ کیا ہے؟ کیا مسٹر ہاورڈ پر یکایک کوئی آفت نازل ہوئی ہے؟"

"ہاں آفت ہی سمجھئے" کلرکوں میں سے ایک نے چہرہ پر استہزا کی علامات پیدا کرکے کہا۔

"کیا اس کا انتقال ہو گیا؟" مسٹر ٹارنر نے جس کا جوش اب ناقابل برداشت ہو چلا تھا گھبرا کر پوچھا۔

"نہیں۔ جناب... انتقال تو نہیں۔ البتہ..."

"البتہ کیا؟" ٹارنر نے سر سے پاؤں تک کانپتے ہوئے پوچھا۔

"جناب وہ فرار ہو گیا ہے!" ملازم نے جواب دیا۔

"فرار ہو گیا!" مسٹر ٹارنر کے منہ سے نہایت دبے لفظوں میں نکلا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے دماغ میں ایسا چکر آیا کہ اگر دیوار کا سہارا نہ ہوتا تو وہ ضرور ایک مخمور شرابی کی طرح زمین پر گر جاتا۔

ہاں۔ یہ امر واقعہ تھا کہ سکون پسند۔ کاروباری اور دیانت دار مسٹر ہاورڈ شب گذشتہ کو کسی طرف فرار ہو گیا۔ کسی کو معلوم نہ تھا۔ وہ کہاں گیا۔ اگرچہ سینکڑوں اس کے فرار سے تباہ ہو کر بد دعائیں دے رہے تھے۔ چند منٹ گذرنے پر کلرکوں میں سے ایک نے مسٹر ٹارنر سے جو کمرہ کی دیوار کے ساتھ بے حس و حرکت کھڑا تھا۔ اور اس کی آنکھیں متحرک۔ چہرہ لاش کی طرح سپید اور اعضا تشنجی طریق پر کانپ رہے تھے پوچھا "صاحب آپ کچھ بیمار ہیں؟"

"نہیں۔ نہیں۔ میں جلدی اچھا ہو جاؤں گا" بدنصیب شخص نے کراہتے ہوئے کہا۔ "مگر یہ صدمہ... اُف! یہ صدمہ ناقابل برداشت ہے! ہائے میرے دو ہزار پونڈ... تباہی! تباہی!..."

کلرک کہنے لگا "جناب یہ واقعہ آپ کی طرح بہتوں کی تباہی کا باعث ہوگا۔ مگر یہ سوچکر دل کو تسلی دیجئے کہ صرف آپ ہی ایک آدمی نہیں ہیں۔ جسے نقصان پہنچا"

تسلی! کیا مسٹر ٹارنر کے لئے تسلی کا امکان باقی ہے جس کی ساری امیدیں خاک میں مل گئیں... جس کی بربادی حد انتہا کو پہنچ گئی۔ اسی بربادی سے بچنے کے لئے اس نے سینکڑوں قربانیاں کیں اور ہر قسم کے جرم اور گناہ اپنے اوپر لئے... اسی بربادی کے

محفوظ رہنے کی خاطر اس نے اپنی بیٹی کی عصمت سر ہنری کورٹنی جیسے اوباش امیر کے حوالہ کی اور خود ایک فاحشہ جعل ساز عورت سے شادی کرنا منظور کیا۔ ہائے! ان قربانیوں کے باوجود وہ تباہی اور بربادی سے نہ بچا!

او بدنصیب۔ آخر تجھے ان تمام سازشوں۔ گناہوں اور ذلتوں کا ثمرہ کیا ملا؟ تو ذلیل گداگر ہو کر گلیوں میں بھیک مانگتا۔ تو افلاس و نکبت کی انتہائی تلخیوں سے بہرہ اندوز ہوتا۔ مگر اے کاش اس خوفناک بازی میں اپنی راحت۔ چلن۔ نیک نامی اور عزت کو برباد کر کے آج اس قابل نفرت حالت تک نہ پہنچتا!

دیکھا۔ وہ شخص جو دو منٹ پیشتر فخریہ انداز سے سر کو اٹھائے۔ مسکراتا ہوا دفتر کے اندر داخل ہوا تھا اب پژمردہ صورت۔ خم کمر۔ ذلت نصیب۔ بحال پریشان۔ اپنی اصلی عمر سے ۱۰ سال بڑھا ہو کر باہر آ رہا ہے۔ کیا اس وقت اس کی حالت اس غریب بھکارنی سے زیادہ قابل نفرت نہیں جس کے ساتھ چند روز پیشتر اس نے شاہانہ حقارت کا سلوک کیا تھا؟

آہ! ہماری دنیا کی دو رنگی کتنی حیرت خیز ہے! زمانہ کا انقلاب کس طرح آن واحد میں معزز ترین شخص کو کیل کر قعر ضلالت میں گرا دیتا ہے!

بدنصیب شخص۔ کیا تیری سزا کا آغاز اس دنیا میں نہیں ہو گیا؟ کیا وہ چیز جسے دوزخ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس جہان میں ہی موجود نہیں؟ کیا تیرا دل و دماغ اذیت کے خوفناک شعلوں میں بھسم نہیں ہو رہا؟ کیا تیری زبان شدید بخار کے مریض کی طرح خشک نہیں؟ کیا تیری روح کو کوئی غیر فانی کیڑا نہیں کھا رہا؟ تیرے مکان میں ایک لاش دفن ہے جس کا انکشاف تیری زندگی کو خطرہ میں ڈال سکتا ہے۔ تو اس مکان پر کس طرح واپس جا سکتا ہے جسے تیری مظلوم بیٹی نے محض تیری ناعاقبت اندیشیوں کی وجہ سے چھوڑا۔ اور جہاں تو نے ایک نیک دل معصوم کو مکان کا گراب ایک گنہگار زانیہ کر لیا ہے۔

جب ہم اس بات کو سوچتے ہیں کہ انسان کی بدنی ساخت کس درجہ نازک ہے۔ اور کس طرح انتہائی غم۔۔ فوری بربادی اور غیر معمولی اذیت۔ قلب کی حرکت کو بند کرنے یا دماغ میں اجتماع خون پیدا کر کے سرسام کی نوبت پہنچانے کا موجب ہو سکتی ہے تو یقیناً یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ انسان صدمات کے لئے بار عظیم کو بھی جو مسٹر ٹاؤنز کو اٹھانا پڑا برداشت کر کے زندہ رہ سکتا ہے۔

بے شک۔ انسان کا دل انتہائی کشیدگی کی حالت تک پہنچ کر ہی اپنے فعل کو معطل کرتا ہے اور دماغ میں ہزاروں خوفناک۔ دیوانہ کن خیالات کا ناقابل برداشت ہجوم پیدا ہوچکتا ہے تبھی فہم و ادراک کی صفات علوی انسان کو جواب دیتی ہیں یا کسی رگ کے پھٹ جانے سے وہ بدنصیب اس انتہائی اذیت سے نجات حاصل کرتا ہے۔

جب کہ مسٹر ٹارنز مسٹر بادر ڈ کے فرار کی خبر سنکر زندہ درگور کی سی حالت میں تھا اس کے مکان پر ٹارنز کاٹیج میں بعض اہم واقعات ظہور میں آرہے تھے۔

مسز ٹارنز جس کا نام کل تک مسز سلنگسبی تھا۔ اپنے بکسوں کو کھولکر ان کا اسباب جگہ جگہ رکھنے میں مصروف اور اپنے دل میں اپنی تجاویز کی کامیابی پر مسرور تھی۔ اسے بے عزتی سے محفوظ رہنے کیلئے شوہر مل گیا تھا۔ اور وہ شوہر اس وقت جس روپیہ کی وصولی کے لئے گیا ہوا تھا۔ اس کی بدولت اسے گھر کی مالی مشکلات رفع ہو جانے اور عمارتی کاموں کے ذریعہ آیندہ معقول آمدنی کی امید تھی۔ روزامنڈ کے مکان سے چلے جانے کی بھی اسے خوشی تھی کیونکہ یہ لڑکی بے حیا اور فاحشہ تھی۔ بہرحال اس بات سے اس کی طبیعت گھبراتی تھی کہ مجھے ایک ہی مکان میں اس لڑکی کے قرب میں رہنا پڑے گا۔ جو میرے سارے اسرار سے خبردار ہے اور جسے خود میری طرف سے سخت ضرر پہنچایا گیا ہے۔

مسز ٹارنز ان خانگی امور اور اطمینان بخش خیالات میں محو تھی اور وہ سائیمن لڑکا جسے پہلے دن جیفریز کی بجائے ملازم رکھا گیا تھا۔ باغ میں کچھ کام کر رہا تھا۔

اس خادمہ سے مخاطب ہو کر جو پمپ سے پانی بھر رہی تھی۔ اس نے کہا "کیوں تمہاری رائے نئی بیگم صاحب کی نسبت کیسی ہے؟"

"عورت تو اچھی معلوم ہوتی ہے" خادمہ نے جواب دیا "مگر اب تک مجھے اس کی نسبت اتنے حالات معلوم کرنے کا موقعہ نہیں ملا کہ کوئی خاص رائے دے سکوں۔ مگر میری تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

لڑکا جو زمین میں ایک گڑھا کھود رہا تھا۔ ذرا رک کر کہنے لگا "تمہیں شاید معلوم نہیں میں باغبانی خوب کرسکتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں۔ اس پودے کو یہاں سے نکال کر دوسری جگہ دھوپ میں گاڑ دوں۔ کیونکہ اس جگہ ہر وقت سایہ رہتا ہے اور یہاں اس کے پنپنے

کی امید نہیں۔"

خادمہ نے کہا "میں سمجھ گئی۔ یہ پودا یہاں پر جیفریز نے جو کل صبح یکایک نوکری چھوڑ کر چلا گیا لگایا تھا۔ اس کے جانے پر ہی میں نے تمہیں یہاں نوکر رکھوایا تھا" مگر وہ ہنسکر کہنے لگی "تم رک کیوں گئے؟ کھودے جاؤ۔ میں دیکھتی ہوں۔ تمہیں کس حد تک باغبانی آتی ہے۔"

"لو۔ اس کا ثبوت میں ابھی دے سکتا ہوں" لڑکے نے جواب دیا اور یہ کہکر وہ اس وجہ سے اور زیادہ تیزی سے کھدائی کرنے لگا۔ کہ ایک حسین لڑکی اس کے کام کو توجہ اور دلچسپی سے دیکھ رہی تھی۔ ذرا توقف کے بعد اس نے پھر کہا "یہ میں تم سے کہدیتا ہوں کہ اس جگہ کی کھدائی میری اصلی قابلیت کا کچھ بھی ثبوت نہ دے سکے گی۔ کیونکہ یہاں کی زمین بہت نرم ہے اور جتنا گہرا میں اس مقام کو کھودتا ہوں۔ اسی قدر یہ بات یقینی نظر آتی ہے کہ اس جگہ زمین حال ہی کھود کر دوبارہ دبائی گئی ہے۔"

"نہیں۔ میں نہیں مانتی" خادمہ نے کہا۔

"واہ۔ مانتی کیسے نہیں ہو؟" ہیری کہنے لگا "ذرا دیکھو تو سہی۔ یہاں پر کھدائی کس آسانی کے ساتھ ہو رہی ہے۔ کیا تم مجھے اتنا ہی نادان جانتی ہو؟"

لڑکی ہنسکر کہنے لگی "تم اپنے آپکو بہت باخبر سمجھتے ہو۔ مگر میں کہہ سکتی ہوں۔ کہ اس معاملہ میں تم ضرور غلطی پر ہو۔ جیفریز کے آنے سے پہلے یہاں کوئی مرد خادم موجود نہ تھا۔ اور جیفریز نے ہمارے سامنے یہاں پر کبھی گڑھا نہیں کھودا۔"

"لو میں تمہیں اس کا ایک اور ثبوت دیتا ہوں۔ تم چاہو تو میں اسے اس تہ تک کھود ڈالتا ہوں جہاں تک پہلے کھدائی ہوئی تھی۔ مگر یہ میں یقینی طور پر کہتا ہوں کہ یہ جگہ ضرور پہلے کھودی گئی تھی" لڑکے نے باصرار کہا۔

خادمہ بولی "تم بڑے ضدی ہو۔ مگر خیر تم اسے کھودے جاؤ۔ میں پانچ منٹ میں واپس آکر دیکھتی ہوں تم کتنی کھدائی کرتے ہو۔"

لڑکی پانی کی صراحی لیکر باورچی خانہ میں پہنچی اور ہیری اس زور سے گڑھا کھودنے میں مصروف رہا کہ اس کی پیشانی عرق عرق ہوگئی۔

لڑکی کے واپس آنے تک وہ بہت سی کھدائی کر چکا تھا۔ اور اب اس جگہ ایک گز کا

قریب گہرا گڑھا نظر آتا تھا۔

"ابھی تک اس کام میں لگے ہوئے ہو؟" لڑکی نے واپس آکر کہا۔ "تم نے تو اتنا گہرا گڑھا کھود ڈالا۔ کہ اس پودے کو اس میں سارے کا سارا دفن کیا جا سکتا ہے۔ مگر بتاؤ یہ گڑھا کس قسم کا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ گویا کسی نے لاش کو دفن کرنے کے لئے کھودا ہو۔ ہیری خدا کے لئے اس طرح کی کھدائی نہ کرو۔ مجھے رات بھر قبروں کے خواب ہی نظر آتے رہیں گے۔۔۔"

خادمہ کا فقرہ نامکمل ہی تھا۔ کہ ہیری کے منہ سے زور کی چیخ نکل گئی۔ اس نے ڈرتے ڈرتے گڑھے کے اندر نظر ڈالی۔ اور پوچھنے لگی "کیوں کیا بات ہے؟"

وہ اتنے میں تیزی کے ساتھ گڑھے سے باہر نکل آیا۔ اور زرد رو ہو کر سر سے پاؤں تک کانپ رہا تھا۔ کہنے لگا "تم لاشوں کا ذکر کرتی ہو۔۔۔ ذرا دیکھو تو سہی۔۔۔ یہاں پر کسی انسان کا ہاتھ۔۔۔"

لڑکی نے بھی زور کی چیخ ماری۔ اور خوف کے کلمے منہ سے نکالتی دوڑ کر باورچی خانہ میں پہنچ گئی۔

ان آوازوں کو سنکر مسز ٹارنر زینہ سے نیچے اتری۔ ہیری اس سے اسی راستہ میں ملا جو ہال سے عقبی صحن کی طرف جاتا تھا۔ اور کہنے لگا "بیگم صاحب۔۔۔ بڑا ہی خوفناک نظارہ دیکھا ہے۔۔۔ اوہ! اوہ۔۔۔ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟۔۔۔ اب ہمارا کیا ہوگا!"

مسز ٹارنر نے لڑکے کی مضطرب صورت اور اس کی پراسرار گفتگو سے خود بھی گھبرا کر کہا "کہاں۔ کیا بات ہے؟۔۔۔ کچھ کہو تو سہی"

لڑکے کی آنکھیں وحشت آمیز طریق پر حرکت کر رہی تھیں۔ اور وہ سخت خوف زدہ نظر آتا تھا۔ کہنے لگا "بیگم صاحب۔۔۔ وہاں اس گڑھے میں۔۔۔ ایک لاش۔۔۔ ایک مرد کا ہاتھ۔۔۔"

"خدا کی پناہ!" مسز ٹارنر نے خود بھی وحشت زدہ ہو کر کہا۔ کیونکہ لاش اور مرد کے ہاتھ کا ذکر سنکر آناً واحد میں اسے خیال آیا۔ کہ ضرور مسٹر ہنری کوٹی کی لاش مل گئی ہے۔

"ہاں بیگم صاحب۔۔۔ سچ مچ کسی مرد کا ہاتھ زمین سے باہر نکلا ہوا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے" لڑکے نے اصرار کیا "اور ممکن ہے میرے پیاوڑے [illegible] ٹ بھی گیا ہو۔ مجھے کیا خبر اس جگہ کسی کی لاش دفن ہے"

اس خوفناک اطلاع کو پاکر کل کی دلہن لڑکھڑا گئی . . . اس کی آنکھوں کے سامنے ایک پردہ سا آگیا۔

مگر عین اس وقت صدر دروازہ پر کسی کے زور سے دستک دینے سے وہ سنبھلی۔ اور خادمہ سے جو پاس ہی کھڑی کانپ رہی تھی۔ کہنے لگی "جا کر دروازہ کھولو۔ اور دیکھو کون ہے"

خادمہ نے دروازہ کھولا۔ تو وہ قوی الجثہ آدمی معمولی قسم کا لباس پہنے بے تکلف مکان کے اندر گھس آئے۔ ان کے منہ سے جن شراب کی تیز بو آ رہی تھی۔ ان میں سے ایک نے جس کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا۔ خادمہ سے کہا "تمہاری بیگم صاحب کہاں ہیں۔ گھر پر ہوں۔ تو کہدو دو شریف مرد ان سے ملنے آئے ہیں"

نوواردوں کی بے تکلفی نے خادمہ کو بڑی حد تک آزردہ کر دیا تھا۔ مگر وہ کہنے لگی "کیوں صاحب۔ میں انہیں آپ کا کیا نام بتاؤں؟"

"اوہ۔ نام پوچھتی ہو؟" ایک خود ساختہ شریف مرد نے جس کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا کہا۔ "کہو مسٹر براؤن اور مسٹر ٹامسن ایک دو باتیں کرنا چاہتے ہیں"

اس گفتگو کو خود مسز ٹارنر نے بھی سن لیا تھا۔ چنانچہ وہ آگے بڑھ کر کہنے لگی "صاحبان میرا ہی نام مسز ٹارنر ہے۔ غالباً آپ اس نیلامی کی طرف سے آئے۔ جس کے ہاں میں نے اپنے اولڈ برلنگٹن سٹریٹ والے مکان کا اسباب بغرض فروخت بھیجدیا تھا . . ."

"نہیں میڈم کسی نیلامی کی طرف سے تو نہیں" اسی لاٹھی بردار شخص نے کہا "البتہ ہم . . . افسر ہیں . . ."

"افسر؟" بدنصیب عورت نے چیخ کر کہا۔ اور اس کے چہرہ پر مردنی سی چھا گئی۔

"ہاں میڈم اور ہم تمہارے خلاف جعلسازی کے الزام میں وارنٹ گرفتاری لائے ہیں" شخص مذکور نے کہا۔ جو ہمارے ناظرین کا پرانا دوست سٹر ڈائیکس سراغرساں ہی تھا۔

مسز ٹارنر کے منہ سے ایک خوفناک چیخ نکلی۔ اور وہ بے ہوش ہو کر فرش زمین پر گر پڑی۔ ڈائیکس یہ دیکھ کر خادمہ سے کہنے لگا "تم جلدی سے تھوڑا پانی اور سرکہ لاؤ۔ تاکہ اسے ہوش میں لایا جائے" پھر وہ اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر بولا "بگھم تم ذرا مدد دو۔ تو ہم اس غریب کو اٹھا کر نشستگاہ میں لے چلیں"

دونوں پولیس افسر بیہوش عورت کو اٹھا کر پاس کے کمرہ میں لے گئے۔ اور وہاں اسے صوفہ پر لٹا دیا۔ یہ وہی صوفہ تھی جس پر اس بدنصیب عورت کے آشنا مسٹر ہنری کورٹنی کو قتل کیا گیا تھا۔ اس اثنا میں خادمہ بھی جو صبح کے عجیب و غریب واقعات سے سخت حیرت زدہ تھی، اشیائے سملنگ سالٹ لیکر پہنچ گئی۔ اور تھوڑی کوشش کے بعد مسز ٹارنر نے آنکھیں کھول دیں۔

وحشت آمیز نظروں سے اردگرد دیکھ کر وہ چلا کر کہنے لگی "الہی میں کہاں ہوں!" مگر جب اس کی نگاہ خفیہ پولیس کے دونوں افسروں کے چہروں پر پڑی۔ تو اس کے منہ سے پھر ایک بار زور کی چیخ نکلی۔ اور وہ دونوں ہاتھوں کو تشنجی انداز سے ملا کر بولی "میرے خدا! میرے خدا!"

اس ایک لمحہ میں اپنی حقیقی حالت کا خوفناک نقشہ نہایت تیزی کے ساتھ اس کی آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ اس کے منہ سے جو آوازیں نکل رہی تھیں۔ ان میں سات دوزخوں کے برابر درد اور اذیت پنہاں تھا۔

جس وقت خادمہ مسز ٹارنر کو تسلی دینے کی کوشش کر رہی تھی۔ ڈانکس اپنے دوست سے مخاطب ہو کر آہستگی سے کہنے لگا "عورت دلفریب ہے"۔

بنگھم نے جواب دیا "بے شک خوبصورت ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایسی عورت کو پھانسی پر لٹکایا جائے گا"۔

"ہاں۔ یقیناً ہے" مسٹر ڈانکس نے کہا۔ "مگر دیکھو تم تھوڑی دیر اس جگہ ٹھیرو۔ میں ذرا جا کر مکان کی تلاشی لے لوں۔ تاکہ معلوم ہو جعلی چیک کے ذریعہ جو روپیہ وصول کیا گیا تھا اس کا کچھ حصہ گھر میں باقی ہے یا نہیں"۔

اتنا کہکر وہ کمرہ سے چلا گیا۔

مسز ٹارنر کو تسلی دینے کی کوشش کرتے ہوئے خادمہ کہنے لگی "بیگم صاحب آپ اتنی بے قرار نہ ہوں۔ ضرور اس معاملہ میں کچھ غلطی ہوئی ہے۔ ایسا جرم جو آپ سے منسوب کیا جاتا ہے اس کی آپ تو ہرگز مرتکب نہیں ہو سکتیں۔ ایسا ہو کہ آقا جی آ جائیں۔ تاکہ ان دونوں بُرے آدمیوں کو گھر سے نکال دیں"۔

"الہی میرا اب کیا ہوگا!" مسز ٹارنر نے اپنے ہاتھ سے پیشانی کو دباتے ہوئے کہا "میں کیا کروں! کدھر جاؤں! ہائے افسوس دنیا میری نسبت کیا کہے گی! خداوندا! تیرا انصاف ہے۔ مگر اُف! کتنا خوفناک۔۔ کتنا خوفناک!"

عین اس موقعہ پر کمرہ کا دروازہ زور سے کھلا۔ اور مسٹر ڈائیکس پھر نمودار ہوا۔ اب کی مرتبہ اس نے سامنس لڑکے ہیری کو اس کے بازو سے پکڑا ہوا تھا اور اسے کھینچے لئے آتا تھا۔ ادھر وہ لڑکا اس کے ہاتھ سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے منہ سے بے جوڑ کلمات نکل رہے تھے۔ اور آنکھوں سے زار زار آنسو بہتے تھے۔

ڈائیکس نے اس کے بازو کو زور سے ہلا کر جس کی وجہ سے اس نے اور زیادہ زور سے رونا شروع کر دیا کہا۔" بیوقوف کے بچے چپ کیوں نہیں رہتا۔ کوئی تجھے کھا تو نہیں جائے گا۔ تیری ضرورت فقط ایک گواہ کی حیثیت میں ہے۔ یقیناً تیرا تو اس قتل میں دخل نہ ہوگا۔"

ان آخری الفاظ نے مسز ٹامزنز کو سکتہ کی سی حالت سے چونکا دیا۔ اور اسے لاش کی خوفناک دریافت کا واقعہ پھر یاد آیا۔ جس کی اطلاع موجودہ صدمۂ عظیم سے ذرا دیر پیشتر اسے ملی تھی۔ مگر نئے واقعہ کی پریشانی نے اس سابقہ سانحہ کے خیال کو اس کے ذہن سے محو کر دیا تھا۔ اب افسر پولیس کے ان الفاظ کو سنکر جو اس نے سامنس سے کہے تھے وہ چونکی۔ اس کے منہ سے دوبارہ چیخ نکلی۔ اور وہ نیم بیہوشی کی حالت میں پیچھے کو گر پڑی۔

"قتل! کس کا قتل؟" بنگھم نے اپنے ساتھی سے متعجب ہوکر پوچھا۔

ڈائیکس بولا۔" معلوم نہیں۔ وہ کون شخص تھا۔ مگر اتنا ضرور معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک مرد کی لاش باغ میں گڑھے کے اندر پائی گئی ہے۔ اور اس کا گلا سر بسر کٹا ہوا ہے۔"

بنگھم کہنے لگا۔" کیا وہ لاش اس گڑھے میں بالکل کھلی پڑی ہوئی تھی؟"

"نہیں نہیں" ڈائیکس نے جواب دیا۔" جن شخصوں نے یہ واردات کی۔ انہوں نے اسے بحفاظت گڑھا کھود کر دفن کر دیا تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ یہ لڑکا دل لگی کھدائی کر رہا تھا کھودتے کھودتے لاش کا ایک ہاتھ ننگا ہو گیا۔ اور یہ اتنا خوف زدہ ہوا۔ کہ باقی کھدائی بند کر کے بھاگ آیا۔ مگر جب مجھے اس کا پتہ ملا۔ تو میں نے باقی مٹی بھی ہٹوا کر دیکھی۔ تو گڑھے کی تہ میں لاش پڑی ہوئی تھی۔ اُف اتنا خوفناک نظارہ تھا۔ کہ بنگھم تم نے عمر بھر میں نہ دیکھا ہوگا! مگر ان باتوں سے کیا حاصل۔ ہمارا وقت بہت قیمتی ہے۔ تم ذرا لپک کر جاؤ اور مسٹر نیہم سے دو کانسٹبل ساتھ لے آؤ۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس گھر میں ہماری تفتیش کے لئے کافی مسالہ موجود ہے۔"

بنگھم اس کام کی سر انجام دہی کے لئے روانہ ہوا۔ اور ڈائیکس مکان کی نگرانی کے لئے وہیں ٹھیر گیا۔

نشست گاہ میں اس وقت جو نظارہ درپیش تھا۔ اس کی تفصیل بیان کرنا سخت رنجدہ ہے لڑکا سیری باوجود ان تسلیوں کے جو ڈائیکس نے اسے دی تھیں۔ کمرے کے ایک کونے میں بیٹھا رو رہا تھا۔ خادمہ گذشتہ پاؤگھنٹے کے دہشتناک واقعات سے اتنی خوف زدہ اور مضطرب تھی۔ کہ چاہتی تھی۔ جس قدر جلد ممکن ہو۔ اس گھر سے رخصت ہو جاؤں۔ اگرچہ مسز ٹارنر کی خراب حالت کی وجہ سے رک گئی تھی۔ کیونکہ وہ بدنصیب صوفہ پر لیٹی ہوئی دردناک طریق پر کراہتی اور ہاتھ ملتی تھی۔ قلبی اضطراب کی وجہ سے اس کے چہرہ پر ایک رنگ جاتا ایک آتا تھا۔ اور اس کے نیم باز پپوٹوں کے اندر آنکھیں شیشے کی بے نور آنکھوں کی طرح چمکتی تھیں۔

ڈائیکس نے لڑکے کے قریب جا کر اس سے اس قسم کے سوالات پوچھنے شروع کئے۔ کہ مسٹر ٹارنر کب تک واپس آئیں گے۔ عین اس وقت ایک گاڑی دروازے کے سامنے آکر کھڑی ہوگئی ڈائیکس نے لڑکے سے کہا۔ "تم جا کر دروازہ کھول دو۔ مگر خبردار کوئی لفظ واقعات پیش آمدہ کی نسبت منہ سے نہ کہنا۔"

لڑکے نے جا کر دروازہ کھولا۔ مسٹر ٹارنر خود تنا بے چین تھا کہ اس نے لڑکے کی موجودگی کو دیکھا ہی نہیں۔ اور اس انداز سے قدم اٹھاتا نشستگاہ میں پہنچا۔ کہ معلوم ہوتا تھا مسٹر ہاورڈ کے فرار سے جو صدمہ پہنچا ہے۔ اسی پر اس کی ساری توجہ مرکوز ہے۔

مگر جس وقت اس بدنصیب تباہ حال شخص نے دروازہ کھولا۔ تو جو نظارہ اسے دکھائی دیا اس نے سناٹے کا عالم پیدا کر دیا۔ ایک طرف اس کی دلہن کی پریشان حالی دوسری جانب کمرے کے اندر مسٹر ڈائیکس جیسے مشتبہ صورت کے آدمی کی موجودگی دونوں باتوں سے اس کی ماتھا ٹھنکا اور خیال آیا۔ ضرور جعلسازی کا راز فاش ہو گیا ہے۔

سب سے پہلے خادمہ اس کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگی "آقا جی اچھا ہوا۔ آپ آگئے ذرا دیکھئے تو بیگم صاحب کی حالت کتنی خراب ہے!"

"ہاں جناب۔ اور باغ میں جو خوفناک نظارہ دیکھا گیا" لڑکے نے سسکیاں لیتے ہوئے کہنا شروع کیا۔ "اور وہاں گڑھے کے اندر۔۔۔ کسی آدمی کی جو لاش پائی گئی۔۔"

ان نامکمل فقروں کو سنکر دنیا مسٹر ٹارنر کی نظروں میں اندھیر ہو گئی۔ وہ چکر کھا کر گرنے کو تھا۔ کہ ڈائیکس نے آگے بڑھ کر اس کا بازو تھام لیا۔ اور کہنے لگا "بیٹھ جاؤ اور اپنی طبیعت ساکن کیجئے۔ مجھے افسوس ہے۔ میری وجہ سے آپ کی نیک نہاد بیگم صاحب کو پریشانی

ہوئی۔ مگر جناب میں فرض ادا کرنے پر مجبور ہوں۔ رہا اس باغ والا معاملہ سو میری رائے میں ...“

مسٹر ٹارنر نے اس انداز سے گویا اس نے بڑی جد و جہد کے ساتھ ساری ہمت کو امداد کے لئے طلب کر کے اوسان بحال کر لئے ہوں۔ کہا ”کیا آپ پولیس کے افسر ہیں؟“

ڈاکسن نے جواب دیا ”جی ہاں۔ میرا خفیہ پولیس سے تعلق ہے۔“

”اور آپ یہاں اس لئے آئے ہیں کہ ... ؟“

”کہ سابق مسٹر سلنگسبی موجودہ مسٹر ٹارنر کو جعلسازی کے الزام میں گرفتار کیا جائے۔ شروع میں ہمارا کام اسی قدر تھا“ ڈاکسن نے سلسلۂ کلام جاری رکھ کر کہا ”مگر اب باغ میں ایک لاش کی دریافت سے کام کچھ پیچیدہ سا ہو گیا ہے۔“

”کیا؟ ... “ ٹارنر نے چونک کر کہا۔ اس کا دل اندرونی پریشانی سے نہایت مضطرب تھا۔ اور وہ یہ معلوم کرنے کے لئے بے چین تھا۔ کہ اس لاش کی دریافت کی نسبت میرے متعلق تو کسی قسم کا شبہ نہیں۔

لڑکے ہیری نے کمرے کے اندر دہشت زدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا ”آقا جی! دہ لاش باغ کے اندر گڑی ہے ... کسی مرد کو قتل کر کے ...“

مسٹر ٹارنر نے گلا گھونٹی ہوئی آواز میں کہا ”ان اشاروں کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آتا جو کچھ تمہیں معلوم ہو صاف صاف بیان کرو۔ میں کسی لاش کی موجودگی سے بالکل لاعلم ہوں اور اس لئے اس ذکر اور زیادہ پریشان کن ہے۔“

مگر مسٹر ٹارنر کے چہرہ کی زردی اور خوفناک اضطراب نے اس شبہ کو اور زیادہ مضبوط کر دیا جو ڈاکسن کے دل میں اس بارہ میں پیدا ہو چکا تھا۔ کہ مسٹر ٹارنر اس خوفناک فعل سے حقیقت میں لاعلم نہیں۔ جس کا راز اب لاش سے ہوا۔ جاسوس نے اپنا فرض ایک ہی نظر آتا تھا۔ جسے ادا کرنے پر وہ آمادہ ہو گیا۔ کہنے لگا ”مسٹر ٹارنر اس معاملہ کی نسبت آپ جتنا خاموش رہیں اتنا ہی بہتر ہو گا۔ کیونکہ جو کچھ آپ بیان کریں گے۔ عدالت میں آپ کے خلاف بیان کیا جائیگا۔ ... کسی مجسٹریٹ کے روبرو آپ کو لے جانا میرا فرض ہے ...“

”مجھے جانا ہی نصیب ہے۔“ سنسنی خیز خفیہ پولیس کے افسر پر خشم آلود نظر ڈال کر کہا۔

”ہاں آپ مجبور ہیں۔“ ڈاکسن نے جواب دیا۔

یکایک ٹارنر اس کرسی سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ جس پر ڈانکیس نے پکڑ کر بٹھا دیا تھا۔ اور غیر انسانی وحشت آمیز لہجہ میں جسے سنکر سامعین کو گمان ہوتا تھا۔ اسکا دماغ چل گیا ہے کہنے لگا "ٹارنر تھا۔ ٹارنر تھا۔ اسنے اور خطرناک دلیری سے مقابلہ کیا۔ ہماری شاندار تجارت کا کتنا خوفناک انجام ہے!" اور یہ کہتے ہوئے اس نے دیوانوں کی طرح زور سے قہقہہ لگایا "اور ہمارا دو سال روپیہ لیکر فرار ہو گیا۔ اور ہمارا دو ہزار پونڈ بھی اسکے ساتھ ہی گئے۔ مگر اتنا میں خدا اور ضمیر کو حاضر سمجھ کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ میں نے سر ہنری کورٹنی کو قتل نہیں کیا۔" اس نے پھر اسی مضمون کی طرف پلٹتے ہوئے کہا۔ جو اسکے دماغ کو سب سے زیادہ پریشان کر رہا تھا "میں نے ہرگز اس کو قتل نہیں کیا۔ اور ہمارا بھتا تم خود اس کی تصدیق کر سکتے ہو۔"

اتنا کہکر وہ بظاہر تھک کر اسی کرسی پر بیٹھ گیا جس سے اٹھا تھا۔

"سر ہنری کورٹنی!" ڈانکیس نے حیرت زدہ ہو کر کہا "یہ تو عجیب معاملہ ہے۔ کیونکہ ہم ایڈی کی گرفتاری بھی اسی شخص کے جعلی دستخط کرنے کے الزام میں عمل میں لائی گئی ہے۔ اسکی گمشدگی کی اطلاع ہمیں آج صبح کو ملی تھی۔"

اس شام کو سارے شہر میں تمام میں اس خبر نے سنسنی سی پیدا کر دی۔ کہ ٹارنر نامی ایک شخص کو جسے نہایت شریف اور نیک دل سمجھا جاتا تھا۔ اور جس کی اس کے حلقۂ احباب میں بہت عزت تھی۔ سر ہنری کورٹنی کے قتل کے الزام میں جیل خانہ ہولوگیٹ کی حوالات میں ڈال دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ خبر زبان زد عام تھی۔ کہ قیدی کی بیوی کو بھی جس کے ساتھ اس کی شادی شب گذشتہ کو ہوئی۔ اور جو شادی سے پہلے مس مبی اور [illegible] کے ساتھ تھا مسز سلنگسبی کے نام سے بہت مشہور تھی جعلسازی کے الزام میں اسی جیل خانہ میں پہنچا دیا گیا ہے۔

باب ۸۴ — اولڈ ویٹھی کی محفل

جیسے کہ جیمز [illegible] لندن [illegible] [illegible] کے [illegible]
[illegible] اپنے [illegible] دوستوں کی دعوت کے [illegible]

عمر رسیدہ شیطان نے اس بڑھیا کی مدد سے جو اس کے گھر کی منتظم تھی۔ میز پر بوتلیں گلاس۔ پائپ اور تمباکو قرینہ سے رکھا۔ آتشدان میں آگ تیز کر کے اس پر کیتلی میں کوئی چیز اُبلنے کو رکھ دی۔ اور کمرہ کی سب کھڑکیاں احتیاط کے ساتھ بند کر دیں۔ تا کہ گفتگو کی آوازیں باہر کسی غیر کو سنائی نہ دیں۔

ان تیاریوں کے بعد اس نے بڑھیا کو قریب ترین نانبائی کی دوکان پر بھیج کر پکا ہوا سرد گوشت منگایا۔ اور اس خرید کے تھوڑی ہی دیر بعد مہمانوں نے یکے بعد دیگرے نمودار ہونا شروع کیا۔

اب بڑھیا کو اس کے اپنے کمرہ میں بھیج دیا گیا۔ اور اولڈ ڈیتھ اور اس کے تین دوستوں نے میز کے پاس بیٹھ کر اپنے اپنے مذاق کے مطابق شراب پینا شروع کیا۔

جیفرینڈ جو حاضرین میں سے ایک تھا کہنے لگا "شیر بونز غالباً تم نے آج کی خبر سن لی ہوگی"

"تمہارے آقا اور اس کی بیوی کی گرفتاری کی؟" اولڈ ڈیتھ نے پوچھا۔

"ہاں وہی۔ اب ذرا دیکھنا ان دونوں کی کیسی چھنتی ہے" جیفرینڈ نے قہقہہ لگا کر کہا۔ "کل رات ہی جب ہم اس معاملہ کا ذکر کرتے۔ اور مال غنیمت کو تقسیم کر رہے تھے۔ تو ذکر آیا تھا۔ لاش ضرور جلدی ہی دریافت ہو جائے گی۔ دیکھ لو وہی ہوا۔ مگر سنو میں یہ کہتا ہوں" اس نے ٹم دی اسنیپر اور جوش پیڈلر کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا "کیا یہ بات عجیب نہ تھی۔ کہ جس شخص کو تم نے قتل کیا۔ اسے دفن کرنے میں میرا بھی کچھ حصہ تھا"

ٹم بولا "اس سے عجیب تر بات یہ ہے کہ گھر کا مالک تو بچ رہا۔ اور اس کے عوض ایک اجنبی کا قتل ہو گیا۔ خیر جو ہونا تھا۔ ہو گیا۔ اب اس ذکر سے کیا حاصل۔ مجھ سے پوچھو تو میری خواہش یہ ہے۔ کہ ایسا نہ ہوتا۔ مگر جلدی میں اس وقت نتیجہ کا کسے خیال تھا"

جوش پیڈلر بے صبری سے کہنے لگا "اب اس ذرا سے معاملہ کو ناحق طول کیوں دیتے ہو خاک ڈالو جس کام کے لئے ہم گئے تھے۔ اس میں بہر حال کامیاب ہو گئے۔ اور لوٹوں کو اولڈ ڈیتھ نے بھنا دیا۔ یہی دو باتیں سب سے زیادہ قابل غور تھیں۔ ایک رات کی آمدنی ۱۲۰ سولینز کچھ بری نہیں۔ اگرچہ اس کے صرف ہونے میں ایک ایسی بات بھی کرنی پڑی۔ جو اس سے پہلے ہم نے کبھی نہیں کی تھی"

جیفرینڈ نے کہا "اب مجھے یقین ہے۔ کہ کیا نام میرے متعلق [illegible] کو ضرور اس جرم میں پھانسی

کی سزا ہوگی۔ کیونکہ جو داستان وہ اپنی صفائی میں پیش کرے گا۔ اس پر کسی کو یقین نہیں آنے کا۔ مجھ سے پوچھو تو وہ اس کا مستحق بھی ہے۔ کیونکہ آدمی بڑا ہی سخت گیر۔ بد مزاج اور خاموشی پسند ہے۔ البتہ ایک بات کا مجھے افسوس ہے۔۔۔"

"کیا؟" اولڈ ڈیتھ نے پوچھا۔

جیفریز نے کہا۔ "اس نے آج رات ۷ بجے مجھے ۵۰ پونڈ دینے کا وعدہ کیا تھا اسی شرط پر میں یکایک اس کی ملازمت سے رخصت ہوا تھا۔ اب اس کی گرفتاری سے یہ روپیہ ہاتھ سے جا رہا۔"

"خیر مضائقہ نہیں۔ وہ ۵۰ پونڈ ہاتھ سے جاتے رہے۔ تو بلا سے۔ ان کے لئے پچھتانا لاحاصل ہے۔" اولڈ ڈیتھ کہنے لگا۔ "موجودہ ضرورتوں کے لئے تمہارے پاس کافی روپیہ ہے اور جس معاملہ پر ہم بحث کرنے کو تھے۔ اس کی بدولت اور زیادہ آمدنی کی امید ہے۔"

"اچھی بات ہے۔ تم ان نئے کاموں کا ذکر کرو۔" جیفریز بولا۔ "اب میرا ارادہ نوکری کرنے کا نہیں ہے۔ اور تم لوگوں سے مل گیا ہوں۔ تو میری خواہش تمہارے ساتھ ہی شامل رہنے کی ہے۔"

اولڈ ڈیتھ کہنے لگا۔ "میں تم سب کے لئے معقول اور نفع بخش کام مہیا کر سکتا ہوں مگر اور پہلے اس شراب کو تو ختم کر لو۔ طبیعت گرم ہو جائے۔ تو زیادہ اطمینان سے گفتگو ہوتی ہے۔"

"دیکھا یہ بڈھا کتنا سکا ہے۔" ٹم دی سنیم نے اپنے رفیق جوش پیڈلر کی طرف آنکھ کا اشارہ کر کے ہنستے ہوئے کہا۔ "اس کا ارادہ ہے کہ ہمیں شراب پلا کر بیہوش کر دے۔ تاکہ جو کچھ یہ کہے۔ اسے ہم بلا تامل منظور کر لیں۔"

اولڈ ڈیتھ نے ظاہر داری کے لئے زوردار قہقہہ لگایا۔ جس کی آواز مثل قبرستان کی طرح خوفناک تھی۔ اور کہنے لگا۔ "یار ٹم۔ تم مجھ سے بہت بدظنی رکھتے ہو۔ مگر میں یقین دلاتا ہوں کہ تم لوگوں کے ساتھ میرا سلوک ہمیشہ منصفانہ رہا ہے۔ میں تم سے ہرگز کوئی ناجائز فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا۔"

"بس ہونا بھی یہی چاہئے۔" ٹم سپلنٹ نے کہا۔ "تمہیں یاد ہے۔ اس سے پہلے تم نے ایک بار مجھ سے کس درجہ بدسلوکی کی۔ اور اس کی وجہ سے مجھے کتنا نقصان پہنچا۔"

"بنجمن بونز ذرا سختی کے لہجہ میں کہنے لگا۔ "دیکھو کل ہم نے اقرار کیا تھا۔ کہ گذشتہ را صلواۃ"

کے اصول پر عمل کریں گے۔ کیا اب تم اس انتظام سے منحرف ہوتے ہو؟ کیا اس انتظام کے باوجود تمہارے دل میں میرے خلاف رنج باقی ہے؟"

"نہیں نہیں۔" ٹم نے کہا۔ "بڑے میاں مذاق میں آزردہ نہ ہو جایا کرو۔ ہاتھ لاؤ۔ ہم اپنی دوستی کے ثبوت میں شراب کا ایک ایک گلاس پیتے ہیں۔ اور پھر تمباکو پیتے ہوئے اس نئی تجویز پر بحث کرینگے"۔

چنانچہ گلاسس ازسرنو پر کئے گئے۔ اور جب انہیں ختم کر کے جیفریز۔ جوش پیڈلر اور ٹم سپلنٹ نے پائپ جلائے تو اولڈ ڈیتھ نے انہیں مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

"لندن کے ایک شخص کیطرف سے مجھے سخت ہی ضرر پہنچا ہے۔ اتنا سخت کہ جب تک میں زندہ ہوں۔ اسے معاف نہیں کرسکتا۔ مختصر یہ ہے"۔ اولڈ ڈیتھ نے سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا۔ اگرچہ اس کے چہرہ پر جذبات سفلی کے زیر اثر نہایت خوفناک علامات نمودار تھیں۔ "اس شخص نے میرے پوشیدہ گودام دریافت کر لئے۔ اور میرے تمام مال و دولت اور اس بیش قیمت سامان کو جسے میں نے سالہا سال کی محنت سے جمع کیا تھا۔ ضائع کر دیا"۔

"ضائع کر دیا!" ٹم سپلنٹ نے متعجب ہو کر کہا۔ "شاید تمہارا یہ مطلب ہے کہ اس نے اسے چرا لیا؟"

"بالکل نہیں"۔ اولڈ ڈیتھ نے معمول سے زیادہ جوش میں آ کر کہا۔ جس سے اس کی کھوکھلی آواز چرخ کی آواز کی طرح خوفناک سنائی دینے لگی۔ "اس نے میری ہر ایک چیز کو عمداً ضائع کر دیا۔۔۔ بالکل ضائع کر دیا! بدمعاش!۔۔ شیطان! اس نے کوئی چیز بھی نہ چھوڑی۔ ہزاروں لاکھوں پونڈ کی قیمتی چیزوں کو اس نے بڑی بے دردی کے ساتھ مٹی میں ملا دیا۔ میں نے خود اس سامان کی بربادی کے نظارہ کو نہیں دیکھا۔ مگر اس کا مجھے یقین ہے۔ کہ اس نے ضرور ان کو ضائع کیا۔ کیونکہ وہ ایسا شخص ہے۔ جسے بیوقوف دنیادار لوگ باعزت کہا کرتے ہیں۔ ایسی عزت پر لعنت ہو!"

جوش پیڈلر کہنے لگا۔ "معاف کرنا۔ مگر میں پوچھتا ہوں۔ جب تم نے اس سامان کو فروخت کر کے نقدی کی صورت میں ہی نہ بدلا۔ تو وہ تمہارے کس کار آمد تھا؟"

"میرے کار آمد؟" اولڈ ڈیتھ نے جھلا کر کہا۔ "کیا قیمتی چیزیں صرف فروخت ہی کے

لئے ہوتی ہیں۔ کیا انہیں دیکھنے ہی سے بجائے خود ایک ناقابل بیان خط نہیں ہوتا؟ یقیناً ہوتا ہے"
اس نے زور دار لہجہ میں کہا "مگر یہ معاملہ سوال زیر بحث سے جدا ہے۔ تمہارے لئے یہی جاننا کافی ہے کہ صرف ایک گھنٹہ کے عرصہ میں ... نہیں بلکہ ایک منٹ میں میری اس سالہا سال کی کمائی کو خاک میں ملا دیا گیا۔ اور مجھے وہ مکان بھی۔ جو مدت دراز سے میرے قبضہ میں تھا۔ اور جسے میں نے اس کی بعض مخصوص آسائشوں کی وجہ سے خرید تھا فروخت کرنے پر مجبور کیا گیا۔ میں نے اسی وقت اس شخص سے بدلہ لینے کا عہد کر لیا تھا۔ جس کی اطلاع میں نے اس وقت جب ہم دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے تھے دیدی تھی۔ اب خواہ کچھ ہو۔ میں ضرور اپنے عہد کو پورا کروں گا"
"مگر وہ کون شخص ہے۔ جس کا تم ذکر کرتے ہو؟" ٹم ڈی سینمر نے پوچھا۔
اولڈ ڈیتھ نے جواب دیا "ارل آف اپلنگہم"
ٹم کہنے لگا "وہ تو ایک صاحب اختیار اور متمول امیر ہے اسے کسی طرح کا ضرر پہنچانا مشکل اور خطرناک ہوگا"
اتنے میں جان جیفریز کہنے لگا "واہ۔ کوئی امیر ہے تو ہوا کرے۔ جیسے اور لوگ ویسے امیر بھی ہیں۔ اپنے متعلق میں کہہ سکتا ہوں کہ مسٹر بونز کی طرف سے خواہ کوئی تجویز پیش ہو۔ مجھے اس پر عمل کرنے میں اعتراض نہ ہوگا"
"اور اگر معاوضہ معقول ہو۔ تو میرا بھی یہی جواب سمجھو" جوش پیڈل نے کہا۔ "مگر ہاں ایک بات ہے۔ جس کا میں تم سب سے ذکر کر دینا چاہتا ہوں۔ وہ جو ارنگ کے ہاں ... گلا کاٹنے کا معاملہ ہوا تھا۔ اس کی نسبت میں تم سب کو خبردار کرتا ہوں۔ کہ اس کا ذکر کسی بھی عنوان میری گھر والی میٹیلڈا کے سامنے نہ ہونے پائے۔ میں چاہتا ہوں۔ گھر میں تھوڑا آرام رہے۔ اور جب تو عورت کی زبان چلنی شروع ہو جائے۔ تو پھر شیطان بھی اسے روک تو روکے"
ٹم ڈی سینمر نے کہا "تم اطمینان رکھو۔ میٹیلڈا کے روبرو ہم پوری احتیاط سے کام لیں گے۔ ہمارے درمیان ایسا بیوقوف کون ہے۔ جو عورتوں یا غیروں سے اس قسم کا ذکر شروع کر بیٹھے۔ مگر ہاں۔ مسٹر بونز تم کیا کہہ رہے تھے؟ وہ ذکر تو بیچ ہی میں رہا"
اولڈ ڈیتھ کہنے لگا "مجھے جو کچھ بیان کرنا تھا۔ کر دیا۔ میری بیان کردہ کیفیت سے تم سمجھ گئے ہوگے۔ کہ یہ شخص ارل آف اپلنگہم ہرگز میرے ... رحم کا مستحق نہیں۔ پس اگر میں

تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس بات کا وعدہ کروں۔ کہ اگر تم ہر معاملہ میں جو اس شخص سے انتقام لینے کے لئے اختیار کیا جائے۔ میرے کہنے پر عمل کرو گے۔ تو میں سب کو ایک ایک سو پونڈ معاوضہ دوں گا۔ تو بتاؤ پھر تمہیں میرے شریک کار ہونے میں عذر تو نہ ہوگا؟ جواب دینے سے پہلے اس بات کو اچھی طرح دل میں یاد رکھنا کہ اس شخص سے میں جو انتقام لینا چاہتا ہوں۔ وہ بہت ہی خوفناک ہوگا۔"

"کیا تم اسے قتل کرانا چاہتے ہو؟" جان جیفریز نے پوچھا۔

"قتل کرنا۔ نہ۔ جان سے مار دینا۔ نہیں۔ نہیں۔" اولڈ ڈیتھ نے کہا۔ "اس قسم کا انتقام چاہتا ہے۔ اور اس سے میری ہرگز تسکین نہ ہوگی۔ انتقام ایسا ہو کہ وہ زندہ رہ کر جلے کر ہاں مجھ سے بدلہ لیا گیا۔ اس پر ایسے حملے کئے جائیں۔ اس کی ایسے طریق پر دلآزاری ہو۔ اسے ایسی ذلت اور بدنامی کی حالت تک پہنچایا جائے۔ کہ وہ اس شخص کی طرح جو تازیانے کھا کر تڑپتا ہے تڑپے۔ مگر کچھ نہ کر سکے۔ اسے معلوم ہو۔ میرے خلاف یہ کارروائی کس نے کی ہے۔ کیوں کی ہے اور کس کے حکم سے کی ہے۔ کیا تم لوگ ایک ہفتہ میری خدمت گزاری پر آمادہ ہو؟ اگر تمہارا جواب اثبات میں ہو۔ تو میں رقم موعودہ کا بیعانہ ابھی حاضر کرتا ہوں۔ اور اگر نفی میں تو جانے دو بات یہیں پر ختم سمجھنا۔ چاہے میں کسی اور کی مدد تلاش کر لوں گا۔"

جوش پیڈل کہنے لگا۔ "مگر تم نے ابھی تک یہ تو بتایا ہی نہیں۔ کہ ہمیں کیا کرنا ہوگا؟"

اولڈ ڈیتھ نے باصرار جواب دیا۔ "بہرحال اس معاملہ میں قتل کی ضرورت نہ ہوگی۔"

"تو میری طرف سے سمجھو۔" جوش پیڈل نے بلا تامل کہا۔

"اور میری بھی" ٹم دی سینمر نے جواب دیا۔

"اور میں کیا ایسا ہی گیا گزرا ہوں۔ کہ باقیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا۔" جان جیفریز کہنے لگا۔

"بہت خوب" سنجیدگی بولنے والے نے کہا۔ "تم میں سے ہر ایک کے پاس اس وقت معقول رقم موجود ہے۔ مگر اس میں اضافہ ہو جائے تو کیا برا ہے؟ لو میں تم سے ہر ایک کو بیعانہ کے طور پر ۲۰۔۳۰ پونڈ دیتا ہوں۔" اور یہ کہتے ہوئے اس نے اپنے پرانے ملگجے کوٹ کی جیب سے میلا سا بٹوہ نکالا۔

اس نے مقررہ رقم تینوں بدمعاشوں میں تقسیم کر دی۔ اور انہوں نے یہ نوٹ بڑی

تسکین کے ساتھ وصول کئے

تم دی سیفبر نوٹوں کو قابو کرکے بولا "نازگز کے اوراس سودے کی قسم کے تین چار داؤں اور لگ جائیں۔ تو پھر پانچوں گھی میں ہیں۔ اس کے بعد ہم کہیں شرفا کی حیثیت میں رہنے لگیں گے"

اولڈ ڈیتھ کے چہرہ پر شیطانی کامیابی کی خوفناک جھلک پائی جاتی تھی۔ گویا وہ سمجھتا تھا میں ایک حد تک انتقام سے بھی چکا ہوں۔ بولا "سنو پہلی بات جس سے میں تمہیں مطلع کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ہے۔ کہ میں کل صبح بنس کے مکان واقع ارل سٹریٹ سیون ڈائلز میں چلے جانے کا فیصلہ کرچکا ہوں۔ کل رات تمہیں میرا پہلا کام کرنا ہوگا"

"کیا؟" جوش پیڈلر نے پوچھا۔

"تمہیں یاد ہوگا۔ چند ہفتے گذرے ایک شخص ٹامس رنیغورڈ کو ہارس مونگر لین کے جیل خانہ میں پھانسی پر لٹکایا گیا تھا" اولڈ ڈیتھ نے کہنا شروع کیا۔ اور اسی کے ساتھ ہی اپنی گھنی داڑھیوں کے نیچے سے اس نے تیزی سے سارے حاضرین کی طرف نظر کی۔

"وہ شخص جسے رہزنوں کا بادشاہ کہا جائے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ بے شک بڑا ذی شان آدمی ہے۔ اور اس کے جو حالات میں نے سنے ہیں۔ ان کی وجہ سے میرے دل میں اس کی محبت پیدا ہوگئی ہے" جوش پیڈلر نے اس انداز سے کہا۔ گویا وہ صدق دل اور سچے جوش کے ساتھ یہ کلمات کہہ رہا ہو۔

اولڈ ڈیتھ بے صبری سے کہنے لگا "خیر جو کچھ بھی وہ تھا۔ بہر حال وہ اب ہمارے راستے سے ٹل چکا ہے۔ وہ مر گیا۔ مر کر دفن بھی ہوگیا۔ اور اب اس کی نسبت اظہار افسوس بے سود ہے۔ میری رائے ہے اگر تمہیں معقول معاوضہ دیا جائے۔ تو تمہیں اس ٹام رنیغورڈ کی لاش کو دیکھ کر اس کے بنہ پر تھوکنے یا اسکی کسی اور طریق پر بے حرمتی کرنے میں عذر نہ ہوگا"

جوش پیڈلر بولا "بالکل نہیں۔ اگر اس کی زندگی میں میرے دل میں کچھ عزت بھی تھی تو بہر حال میں اتنا نادان نہیں ہوں۔ کہ اب جب وہ مر چکا ہے میں اپنے فائدہ کا خیال نظر انداز کر دوں۔ اس کے علاوہ مردہ آدمی کی لاش بے جان مٹی ہے۔ اس کے ساتھ جو سلوک چاہو کرو وہ اسے محسوس نہیں کر سکتا۔ مگر یہ بات میں پھر تم سے پوچھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ تم نے یہ

عجیب ذکر کس نے چھیڑا؟"

اولڈ ڈیتھ نے دبی ہوئی کھوکھلی آواز میں کہا "اس لئے کہ کل رات تھامس رین کی لاش سے ہی تم سب کو واسطہ پڑے گا" اور یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی تیز آنکھیں تینوں کے چہروں پر گاڑ دیں۔

اس عجیب اور غیر معمولی تجویز کو سنکر تینوں بدمعاش چونک گئے۔ مگر ان کے جذبات کی پرواہ نہ کر کے بنجمن بونز نے سلسلۂ کلام جاری رکھا "میں تم سے مذاق نہیں کرتا۔ اصل بات یہ ہے کہ تھامس رینفورڈ ارل آف الیگھم کا جائز طور پر پیدا شدہ بڑا بھائی تھا۔"

اس پر تینوں شخص کی طرف سے پھر اظہار حیرت و استعجاب ہوا۔ مگر عمر رسیدہ بدمعاش نے اس ذکر کو جاری رکھتے ہوئے کہا "ان حالات میں تمہارے لئے یہ سمجھنا دشوار نہ ہوگا کہ اگر تھامس رین کی لاش کی بے حرمتی کی جائے۔ تو اس سے ایک طرف تو ارل کی ساری عالم میں بدنامی ہوگی۔ دوسرے وہ اپنے بھائی کی لاش کی بے حرمتی سے دل ہی دل میں پیچ و تاب کھائے گا۔ مگر کر کچھ نہ سکیگا۔ کیا تم میرا مطلب سمجھ گئے؟ نہیں سنو میں زیادہ صفائی کے ساتھ سمجھاتا ہوں۔ یہ بات تمہیں معلوم ہے۔ کہ ارل نے شرف سے تھامس رین کی لاش پھانسی پر لٹکائے جانے کے بعد لے لی تھی۔ اور پھر اسے اپنے طور پر تابوت میں بند کر کے دفن کیا تھا میں نے اس معاملہ کی نسبت تحقیقات شروع کی۔ اور آج ہی صبح معلوم ہوا۔ کہ ایک تابوت جس پر تھامس رینفورڈ کا نام منقش ہے۔ سینٹ لوتھ کے قبرستان میں دفن ہے۔ یہ اطلاع میرے دوست ٹڈ مارش نے اس گرجا کے پادری سے حاصل کی تھی۔ جو اس قبرستان سے ملحق ہے۔ پس اب کل رات کے لئے میں یہ کام تمہارے ذمہ ڈالتا ہوں۔ کہ تابوت کو قبرستان سے اٹھا کر ارل سٹریٹ سیون ڈائلز میں میرے مکان پر لے آؤ۔"

"کیا تم ہمیں مردہ فروش بنانا چاہتے ہو؟" جوش پیڈل نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔

بنجمن بونز کہنے لگا "میں نہیں جانتا۔ مردہ فروش کسے کہتے ہیں۔ میرا کہنا فقط یہ ہے کہ جب میں تمہیں معقول معاوضہ دوں۔ تو مجھے اس بات کا حق حاصل ہے۔ کہ جو کام میں تم سے لینا چاہتا ہوں۔ تم اسے پوری توجہ سے کرو۔ اگر تمہیں اس سے انکار ہے تو لاؤ میرا روپیہ واپس دے دو۔ میں دوسری جگہ انتظام کر لوں گا۔"

جوش بولا "نہیں میرا مطلب یہ تو نہیں۔ کہ میں اس کام سے پیچھے ہٹتا ہوں۔ لیکن

مجھے کسی بات پر متعجب ہونے کا حق تو بہر حال حاصل ہے۔ رہی کام کی نوعیت سو تم چاہو تو میں اسی معاوضہ پر سارے قبرستان کو اکھاڑ کے رکھ دوں۔"

"آفرین ہے۔" اولڈ ڈیتھ نے خوش ہو کر کہا۔ "میں جانتا تھا۔ تم ایسے ہی نڈر ہو اور کسی کام پر ہاتھ ڈال کر اس سے پیچھے نہیں ہٹتے۔ خیر جب تم اس تابوت کو قبرستان سے نکال کر ارل سٹریٹ میں لے آؤ گے۔ تو ہم لاش کو نکال کر اس کے گلے میں ایک رسہ ڈال دیں گے۔ اور اس کی چھاتی پر اس مطلب کی تحریر چسپاں کی جائے گی کہ یہ اس رنفورڈ اس مشہور رہزن کی لاش ہے۔ جسے ہارس مونگر لین کے جیلخانہ میں پھانسی پر لٹکایا گیا۔ اور جو حقیقت میں ارل آف ایلنگھم کے خطاب کا جائز حقدار تھا۔ یہ کر کے تمہارا کام اس لاش کو اسی ہیئت میں رات اور رات ارل کے مکان واقع پال مال پر لے جا کر وہاں اس کے دروازہ پر لٹکتا چھوڑ آنا ہو گا۔"

"مگر کام کا یہ حصہ بہت مشکل اور خطرناک ہے۔" ٹم دی سٹیمر نے کہا۔

اولڈ ڈیتھ بولا۔ "بالکل نہیں۔ لاش کو اس مقام پر ایک ہلکی سی گاڑی میں پہنچا دیا جائیگا اور کام کا باقی حصہ سرانجام دینا چند منٹ کی بات ہے۔ اس کے علاوہ رات کے آخری حصہ میں ان نواحات میں اکثر سناٹا ہوتا ہے۔"

جیفریز کہنے لگا۔ "یارو کام بالکل سہل ہے۔ اور کیا نام۔ میں تو اس سے بالکل نہیں جھجکتا۔ مگر کیا ہمارا فرض اسی قدر ہے۔ جو تم نے بیان کیا؟"

"نہیں، نہیں۔" نجبن بونز نے خوفناک مسکراہٹ کے آثار پیدا کر کے کہا۔ "انصاف تو کرو۔ کیا اس ایک رات کے کام کے لئے کوئی ۱۰۰ پونڈ معاوضہ دے سکتا ہے! میں بتاتا ہوں۔ اس کے علاوہ تمہیں اور کیا کرنا ہو گا۔ کیونکہ بہت سی باتیں کرنے سے ہی میرا انتقام مکمل ہو گا۔"

تینوں بدمعاشوں نے پھر اپنے گلاس پر کر لئے۔ اور جب وہ اپنے پائپ بھر چکے تو اولڈ ڈیتھ نے ان سے مخاطب ہو کر کہنا شروع کیا۔ "جو خبریں مجھے موصول ہوئی ہیں ان سے میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ ارل آف ایلنگھم کی اسمتھر دی مدینا سے گہری دوستی ہے۔ جس کی نسبت مجھے معلوم ہے۔ کہ وہ رنفورڈ کی داشتہ تھی۔"

واضح رہے کہ نجبن بونز کو اس واقعہ کا مطلق علم نہ تھا۔ جس کی بدولت ناظرین

کو معلوم ہوا کہ اسٹھر کی ایک اور بہن ہاملر بالکل اسی کی ہمشکل موجود تھی۔ اور اس دوسری بہن کا بھی رینفورڈ سے عشق تھا۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے اولڈ ڈیتھ نے کہا "یہ اسٹھر ڈی مڈینا کچھ عرصہ اپنے باپ کے ہمراہ باہر رہ کر حال میں لندن میں واپس آگئی ہے۔ ایک اور قابل ذکر امر یہ ہے کہ چند ہفتے بیشتر اخبارات میں یہ خبر درج ہوئی تھی۔ کہ ارل آف ایلنگھم کی لیڈی بیٹ فیلڈ سے شادی ہونے والی ہے۔ پس ہمیں دو باتیں معلوم ہیں۔ ایک یہ کہ ارل کی اسٹھر ڈی مڈینا سے گہری دوستی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کی شادی لیڈی بیٹ فیلڈ سے ہونے والی ہے"۔

اس جگہ ناظرین کو اس امر کی یاد دہانی بھی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ اس خبر کے مشتہر ہونے کے بعد جن واقعات کی بدولت آرتھر اور جارجیانہ کی شادی کا انتظام فسخ ہوا۔ ان کا حال اولڈ ڈیتھ کو مطلق علم نہ تھا۔ اس لئے وہ سمجھتا تھا کہ یہ انتظام پختہ اور عنقریب عمل میں آنے والا ہے۔

اپنی خوفناک نگاہوں کو باری باری جوش پیڈلر، ٹم دی سنیم اور جان جیفریز کے چہروں پر ڈال کر اس کینہ توز شیطان نے کہا "اب میرا ارادہ یہ ہے۔ کہ اس امیر۔۔ اس ملعون۔۔ قابل نفرت امیر کے دل کو ان شخصوں کی وساطت سے ناقابل برداشت صدمے پہنچاؤں جو اسے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ ان دونوں عورتوں کو میری طرف سے جو تکلیف پہنچے گی۔ حقیقت میں اس کا اثر ارل ہی پر پڑے گا اور اس طرح وہ حد درجہ کی ذہنی اذیت برداشت کرنے پر مجبور ہوگا۔ دوستو کل رات کے لئے میں تمہارا کام بیان کر چکا۔ پرسوں رات تمہارا کام کسی طرح اسٹھر ڈی مڈینا کو دھوکہ دیکر اپل سٹریٹ والے مکان میں لانا ہوگا۔ اور اترسوں لیڈی بیٹ فیلڈ کو۔۔۔ ان دونوں کو وہاں کس طرح لایا جائے اس کا ذکر میں مناسب وقت پر تم سے کروں گا۔ سردست اس تفصیل میں پڑنا لاحاصل ہے"

"مگر ان دونوں لیڈیوں کو اس مکان میں لے جا کر تم کیا کرنا چاہتے ہو؟" ٹم دی سنیم نے پوچھا۔

"کیا کرنا!" اولڈ ڈیتھ نے جوش میں ابھر کر کہا۔ اور اس کے چہرہ پر ایسے خوفناک آثار نمودار ہوئے۔ اور آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں کی طرح اتنی دہشت خیز چمک پیدا ہو گئی۔ جسے دیکھکر خوف آتا تھا۔ "میں کیا کرنا چاہتا ہوں؟ سنو میں انہیں بتاؤں گا اس قابل

لفرت ارل آف ایلنگھم کی ذات سے مجھے کتنا ضرر پہنچا ہے۔ اور اس کے بعد تم سے ان کے ہاتھ پکڑوا کر۔ میں ان کے منہ میں کپڑا ٹھونس کے ایک گرم سرخ تار سے ...»

«گرم سرخ تار سے ...!» جیفری نے ہیبت زدہ ہو کر کہا۔

«ہاں گرم سرخ تار سے ان دونوں کو اندھا کر دوں گا!» اولڈ ڈیتھ نے ایسی آواز میں کہا جو قبرستان کی گونج کی طرح بدن میں لرزہ پیدا کرنے والی تھی۔

تینوں بدمعاش ... ہاں وہ تینوں بدمعاش بھی جو ہر قسم کے جرائم کے لئے آمادہ رہتے تھے۔ اس شیطان مجسم کے خوفناک کلمہ کو سنکر حیرت زدہ ہو گئے۔

اولڈ ڈیتھ نے مارے جوش کے اپنی مٹھیاں کس لیں۔ اور کہنے لگا۔ «ہاں میں انکی خوبصورت آنکھیں جو دیکھنے والوں کے دلوں پر ستم برپا کرتی ہیں۔ اس گرم سرخ تار سے نکال کر انہیں اندھا کر دوں گا۔ اور پھر انہیں اسی طرح مشکیں کس کر اس مکان میں چھوڑ دوں گا۔ اور ایک اطلاعی رقعہ ارل کے نام بھیجکر اسے لکھوں گا۔ تمہارے دونوں محبوب فلاں مکان میں ہیں۔ کیا یہ انتقام میرے لئے ایک حد تک راحت بخش نہ ہوگا؟ کیا انتقام کی ایسی مکمل تجویز تم نے پہلے کبھی سنی ہے؟ ارل کی نسبت میرا یہ پختہ ارادہ ہے۔ کہ میں اسے صرف ذہنی اذیت ہی پہنچاؤں گا۔ بدنی تکلیف سے اسے ہر طرح محفوظ رکھا جائے گا۔ مگر وہ ذہنی تکلیف بھی ایسی ہوگی۔ جو کبھی کسی انسان کے حصہ میں نہیں آئی۔ میں اس کی آنکھیں اس لئے نہیں نکالنا چاہتا کہ وہ ان سے اپنے عزیزوں کو اندھا اور بدصورت دیکھے اور اس کے بڑے بھائی کی لاش کی جو بے حرمتی کی جائے گی۔ اس کی کیفیت اخبارات میں پڑھے۔»

اپنے شیطانی انتقام کی ان تجاویز سے یہ شخص دل ہی دل میں اتنا خوش ہوا۔ کہ اس کے پوپلے منہ سے بے اختیار قہقہہ کی آواز سنائی دی۔ اگرچہ وہ اتنی ہی خوفناک آواز تھی گویا کوئی بے جان لاش ہنس رہی ہو۔

تینوں بدمعاشوں نے اس کام میں اسے مدد دینے پر آمادگی ظاہر کی۔ کیونکہ اس نے معقول انعام دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اور جو کچھ اس نے پیشگی دیا۔ اس کا بھی ان کے دل پر خوشگوار اثر قائم تھا۔

جب اس شیطانی تجویز کی ہر طرح پختہ و نیز ہو گئی۔ اور یہ انتظام قرار پا چکا کہ ٹنڈمارش ندسبری کے لئے ان تینوں کے ہمراہ سینٹ لوقا کے قبرستان تک جائے۔ جہاں وہ تابوت

جس پر مس رینفورڈ کا نام منقش تہا۔ دفن کیا گیا تہا۔ تو بڑہی خادمہ کو بلا کر حکم دیا گیا۔ کہ وہ کہانے کی چیزیں میز پر لا کر رکہے۔

سب نے مل کر بڑی رغبت سے کہانا زہر مار کیا۔ اور جب دسترخوان اُٹھ گیا۔ تو اولڈ ڈیتھ نے جو ان تینوں بدمعاشوں کو حتی الامکان خوش کرنا چاہتا تہا۔ جان جیفریز کو پنچ تیار کرنے کا حکم دیا۔ جسے ضروری سامان الماری سے نکال کر ہاتھ دہونے کے برتن میں بڑی مقدار میں تیار کیا گیا۔

اس کے بعد ان چاروں شخصوں نے جنہیں لندن کے سلسلہ سیاہ کاروں کا سردار کہا جا سکتا ہے۔ سارے کاروباری تفکرات کو دل سے دور کر کے پنچ اڑانا شروع کیا۔

یکایک ٹم ولکنسن کہنے لگا "یار اس وقت کون گیت سنائے گا؟"

اولڈ ڈیتھ بولا "خدا کے لئے گانے والے کا نام نہ لو۔ ایسا نہ ہو ہمسائے بیدار ہو جائیں جہاں تک ممکن ہو۔ خاموش ہی رہنا چاہئے"

ٹموتہی سیلنٹ باصرار کہنے لگا "آخر دل لگی کا کچھ تو سامان ہو۔ اگر باتیں ہی ہوتی رہیں تو وہ ایسی ہونگی۔ جن سے ہمیں روزمرہ واسطہ رہتا ہے۔ پس اگر گیت نہیں تو کوئی شخص قصہ ہی بیان کرے۔ میں قصوں کا بہت شائق ہوں۔ خصوصاً اس صورت میں کہ وہ صحیح واقعات پر مبنی ہوں"

جیفریز نے کہا "میں تمہیں ایک سچا قصہ سناتا ہوں۔ کیونکہ میں تمباکو پینے سے بہی اکتا گیا ہوں۔ یہ قصہ میری اپنی ہی سرگذشت ہے۔ اور اتنی دلچسپ کہ تم سنکر حیران ہو جاؤگے"

"ضرور سناؤ" جوش پیڈلر نے کہا "مگر دیکہو اس میں کوئی فرضی بات شامل نہ ہو"

جیفریز بولا "فرضیات کا کیا ذکر ہے۔ ایک ایک لفظ صحیح ہوگا"

اس پر گلاسوں کو از سر نو پر کیا گیا۔ اولڈ ڈیتھ نے اپنے کانپتے ہوئے استخوانی ہاتہوں سے شمع کا گل کترا۔ جس کے بعد جیفریز نے اپنی سرگذشت شروع کی جسے ہم سابق کی طرح اسی کے لفظوں میں پیش کرتے ہیں۔

باب ۸۵ ایک خادم کی سرگذشت (پہلا حصہ نصف)

میرے والدین بہت غریب۔ مگر نہایت دیانتدار تھے۔ اور میں ان کا اکلوتا بچہ تہا۔ میرا باپ ایک گودام میں مزدوری کرتا اور ۵ اشلنگ ہفتہ وار کماتا تہا۔ اور میری ماں دہلائی وغیرہ کرکے چند شلنگ بچا لیتی تہی۔ ہمارا مکان بازار ہائی ہولبورن کے ایک احاطہ میں واقع تہا۔ جہاں ہم صرف ایک کمرہ میں رہتے تہے۔ جو حیثیت میرے والدین کی تہی اس کے لحاظ سے کمرہ کا سامان بہت اچہا تہا۔ اور زیادہ قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ اس کی ہر چیز ان کی اپنی زرخرید تہی۔ یوم سبت یا اور تیوہاروں کے لئے میرے باپ کے پاس کپڑوں کا ایک عمدہ سوٹ موجود تہا میری ماں کے پاس عمدہ گون ٹوپی اور شال تہا۔ اور مجھے بہی وہ ہمیشہ صاف ستہرا رکہا کرتے تہے۔ میرے والدین کبہی شراب خانے میں نہیں جاتے تہے۔ سوائے ان موقعوں کے کہ وہ صبح و شام کے کہانے کے لئے بیر لانے جاتے ہوں۔ گرجا کی حاضری میں وہ بڑے پابند اوقات تہے۔ اس نیک چلنی اور عزت داری کے علاوہ وہ کفایت شعار بہی تہے۔ اور وقت ضرورت کے لئے دو تین شلنگ ہفتہ وار جمع رکہتے جایا کرتے تہے۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ میرے باپ اور ماں سے زیادہ محنتی شخص بہت کم اس دنیا میں دیکھے گئے ہونگے۔ اور اسی لحاظ سے وہ دنیا میں کامیابی حاصل کرنے کے مستحق بہی تہے۔ واضح رہے کہ یہ سب حالات مجھے ان لوگوں کی زبانی معلوم ہوئے۔ جو ان کو پہچانتے تہے۔ کیونکہ جب ان کا انتقال ہوا۔ تو میری عمر اتنی کم تہی۔ کہ میں ان کے عادات و اطوار کو بالکل سمجہ نہ سکتا تہا

مجھے معلوم ہوا ہے کہ میری ماں بڑی خوبصورت جوان عورت تہی۔ جس تاجر کے گودام میں میرا والد کام کرتا تہا۔ اسی کے گہر میں وہ ملازم تہی۔ دونوں میں جذبہ محبت پیدا ہوا۔ اور اس کے بعد انکی شادی ہو گئی۔ اس تاجر کا ایک بیٹا تہا۔ جو نہایت آوارہ اور بری صحبت کا عادی تہا جس کی وجہ انکے والدین کو جو عزت دار آدمی تہے۔ بہت بے چینی رہا کرتی تہی۔ جن دنوں میری ماں اس تاجر کے ہاں کام کرتی تہی۔ تو فریڈرک شالیفیہ نوجوان برا لشکم یورپ میں گیا ہوا تہا۔ کیونکہ اس کے باپ نے اسے اس غرض سے ایک تجارتی کوٹہی میں اس غرض سے بہیجدیا تہا۔ کہ وہاں غیر لوگوں کے پاس رہکر نسبتاً جلد اصلاح پذیر ہو جائے گا۔ مگر انہوں نے اسے ناقابل اصلاح سمجہ کر اس کے باپ

کے پاس واپس بھیج دیا۔ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے۔ کہ میرے والدین کی شادی ہوئے تین سال کا عرصہ گذر چکا تھا۔ اور میری عمر دو سال کے قریب تھی۔ جب کبھی والد کو گودام کے کام سے فرصت نہ ہوتی۔ تو میری ماں اس کا کھانا خود پہنچانے چلی جاتی تھی۔ ایک موقعہ پر فریڈرک شا نے میری ماں کو اس وقت دیکھ لیا۔ جب وہ کھانا دیکر گھر کو واپس آرہی تھی۔ وہ اس کے پیچھے پیچھے ہولیا۔ راستہ میں اس سے بعض گستاخانہ کلمات کہے۔ وہ اس سے ایسے طریق پر سلوک کرنے لگا۔ جو شریفوں کا شیوہ نہیں۔ اس موقعہ پر میں بھی والدہ کی گود میں تھا۔ اور اگر اس نوجوان کے طرز عمل کو کوئی بات بدترین بنا سکتی ہے۔ تو وہ یہ تھی۔ کہ اس نے گود کے بچہ کا بھی لحاظ نہ کر کے اس سے بدسلوکی۔ اس نے میری ماں کو یہاں تک دق کیا۔ کہ اسے ایک دوکان میں پناہ گیر ہونا پڑا۔ اور وہاں وہ مارے خوف اور غصہ کے نیم بے ہوشی کی سی حالت تک پہنچ گئی۔ جب دوکاندار نے میری ماں کی طرفداری شروع کی۔ تو شا دم دبا کر کھسک گیا۔ آخر جب میری ماں کے اوسان بحال ہوئے۔ تو اسے ایک کرایہ کی گاڑی میں گھر بھیج دیا گیا۔ شام کو والد مکان پر آیا۔ تو والدہ نے ساری کیفیت اس کے سامنے بیان کی۔ مگر وہ سارے حالات بیان نہ کر چکی تھی۔ کہ فریڈرک شا بھی وہیں آپہنچا۔ کہنے لگا۔ جو کچھ مجھ سے ہوا۔ اس پر مجھے تہ دل سے ندامت ہے۔ اور میں اسی اظہار افسوس کے لئے آیا ہوں۔ اس نے بہت التجا کی۔ کہ مجھ سے جو حرکت ہوئی۔ اس کی خبر میرے والد کے کانوں تک نہ پہنچائی جائے۔ اس وقت وہ اتنی سنجیدگی کی حالت میں تھا۔ اور اپنی بدسلوکی کے متعلق اس کی طرف سے بظاہر اس قدر اظہار تاسف ہو رہا تھا۔ کہ میرے والدین نے اس واقعہ سے درگذر کرنا منظور کر لیا۔ اس نے بار بار ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس کے بعد رخصت ہو گیا۔ اس دن سے والد نے میری ماں کو تاکید کر دی۔ کہ تم آئندہ کسی بھی حالت میں گودام میں نہ آیا کرو۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا۔ تمہارے ساتھ اس قسم کی بدسلوکی کا کوئی بعید ترین موقعہ بھی پیش آئے۔

اس واقعہ کے چند ہفتہ بعد فریڈرک شا ایک دن شام کو شراب میں بدمست ہو کر اس وقت ہمارے مکان پر آیا۔ جب میرا والد مکان پر موجود نہ تھا۔ اور وہاں اس نے پھر میری ماں کے ساتھ بے حیائی کی گفتگو شروع کر دی۔ میری ماں نے شور و غل مچایا لوگ اکٹھے ہو گئے۔ اور ایک کانسٹبل کو طلب کر کے فریڈرک شا کو اس کی حوالگی میں تھانہ پہنچا

دیا گیا۔ اب اس معاملہ نے اتنی سنگین صورت اختیار کرلی تہی۔ کہ اسے دبانا غیر ممکن تہا۔ چنانچہ قدرتی طور پر اس واقعہ کی خبر اس نوجوان کے باپ مسٹر شا سوداگر کو بہی ملی۔ فریڈرک شا کے خلاف جو کارروائی ہوئی۔ اس کے سلسلہ میں اسے جرمانہ کی سزا دی گئی۔ اور ایک عرصہ معین کے لئے اس کا مچلکہ لیا گیا۔ میرے والد نے بہی اس کے بعد کسی دوسری جگہ ملازمت تلاش کرلی۔ کیونکہ اگرچہ مسٹر شا سوداگر کو اس بات کا یقین تہا۔ کہ قصور سراسر میرے ہی لڑکے کا ہے تاہم والد نے سوچا۔ کہ اس جگہ رہنا عاقبت اندیشی سے بعید ہوگا۔ جہاں ایک مسلمہ دشمن موجود ہے۔ فریڈرک شا نے میرے والد کے خلاف عناد جاری رکہا۔ اور خدا معلوم کن غلط یا جہوٹی اور ناجائز کارروائیوں کے ذریعہ اس نے والد سے بدلہ لینے کی خاطر اسے نئی ملازمت سے موقوف کرادیا۔ جس کے بعد وہ کوئی اور نوکری حاصل کرنے سے قاصر رہا۔ اس کے خلاف طرح طرح کی غلط خبریں مشہور کی گئیں۔ اور اس بدسلوکی کا اس غریب پر اتنا اثر ہوا۔ کہ اس کا دل ٹوٹ گیا۔ اور وہ چند ہی ہفتوں کے عرصہ میں فوت ہوگیا۔

باپ کے مرنے پر میری ماں یکایک مصیبت افلاس میں مبتلا ہوگئی۔ ایک بے فکرے بدمعاش نے اس کے سامان راحت کو بالکل شکست و ریخت کردیا تہا۔ بدقسمتی سے انہی ایام میں فریڈرک شا کے باپ کا بہی جو اس مصیبت میں میری ماں کا واحد مددگار تہا۔ اور اس کے ساتہہ رحم کا سلوک کیا کرتا تہا۔ انتقال ہوگیا۔ اس کی موت میرے والد کے انتقال کے دس ہی دن بعد ہوئی۔ اور اب بدنصیب عورت مصیبتوں کے اس ہجوم کو برداشت نہ کرکے چند مہینے افسوسناک افلاس و نکبت میں بسر کرنیکے بعد آخرکار خود بہی اس دار فانی سے کوچ کرگئی۔ اس طرح پر میں تین سال کی عمر میں ہی بے یار و مددگار یتیم رہ گیا۔ اس کے بعد میرا جو کچہہ ہوا۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل نہ ہوگا۔ یعنی مجہے محتاج خانہ میں بہیجدیا گیا۔

یہ واقعات میں نے اس لئے بیان کئے ہیں۔ کہ ان سے معلوم ہوگا۔ میں پیدائشی بدنصیب تہا۔ اگر وہ بدمعاش فریڈرک شا میرے والدین کی راہ میں حائل نہ ہوتا۔ تو وہ یقیناً اپنی عمر طبعی کو پہنچتے۔ اور فارغ البالی کی زندگی بسر کرتے۔ اور میں بہی ان کے زیر حفاظت خوش رہتا۔ مگر قسمت میں یہی لکہا تہا۔ کہ ان کا میری خوردسالی ہی میں انتقال ہو جائے۔ اور میں ایک محتاج یتیم کی حیثیت میں محتاج خانہ کی روٹیوں پر پرورش حاصل کروں۔ ۱۳ سال کی عمر تک میں اس محتاج خانہ ہی میں رہا۔ اور یہ سب واقعات جو میں نے بیان کئے ہیں۔

وہ ہوا مجھے ایک عمر رسیدہ جوڑے کی زبانی معلوم ہوئے جنہیں انقلاب زمانہ نے اسی محتاج
خانہ میں پہنچا دیا تھا۔ ۱۲ سال کی عمر میں مجھے ایک ڈاکٹر کے ہاں ملازمت دلوائی گئی۔ جہاں شروع
میں میرا کام بوٹ صاف کرنا۔ چٹھیاں لے جانا۔ اور فرصت کے وقت دوائیوں کی کوٹ
چھان کرنا ہوتا تھا۔ مگر جب ڈاکٹر نے مجھے ایک پھرتیلا اور وضعدار لڑکا دیکھا۔۔ کیونکہ
ان دنوں میرے منہ پر آجکل کی طرح سیتلا کے داغ نہ تھے۔۔ تو اس نے چند ہی ماہ بعد مجھے
وردی پوش نوکر کی حیثیت میں رکھنا شروع کیا۔ اور اس وقت دوائیاں دینے کا کام
میرے سپرد کیا گیا۔ میرا آقا ایک عمر رسیدہ شخص اور اس کی بیوی ایک پھرتیلی سمجھدار عورت
تھی۔ جسے اس کی خدمات کا معقول معاوضہ ادا کر دیا جائے۔ تو اس کی طرف سے رازداری
کا کامل یقین رکھا جا سکتا تھا۔ میرے اس بیان کا مطلب ان واقعات سے جو میں آگے چل
کر کروں گا۔ اچھی طرح واضح ہو جائیگا۔

ایک دن کا ذکر ہے۔ میں نے دیکھا ڈاکٹر اس کی بیوی اور خادمہ میں بہت کچھ کھسر
پھسر باتیں ہو رہی ہیں۔ اور ان کی گفتگو اہمیت اور رازداری کی جھلک لئے ہوئے ہے
بعض تیاریاں بھی شروع تھیں۔ جن سے معلوم ہوتا تھا۔ انہیں کسی کی آمد کا انتظار ہے۔
میں چونکہ ایک ہوشیار اور بیدار مغز لڑکا تھا۔ اس لئے میں جلدی ہی ان معاملات کی نوعیت
کو بھانپ گیا۔ مکان کے اندر ایک فالتو خواب گاہ اور نشست کا کمرہ تھا۔ ان کی کھڑکیاں
صاف کرنے کا فرض میرے سپرد کیا گیا۔ اور بڑی خادمہ نے ان کمروں میں ضروری
سامان بڑے قرینہ سے سجا دیا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کیا کوئی مہمان آنے والا ہے؟
اس پر اس نے کہا۔ تم کو اس سے کیا؟ تم اپنے کام سے کام رکھو۔ میں خاموش تو ہو گیا
مگر کچھ تو اس جواب اور کچھ ان پراسرار تیاریوں سے جو ہو رہی تھیں میرے اندر مادۂ استعجاب
اور تیز ہو گیا۔ رات کو معمول سے سویرے ہی مجھے اپنے کمرہ کو بھیج دیا گیا۔ مگر چونکہ اس کمرہ
کی کھڑکی سے بازار کا نظارہ دکھائی دیتا ہے (واضح رہے کہ یہ بازار بوک سٹریٹ ہولبورن کا
تھا) اس لئے میں دیر تک اپنے کمرہ کی کھڑکی میں بیٹھا رہا۔ کیونکہ مجھے یقین تھا۔ مجھے اتنے
سویرے بلا وجہ رخصت نہیں کیا گیا۔ میرا یہ خیال غلط ثابت نہ ہوا۔ کیونکہ رات کے ساڑھے
دس بجے کے قریب ایک کرایہ کی گاڑی دروازہ پر رکی۔ اس میں سے دو شخص۔ اتارے گئے
اور ڈاکٹر اور اس کی بیوی نے ایک خاتون کو جو لبادہ میں لپٹی ہوئی تھی۔ اور جس کے

ساتھ یہ دونوں بہت مودبانہ سلوک کر رہے تھے گاڑی سے اترنے میں مدد دی۔ چونکہ اس وقت چاند نکلا ہوا تھا۔ اس لئے میں کھلی کھڑکی سے یہ سب باتیں بآسانی دیکھ سکا۔ وہ خاتون ڈاکٹر اور اس کی بیوی کے ساتھ مکان کے اندر چلی گئی۔ اور گاڑی رخصت ہوگئی۔

اگلی صبح کو میں نے بڑی خادمہ کو صبح کا ناشتہ ان کمروں کی طرف لے جاتے دیکھا اور گو مجھے یقین تھا۔ ان کمروں میں وہی لیڈی رہتی ہے۔ جو کل رات گاڑی سے اتری تھی۔ تاہم میں نے نہ صرف کسی سے اس معاملہ کی نسبت کوئی سوال نہ پوچھا۔ بلکہ ایسا ظاہر کیا۔ گویا میرے نزدیک کوئی غیر معمولی بات ظہور میں آئی ہی نہیں۔ کیونکہ یوم گذشتہ کو خادمہ نے جس طریق پر میرے سوال کو رد کر دیا تھا۔ وہ مجھے اب تک یاد تھا۔ باورچن اور چھوٹی خادمہ بھی اسی طرح خاموش تھیں۔ اور میں باوجود بڑی کوشش کے یہ معلوم کرنے سے قاصر رہا کہ معاملہ کیا ہے۔

اسی طرح ایک ماہ گذر گیا۔ اور گو اس عرصہ میں میں نے ان کمروں میں رہنے والی لیڈی کو کبھی نہ دیکھا۔ تاہم اتنا مجھے معلوم تھا کہ کوئی ان کمروں میں رہتا ضرور ہے۔ کیونکہ وہاں بروقت کھانا پہنچایا جاتا تھا۔ ڈاکٹر دن میں دو تین بار اس کمرہ میں جاتا۔ اور اس کی بیوی گھنٹوں وہیں رہا کرتی تھی۔ آخرکار ایک دن اس چھوٹی خادمہ نے بھی جو ۱۹ سال عمر کی ایک شوخ اور حسین لڑکی تھی۔ اس راز کا جو مجھے اتنا پریشان کر رہا تھا مجھ سے ذکر شروع کیا۔ چنانچہ ایک دن اتوار کی شام کو جب ہم دونوں کے سوا کوئی اور نوکر موجود نہ تھا۔ اس نے رفتہ رفتہ مجھے بتایا۔ کہ ایک کنواری لیڈی عنقریب بچہ کی ماں بننے والی ہے۔ اور اس مکان کے فالتو کمرے ہمیشہ ایسی ہی عورتوں کے لئے مخصوص رکھے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کیا تم نے اس عورت کی صورت دیکھی ہے؟ وہ بولی نہیں۔ اور نہ یہ اغلب ہے۔ میں اس کی صورت دیکھوں۔ مجھے اس گھر میں رہتے چار سال ہوگئے۔ اس عرصہ میں ۸-۱۰ ایسی لیڈیاں یہاں آئی ہیں۔ مگر میں ان میں سے ایک کی صورت بھی نہیں دیکھ سکی۔ وہ خود یا ان کے متعلقین ان کی سکونت کے اخراجات کے لئے ایک معقول رقم ادا کر دیتے ہیں۔ اور اس ذریعہ سے ڈاکٹر صاحب کو بڑی آمدنی ہوتی ہے۔ ورنہ تم دیکھ سکتے ہو کہ ان کا مطب معمولاً اتنا کامیاب نہیں۔ مگر دیکھو جان جو کچھ میں نے تم سے کہا اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ ورنہ کسی کو خبر ہوگئی۔ تو مجھے فوراً موقوف کر دیا جائے گا۔ میں نے رازداری کا وعدہ کیا۔ اس کے

بعد وہ گفتگو کے رخ کو بدل کر کہنے لگی۔ جان تمہاری عمر کتنی ہے؟ میں نے کہا۔ چودہ سال کے قریب۔ وہ بولی۔ تم بڑے خوبصورت لڑکے ہو۔ لاؤ ایک بوسہ تو دو۔ میں نے کہا۔ تم مجھے بے باک سمجھو گی۔ اور اس کے علاوہ مجھے شرم بھی آتی ہے۔ اس پر حسین خادمہ شوخی سے کہنے لگی۔ تم پورے بیوقوف ہو۔ اور غصہ میں بھر کر وہاں سے چلی گئی۔

اس رات میں دیر تک بیدار پڑا ان واقعات پر غور کرتا رہا۔ جو میں نے نووارد لیڈی کی نسبت سنے تھے۔ معلوم نہیں میرے دل میں یہ خواہش کس لئے پیدا ہوئی۔ بہر حال اس بات کی تمنا ضرور تھی۔ کہ ایک بار اس کی صورت دیکھوں۔ جتنا زیادہ میں اس معاملہ پر غور کرتا۔ اسی قدر اس عورت کی صورت دیکھنے کی خواہش بڑھتی تھی۔ جو پر اسرار حالات میں اس جگہ مہمان ہوئی۔ اور آخر کار میں نے اس بات کا مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ اس کی صورت دیکھنے کی کوشش کروں گا۔ یہ ارادہ کر کے میں سو گیا۔ دوسرے دن صبح کی ڈاک میں چٹھی رساں ایک خط لایا۔ جو میرے آقا کے نام تھا۔ مگر ایک کونے میں بعض شکستہ حروف درج تھے۔ جنہیں میں پڑھ نہ سکا۔ ڈاکٹر نشست گاہ میں بیٹھا تھا۔ جب میں خط لے کر اس کے پاس گیا۔ تو اس نے لفافہ پر نظر ڈالکر کہا۔ یہ خط اوپر کا ہے تم اسے بڑی خادمہ کے حوالہ کر دو۔ اتنا کہکر وہ پھر اخبار پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ میں نے سمجھا اس پر اسرار لیڈی کی صورت دیکھنے کا یہ موقعہ خوب ہے۔ چنانچہ اس خط کو ہاتھ میں لے کر میں ان کمروں کی طرف چلا۔ جن میں وہ سکونت پذیر تھی۔ اور جو بالائی منزل پر واقع تھے میں نے نشست گاہ کے دروازہ پر جو خواب گاہ کے باہر واقع تھی۔ آہستگی سے دستک دی۔ اور اندر سے کسی نے نہایت شیریں آواز میں کہا۔ آ جاؤ۔ دروازہ کھولکر اندر داخل ہوا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ ایک کم سن حسینہ۔ پری پیکر۔ نازک اندام ۱۷-۱۸ برس کا سن۔ صبح کے کھلے لباس میں ملبوس اور اس کے اندر سے اس کی شفاف چھاتی بالکل برہنہ۔ آرام کرسی پر لیٹی ہوئی ہے۔ مجھے دیکھکر وہ حیرت زدہ ہو گئی۔ اس نے ایک چیخ ماری۔ اور جھٹ اپنی چھاتی کو ڈھک لیا۔ معلوم ہوا۔ وہ سمجھتی تھی۔ بڑی خادمہ یا ڈاکٹر کی بیوی نے دستک دی ہے۔ میں نے اس بارہ میں چند الفاظ کہہ کر کہ ڈاکٹر صاحب نے یہ رقعہ آپ کو پہنچانے کے لئے کہا تھا۔ خط اس کے حوالہ کر دیا۔ اور خود مضطرب اور پریشان وہاں سے لوٹ آیا۔ اس کے چند منٹ بعد اس کمرہ میں جہاں وہ لیڈی ٹھیری ہوئی تھی

بڑے زور سے گھنٹی بجی۔ اور بڑی خادمہ اس طرف کو جاتی نظر آئی۔ جلدی ہی واپس آ کر وہ ڈاکٹر صاحب کی نشست گاہ میں گئی۔ اس سے ذرا دیر بعد مجھے بھی وہیں طلب کیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر اور اس کی بیوی دونوں ناشتہ کی میز کے قریب نہایت افسردہ صورت بنائے بیٹھے ہیں۔ اور بڑی خادمہ کمرے کے وسط میں کھڑی ہے۔ میں نے سمجھا ضرور کوئی آفت نازل ہونیوالی ہے۔ مجھ سے مخاطب ہو کر ڈاکٹر نے کہا جان تم نے اس لیڈی کے کمرہ میں جانے کی کیونکر جرأت کی۔ جو اس مکان میں ٹھیری ہوئی ہے؟ میں نے بڑی دلیری سے جواب دیا۔ آپ ہی نے تو مجھے وہ خط اوپر لیجانے کو کہا تھا۔ آپ کے کہنے سے میں چلا گیا۔ ڈاکٹر۔ اس کی بیوی اور خادمہ تینوں ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ اور پھر دیر تک میری طرف کو گھورتے رہے۔ آخر کار ڈاکٹر یہ دیکھکر کہ میری طرف سے ذرا بھی اضطراب کا اظہار نہیں ہوا بولا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس لڑکے کو کچھ غلط فہمی ہوئی۔ اس کی بیوی کہنے لگی خیر جو کچھ ہوا۔ بہر حال دیکھو تم نے کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا۔ کہ میں نے اس لیڈی کو جو اوپر رہتی ہے دیکھا میں نے بڑی معصومیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ میڈم میرا اس دنیا میں کون ہے جس سے میں اسکا ذکر کرونگا۔ اس پر مجھے کمرہ سے چلے جانے کا حکم دیا گیا۔ اور یہیں پر یہ مختصر سا معاملہ ختم ہو گیا۔

اس روز دن بھر چھوٹی حسین خادمہ میرے ساتھ گفتگو کے لئے بے چین نظر آتی رہی مگر حالات ایسے پیش آئے کہ ہمیں تنہائی میں ملنے کا موقعہ ہی نہ ہوا۔ رات کے ساڑھے نو بجے میں حسب معمول باقی نوکروں سے پیشتر ایک گھنٹہ سونے کے لئے چلا گیا۔ اور جلدی ہی میری آنکھ لگ گئی۔ یکایک ایسا معلوم ہوا۔ کوئی مجھے ہلا کر جگا رہا ہے۔ اور مجھے کمرہ میں روشنی بھی نظر آئی۔ پہلے تو چونکا۔ مگر پھر یہ دیکھکر میرا اطمینان ہو گیا۔ کہ میرے سرہانے وہی حسین خادمہ شب خوابی کا لباس پہنے کھڑی ہے۔ وہ میری چارپائی پر بیٹھکر پوچھنے لگی آج دن کے وقت تمہیں ڈاکٹر نے کیوں بلایا تھا؟ میں نے اس کے روبرو سارے واقعات بیان کر دیئے۔ وہ کہنے لگی۔ تم بڑے ہی پیارے لڑکے ہو۔ کہ اس معاملہ میں میرا ذکر نہیں آنے دیا مجھے اندیشہ تھا۔ کہیں تم نے میرا ذکر نہ کر دیا ہو۔ اظہار شکر گذاری کے طور پر اس نے مجھے دو تین بوسے دیئے۔ اور پھر مجھ سے اس لیڈی کی نسبت سوالات پوچھتی رہی یعنی یہ کہ اس کی عمر کتنی ہے؟ صورت کیسی ہے؟ بالوں اور آنکھوں کی رنگت کیا ہے وغیرہ وغیرہ

جہاں تک ہو سکا ان سوالات کا جواب دیا۔ اور وہ میری اس دلیری پر بہت ہی خوش ہوئی۔ کہ میں اس خط کے بہانے سے لیڈی کی صورت دیکھنے چلا گیا۔ وہ اتنی خوش تھی کہ مجھے پے درپے بوسے دیتی رہی۔ جیسا کہ تم سمجھ سکتے ہو۔ اس انہماک شوق کا انجام یہ ہوا کہ ہم دونوں گنہگار بنے صبح کو ہماری آنکھ کھلی بھی نہ تھی۔ کہ بڑی خادمہ نے جو ہ بیدار کرنے کمرہ میں آئی تھی۔ ہمیں دیکھ لیا۔ اس لئے یہ معاملہ بہت سا شور وغل مچا کر ڈاکٹر اور اس کی بیوی کے کانوں تک پہنچایا۔ جس کی ایک وجہ غالباً یہ تھی۔ کہ وہ بڑی خادمہ خود بارہا میرے منہ پر بہت سے ہاتھ پھیرتی رہی تھی۔ خیر انجام یہ ہوا۔ کہ اس حسین خادمہ کا اسباب بند ہوا کر اسے اسی وقت رخصت کر دیا گیا۔ اس کے چلے جانے پر میری بھی وہ دکا اتروا کر مجھے محتاج خانے کے کپڑے پہنا دئے گئے۔ اور پھر مجھے وہیں بھیج دیا گیا۔ جہاں سے آیا تھا۔ یعنی محتاج خانے میں۔

مگر جس وقت ڈاکٹر مجھے ساتھ لیکر محتاج خانہ پہنچا تو اندر سے ایک ادھیڑ عمر کی خوش پوش وضعدار لیڈی اپنی گاڑی کیطرف آرہی تھی۔ معلوم ہوا وہ پہلے سے ڈاکٹر صاحب کی واقف ہے ڈاکٹر نے اسے مسز بوموٹ کے نام سے مخاطب کیا۔ ان میں سرسری گفتگو کے بعد جو ذکر چھڑا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ وہ لیڈی کسی سمجھدار خادم کی تلاش میں محتاج خانہ کے منتظموں کے پاس آئی تھی۔ اس نے میری طرف دیکھا۔ ڈاکٹر نے اس سے کہا۔ لڑکا تو یہ بھی بہت سمجھدار اور ہوشیار ہے۔ مگر میں نے اس کے اندر ایک عیب دیکھا ہے۔ جس کی وجہ سے میں اسے اپنی ملازمت میں نہیں رکھ سکتا۔ چنانچہ اس نے حسین خادمہ والے واقعہ کا ذکر کیا مگر ساتھ ہی کہنے لگا۔ میرا خیال یہ ہے۔ کہ اس لڑکے کو اس خادمہ نے خراب کیا۔ مگر چونکہ میرا پیشہ ایسا ہے۔ کہ ذرا سی بدنامی سے بھی اس کو ضعف پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے میں اس واقعہ کو نظر انداز نہ کر سکتا تھا۔ وہ لیڈی کہنے لگی۔ مجھے اس لڑکے پر رحم آتا ہے افسوس ہے کہ ایسا ہونہار لڑکا محتاج خانہ کا دست نگر ہوگا۔ غرض کسی نہ کسی طرح اس نے تجربہ کے طور پر مجھے اپنی ملازمت میں لینے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ ڈاکٹر مجھ سے جدا ہونے سے پہلے آہستگی سے میرے کان میں کہنے لگا۔ جان دیکھو میں چاہتا تو سارے حالات بیان کر کے ہمیشہ کو بدنام کر سکتا تھا۔ مگر میں نے پھر بھی تمہاری سفارش ہی کی ہے۔ اور اب تمہارا یہ فرض ہے۔ کہ کسی سے اس لیڈی کا ذکر نہ کرو۔ جسے تم نے میرے

مکان پر دیکھا تھا۔ اتنا کہکر وہ چلا گیا۔ اور مسز لوموِنٹ نے تاج خدمت کے متعلق سے یہ کہکر کہ میں اس نوجوان کو اپنی ملازمت میں لینے پر آمادہ ہوں۔ ہدایت کر گئی۔ کہ اسے ابھی آج شام کو میرے ہاں پہنچا دینا۔ ان ہدایات کی تعمیل میں مجھے اسی روز اس لیڈی کے مکان پر بھیجدیا گیا۔ اور اسی طرح پر میں نے اس دوسری ملازمت کا آغاز کیا۔ جو شروع شروع میں بہت اطمینان بخش نظر آتی تھی۔

مسز لوموِنٹ ایک بیوہ عورت تھی۔ اور اس کی عمر ۴۶ سال کے قریب تھی عمر کے لحاظ سے وہ ایک خوبصورت عورت تھی۔ اس کا مکان مِڈل سکوئر میں واقع تھا۔ اور وہ اس جگہ بڑی شان سے رہا کرتی تھی۔ اس کے ہاں ایک خانساماں۔ ایک مرد خادم اور تین خادمائیں تھیں۔ ان کے علاوہ ایک جوان عورت مس سٹیشی بطور رفیق رہا کرتی تھی۔ جس کی عمر ۲۵-۲۶ سال کے قریب تھی۔ یہ عورت بدن کی گداز اور خاصی قبول صورت تھی۔ مجھے ملازمت میں لینے کے بعد ایک وردی مہیا کی گئی۔ اور ہدایت یہ کی گئی۔ کہ خانساماں کی طرف سے جو کام سپرد ہو۔ اسے کیا کروں۔ میں نے جلدی ہی محسوس کرنا شروع کیا۔ کہ یہ جگہ ہر لحاظ سے آرام دہ ہے کیونکہ کھانا گھر والوں کی طرح نوکروں کو بھی بہت عمدہ ملتا تھا۔ اور خانساماں جو خود عمدہ شراب کا شائق تھا۔ مجھے بھی اس میں حصہ دیا کرتا تھا۔ مسز لوموِنٹ کے ہاں مہمان بہت آتے تھے اور ہر ہفتہ تین چار بار دعوتی جلسے ہوتے رہتے تھے۔ مجھے اس جگہ رہتے بہت دن نہیں گذرے تھے کہ میں نے محسوس کرنا شروع کیا۔ مسز لوموِنٹ اور مس سٹیشی دونو میرے ساتھ ویسی ہی محبت کا سلوک کرتی ہیں۔ جسکا اظہار چند مرتبہ ڈاکٹر کی بڑی خادمہ کی طرف سے ہوا تھا۔ کبھی وہ میرے رخسار وں پر ہاتھ پھیرتیں۔ کبھی ٹھوڑی کے نیچے انگلی لگا کر کہتیں۔ کتنا پیارا لڑکا ہے مگر یہ حرکات وہ کبھی ایک دوسرے کے سامنے نہ کرتی تھیں۔ بلکہ اسوقت جب تنہائی میں ان میں سے کسی ایک کے پاس موجود ہوتا۔ جب وہ دونو اکٹھی ہوں۔ اور گھنٹی بجنے کی آواز سنکر میں ان کے پاس جاتا یا کسی اور مطلب کے لئے میرا ان کے سامنے جانا ہوتا۔ تو دونوں میری نسبت اسقدر بے مہری کا اظہار کرتیں۔ گویا ان کے دلوں میں میری نسبت کوئی خاص جذبہ موجود نہیں۔ خود مجھے دونوں میں مس سٹیشی زیادہ پسند تھی۔ کیونکہ عورت جوان تھی۔ اور جسوقت وہ مجھسے پیار کرنے لگتی تو مجھے اپنی طبیعت میں غیر معمولی سرور کا احساس ہوتا تھا۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ میں نشستگاہ میں داخل ہوا۔ مس سٹیشی تنہا بیٹھی تھی۔ مجھے دیکھکر وہ کہنے لگی۔ جانو تم بڑے پیارے لڑکے ہو۔ یہ لو

یہ لو تمہیں نصف گنی دیتی ہوں۔ اس کی جو چیز چاہو خرید لینا۔ مگر کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا کہ میں نے تمہیں نصف گنی دی۔ میں نے جواب دیا۔ مس صاحب ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ وہ کہنے لگی۔ اچھا جان۔ اب میں تم سے ایک سوال پوچھتی ہوں۔ اس کا ٹھیک جواب دینا۔ میں نے کہا۔ میں ضرور اس کا بالکل صحیح جواب دوں گا۔ وہ میرے رخساروں پہ ہاتھ پھیر کر اور اپنی موٹی نیلگوں آنکھیں میرے چہرہ پر گاڑ کر کہنے لگی۔ یہ بتاؤ کیا مسز لوہونٹ بھی کبھی تم سے اس طرح کی محبت کرتی ہے؟ میں نے فوراً جواب دیا۔ نہیں مس صاحب اور یہ کہتے ہوئے میں نے اپنے چہرہ پر ذرا بھی تبدیلی پیدا نہ ہونے دی۔ اس نے کہا۔ جان تم بہت ہی اچھے لڑکے ہو اور مجھے اپنی طرف کھینچکر دیر تک بوسے دیتی رہی۔ عین اس وقت صدر دروازہ پر کسی نے زور کی دستک دی۔ اس آواز کو سنکر وہ پیار کرتے کرتے رک گئی۔ اور مجھے یہ کہکر جلدی سے کمرے سے باہر بھیجدیا کہ کسی سے یہ نہ کہنا۔ میں تم سے پیار کیا کرتی ہوں۔

اس کے دوسرے دن مسز لوہونٹ کا مزاج ناساز تھا۔ شام تک وہ اپنے ہی کمرہ میں رہی اور اس وقت نشستگاہ میں آئی۔ مس سٹیشا اپنی ایک شادی شدہ بہن کے ہاں عشائیہ کی دعوت میں گئی ہوئی تھی۔ اور چونکہ دوسرا خادم بھی گھر میں نہیں تھا۔ اس لئے مجھی کو چائے کا سامان لیکر اس کے کمرہ میں جانا پڑا۔ مجھے دیکھکر وہ کہنے لگی۔ کیوں جان تمہیں اس جگہ ہر طرح آسائش تو حاصل ہے؟ میں نے جواب دیا۔ بیگم صاحب آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے یہاں کوئی تکلیف نہیں۔ وہ میرے بالوں اور چہرہ پر ہاتھ پھیر کر کہنے لگی۔ تمہیں ڈاکٹر کی ملازمت کی نسبت یہ ملازمت پسند ہے یا نہیں؟ میں نے کہا۔ میڈم یہاں میں اس سے بڑا عمدہ آشنا میں ہوں۔ وہ میری طرف شوخی کی نظر سے دیکھکر اور مسکرا کر کہنے لگی۔ جان یہاں تم اپنی اس حسین خادمہ کی عدم موجودگی سے اداس تو نہیں ہو۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس چھوٹی سی عمر میں تم نے بہت سی شرارتیں کی ہیں۔ میں نے کہا۔ میڈم قصور سراسر اس لڑکی کا تھا اور میں امید کرتا ہوں۔ آپ اس افسوسناک واقعہ کی وجہ سے میری نسبت کوئی بری رائے قائم نہ کرینگی۔ وہ کہنے لگی۔ جان اگر میرے دل میں تمہاری نسبت برے خیالات ہوتے۔ تو تمہیں ملازمت میں ہی نہ لیتی۔ اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مجھے تم سے محبت ہے اور میں تمہیں بہت اچھا لڑکا سمجھتی ہوں۔ میں تمہیں ایک پونڈ دیتی ہوں۔ یہ تمہاری تنخواہ کے حساب میں نہیں۔ بلکہ تم اسے میری طرف سے انعام سمجھو۔ مگر دیکھو۔ کسی سے

اس کا ذکر نہ کرنا۔ ورنہ باقی نوکر حسد کرنے لگیں گے۔ میں نے جواب دیا۔ میڈم میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں آپ کے حکم کی پوری تعمیل کروں گا۔ وہ کہنے لگی۔ جان میں تم سے ایک سوال پوچھتی ہوں۔ اس کا سچ سچ جواب دینا۔ کیا مس سٹیشی بھی کبھی تم سے پیار کی گفتگو کرتی ہے؟ میرا مطلب یہ ہے۔ کیا اس کی طرف سے کبھی کوئی بات ایسی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے تم سمجھتے ہو۔ کہ وہ باقی نوکروں کی نسبت تمہیں زیادہ پسند کرتی ہے؟ میں نے جواب دیا۔ نہیں میڈم اس کے برعکس میں یہ محسوس کرتا ہوں۔ وہ گاہ بگاہ مجھ سے تلخی سے پیش آتی ہے۔ اچھا! مسز لومونٹ نے متعجب ہو کر کہا۔ اور اس کے بعد اس نے بھی مس سٹیشی کی طرح مجھے بوسے دینے شروع کئے۔ البتہ اس کے اور اس کے بوسوں میں فرق اتنا تھا۔ کہ انہیں میں پسند کرتا تھا۔ اور انہیں ناپسند۔ عمر رسیدہ خاتون نے مجھے بڑے زور سے چھاتی سے لگا لیا۔ معلوم ہوتا تھا۔ کچھ کہنا چاہتی ہے۔ مگر پھر رک جاتی ہے۔ آخر اس نے بڑے تامل کے بعد دبی زبان سے کہا۔ جان میں نے تمہیں ابھی ایک پونڈ دیا۔ کیونکہ تم بہت اچھے لڑکے ہو۔ ایک پونڈ میں تمہیں اور دونگی۔ اگر تم میرے کہنے پر عمل کروگے۔ کیا تمہیں ایک پونڈ اور لینے کی خواہش ہے؟ میں نے کہا۔ میڈم میں بڑی خوشی سے ایک اور پونڈ لینا چاہتا ہوں۔ مسز لومونٹ نے کہا۔ اچھا تو پھر تم نے آج رات جب سارے آدمی سو جائیں۔ چپکے سے میری خوابگاہ میں آجانا۔ میں تم سے ایک خاص معاملہ کی نسبت گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے کہا۔ میڈم مجھے آپ کے حکم کی تعمیل میں عذر نہیں۔ مگر میں نے نوکروں سے اس بات کا وعدہ کیا تھا۔ کہ مس سٹیشی کے انتظار میں بیدار رہوں گا۔ اور جب وہ آئیں گی۔ تو ان کے لئے دروازہ کھول دوں گا۔ وہ کہنے لگی۔ یہ اور بھی اچھی بات ہے۔ مس سٹیشی بارہ بجے کے قریب واپس آجائیگی انہیں دروازہ کھول کر تم نے تھوڑی دیر کو اپنے کمرہ میں چلے جانا۔ اور پھر میرے کمرہ میں آجانا۔ میں نے اس حکم کی تعمیل کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد اس لیڈی نے مجھے چند اور بوسے دیکر اور پیار کرکے باورچی خانہ میں بھیجدیا۔

دوسرا خادم رات کے گیارہ بجے کے قریب واپس آیا۔ اور چونکہ مسز لومونٹ اپنی خوابگاہ میں جا چکی تھی۔ اس لئے میرے سوا باقی سب نوکر بھی اپنے اپنے سونے کے کمروں میں چلے گئے۔ میں باورچی خانہ میں تنہا بیٹھا بہت دیر تک اس گفتگو پر غور کرتا رہا۔ جو میرے اور مسز لومونٹ کے درمیان ہوئی تھی۔ اس کا مجھے اپنے کمرہ میں بلانے کا جو مقصد تھا۔ اسے میں

خوب سمجھتا تھا۔ اور مجھے اس خیال سے استکراہ ہوتا تھا۔ کہ اس کے حکم کی تعمیل کرنی پڑے گی۔ خیال آتا۔ اگر ایسی دعوت مسز لومونٹ کی دیجاسے مس شیپی کیطرف سے دیجاتی۔ تو میں خوشی سے تعمیل کرتا۔ کیونکہ اگرچہ میں نوعمر تھا۔ تاہم اس عورت سے مجھے بہت محبت پیدا ہوگئی تھی اور اس شام کو جب وہ نیا لباس پہنکر جلسہ دعوت میں شریک ہونے چلی۔ تو وہ مجھے اتنی پیاری معلوم ہوئی تھی۔ کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ اس نے اس قسم کی گون پہنی ہوئی تھی۔ جس کے اندر سے اس کی خوشنما چھاتی اور سفید بازو بڑی حد تک برہنہ تھے۔ ان ننگے گداز بازوں کو دیکھ کر میں اس پر سوجان سے فریفتہ ہو چکا تھا۔ جی میں خوش ہو رہا تھا۔ کہ اسے دروازہ کھولنے کا فرض میرے سپرد کیا گیا۔ ہم میں اس کی واپسی کا شوق سے منتظر تھا۔ آخر کار بارہ بجنے کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے چند منٹ بعد ایک گاڑی صدر دروازہ کے سامنے رکی۔ میں نے جان لیا۔ یہ مس شیپی کی گاڑی ہے۔ اس لئے میں دستک کا بھی انتظار نہ کرکے دروازہ کھولنے چلا۔ وہ مجھے دیکھکر بہت خوش ہوئی۔ اور میں نے دیکھا۔ اس کا چہرہ سرخ ہے معلوم ہوتا تھا۔ وہ شامپین کی جس کا اسے بہت شوق تھا۔ زیادہ مقدار پی گئی ہے۔ جس وقت میں نے اسے مکان کے اندر داخل کرکے دروازہ بند کیا۔ تو اس نے دبی زبان سے پوچھا کیا کوئی اور نوکر بھی اب تک جاگتا ہے؟ میں نے اس کا نفی میں جواب دیا۔ پھر اس نے پوچھا کیا مسز لومونٹ کو معلوم ہے۔ کہ تم مجھے دروازہ کھولنے کے لئے جاگتے ہو؟ میں نے اس کا بھی بلا تامل نفی میں ہی جواب دیا۔ اس نے وہیں مجھ سے پیار کرنا شروع کر دیا۔ اس وقت اس کے منہ سے شراب کی تیز بو آرہی تھی۔ مگر مجھے اس کی صورت اتنی پیاری معلوم ہوئی۔ کہ میں نے بھی شوق سے بوسے دینے شروع کئے۔ آخر وہ کہنے لگی۔ جان تم شمع لے کر میرے ساتھ زینے پر چڑھو۔ مگر دیکھو آہٹ نہ ہو۔ کیونکہ مسز لومونٹ بیمار ہے۔ ایسا نہ ہو۔ اس کی آنکھ کھل جائے۔ میں شمع ہاتھ میں لے کر اس کے آگے آگے زینہ پر ہو لیا۔ دل بڑے زور سے دھڑک رہا تھا۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا۔ مسز لومونٹ کے ساتھ میرا آج کا وعدہ پورا نہ ہوسکیگا۔ میرا یہ خیال غلط بھی ثابت نہ ہوا۔ کیونکہ جس وقت میں مس شیپی کی خوابگاہ کے دروازہ پر پہنچا۔ تو مس نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنی طرف کو کھینچا۔ اور آواز دبا کر کہنے لگی۔ پاؤ گھنٹہ تک میرے کمرہ میں آنا۔ مجھے تم سے ایک خاص بات کہنی ہے۔ میں نے اس کو وعدہ کیا۔ اور اپنے کمرہ کو چلا گیا۔ جانے سے پہلے میں نے مس شیپی کے کمرہ کی شمع روشن کردی تھی اور چونکہ

بلند آواز سے کہنے لگی۔ جان شب بخیر۔ مگر اس کے ساتھ اس قسم کا اشارہ کیا جس کا مطلب تھا کہ یہ محض ظاہرداری کی احتیاط ہے۔ تمہارا وعدہ ضرور پورا ہو۔ اپنے کمرہ میں جاکر میں چارپائی پر بیٹھ کر سوچنے لگا۔ اب کیا کرنا چاہئے۔ طبیعت چاہتی تھی۔ مس سیٹسی کے ساتھ وعدہ پورا کردوں۔ مگر دوسری طرف مسز بوہونٹ کے ساتھ جو وعدہ کرچکا تھا۔ اسے پورا نہ کرنے کی صورت میں زجر و توبیخ کی فکر لاحق تھی۔ اس نے مجھے ایک پونڈ انعام دینے کا جو وعدہ کیا تھا۔ اس کی مجھے پروا نہ تھی۔ اس کے علاوہ مس سیٹسی جیسی جوان عورت کی دعوت میں کشش بھی زیادہ تھی۔ پس میں نے یہ سوچا۔ صبح کو مسز بوہونٹ پوچھے گی۔ تو میں یہ کہکر بہانہ کردونگا کہ میں نے سمجھا تھا۔ آپ مذاق کرتی یا مجھے آزماتی ہیں۔ تھوڑی دیر کشمکش میں رہکر آخر میں نے اپنے اندیشوں کو نظرانداز کردیا۔ اور فطری رغبت پر ہی عمل کرنا بہتر جانا۔ چنانچہ میں مس سیٹسی کے کمرہ میں پہنچ گیا۔ اور۔۔

ابھی ایک ہی گھنٹہ گذرا تھا کہ خوابگاہ کے دروازہ پر زور کی دستک سنائی دی۔ ہم حیران تھے۔ یہ کون ہے اور کیا افتاد پیش آئی ہے۔ دونوں سانس روک کر دبک کر پڑے رہے۔ اتنے میں پھر دستک سنائی دی۔ اور کسی نے مس سیٹسی مس سیٹسی کہکر آواز دی۔ دیکھا یہ آواز مسز بوہونٹ کی تھی۔ مس سیٹسی آواز دبا کر مجھ سے کہنے لگی۔ خدا معلوم یہ کمبخت کیوں آمری ہے۔ شاید زیادہ بیمار ہوگئی ہے۔ اور مجھ سے کچھ کہنا چاہتی ہے۔ جان تم چارپائی کے نیچے چھپ جاؤ۔ دیکھو چوہیا کی طرح خاموش رہنا۔ ایک منٹ میں میں اس پلنگ کے نیچے چھپ گیا۔ اور مس سیٹسی نے میرے کپڑے بھی میرے پیچھے پلنگ کے نیچے ہی دھکیل دئے پھر اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ تو واقعی مسز بوہونٹ باہر کھڑی تھی۔ کہنے لگی۔ معاف کرنا۔ میں نے اس وقت تمہیں تکلیف دی۔ مگر بات یہ ہے۔ میری طبیعت بہت ناساز ہوگئی ہے اور نیند نہیں آتی ہے۔ اعصاب میں ایسی کشیدگی پیدا ہوئی ہے۔ کہ تنہائی میں خوف معلوم ہوتا ہے۔ مس سیٹسی کپکپاتی ہوئی آواز میں جس کی وجہ میں اچھی طرح سمجھتا تھا۔ کہنے لگی۔ میڈم میں کسی نوکر سے کہدوں۔ وہ ڈاکٹر کو بلا لائے۔ مسز بوہونٹ نے کہا۔ نہیں اس کی ضرورت نہیں۔ اگر تمہیں اعتراض نہ ہو۔ تو میں یہ رات تمہارے پاس ہی سورہوں۔ مس سیٹسی نے کہا میڈم بڑی خوشی سے۔ چلئے میں آپ کے کمرہ میں چلتی ہوں۔ مسز بوہونٹ کہنے لگی۔ وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ لاؤ یہیں سورہیں۔ اس وقت اس کا لہجہ مجھے غیر معمولی محسوس

ہوتا تھا۔ مس سیٹی کہنے لگی۔ جن شخصوں کی صحت کمزور ہو۔ انہیں دوسرے کے بستر پر نہ
چاہیئے۔ مگر مسز بومونٹ نے کہا یہ فضول سا خیال ہے۔ مس سیٹی نے چند اور بہانے
کیے۔ مگر میری رائے میں ان سے مسز بومونٹ کے شبہات اور زیادہ مضبوط ہو گئے۔ کیونکہ
وہ کہنے لگی۔ مس سیٹی تم یہ چاہتی ہو میں کسی بہانے تمہارے پاس نہ سوؤں۔ وہ بولی میڈم
سچ پوچھیئے۔ تو میری عادت ہے۔ میں کسی دوسرے کے ساتھ ایک پلنگ پر نہیں سو سکتی
مسز بومونٹ نے حقارت سے کہا۔ اچھا! اور اس کے بعد کمرہ کے فرش کی طرف دیکھ
کر کہنے لگی۔ ہیں! یہ جوتا کس کا ہے؟ یقیناً تمہارا نہیں ہو سکتا۔ مس سیٹی کا رنگ فق ہو گیا
اور وہ مری ہوئی آواز سے کہنے لگی۔ معلوم ہوتا ہے کسی نوکر کا جوتا غلطی سے یہاں رہ گیا ہے
مسز بومونٹ نے کہا بہت عجیب معاملہ ہے۔ اور اتنا کہہ کر اس نے جھک کر وہ منحوس جوتا
اٹھا لیا۔ اف میں بیان نہیں کر سکتا اس وقت میں پلنگ کے نیچے پڑا کس طرح کانپتا
اور ان دونوں عورتوں پر لعنت بھیج رہا تھا۔ مگر حالت بد سے بدتر ہوتی گئی۔ کیونکہ جس وقت
مسز بومونٹ جھک کر جوتا اٹھانے لگی۔ تو اس نے پلنگ کے نیچے میرا پاجامہ بھی دیکھ لیا۔
اور وہ دوبارہ جھک کر اسے نکالنے لگی۔ مس سیٹی نے زور کی چیخ ماری۔ مسز بومونٹ نے
پلنگ پوش کی جھالر کو جو کمرہ کے فرش تک لٹک رہی تھی اٹھایا اور اس شمع کی روشنی میں جو
کمرہ میں جل رہی تھی۔ اس نے مجھ بدنصیب کو نیچے چھپا ہوا دیکھ لیا۔

اس کے بعد جو نظارہ پیش آیا۔ اس کی کیفیت میں کیا بیان کروں۔ مسز بومونٹ
دیوانوں کی طرح شور و غل مچاتی۔ اور مس سیٹی خود اپنی لاعلمی کا اظہار کر رہی تھی۔ سارے گھر
کو خبر ہو گئی۔ نوکر جاگ اٹھے۔ اور جب وہ اس کمرہ میں پہنچے۔ تو ان لفظوں سے جن میں مسز
بومونٹ مجھے اور مس سیٹی کو ملامت کرتی اور برا بھلا کہہ رہی تھی۔ وہ سب حالات سے
خبردار ہو گئے۔ اس کے بعد جو کچھ میں نے کیا اسے یاد کر کے مجھے حیرت ہوتی ہے۔ بہر حال
میں نے آناً فاناً اس بات کا ارادہ کر لیا۔ کہ مس سیٹی کو بچا کر سارا قصور مسز بومونٹ کے
ذمہ ڈال دوں۔ چنانچہ میں نے حاضرین سے کہا۔ میرا بیان بھی سن لیجئے۔ جب مجھے بولنے
کا موقع دیا گیا۔ تو میں نے کہا۔ میں ایمان سے کہتا ہوں۔ مسز بومونٹ نے مجھے ایک پونڈ دے کر
تاکید کی تھی۔ کہ میں رات کے وقت ان کے کمرہ میں جاؤں۔ مجھ سے کمرہ کی شناخت
میں غلطی ہوئی۔ اور جب میں نے مس سیٹی کو کمرہ میں داخل ہوتے دیکھ کر اپنی غلطی محسوس کی

اس پلنگ کے نیچے چھپ گیا۔ اس الزام کو سنکر مسز لوہونٹ کی یہ حالت ہوئی۔ گویا مارے جوش کے غش پڑ رہی ہیں۔ خادمائیں اسے اس کے کمرہ میں لے گئیں۔ اور میں اپنے کمرہ میں پہنچا۔ وہ رات میری آنکھوں میں کٹی۔ میں جانتا تھا۔ کہ ملازمت اور نیکنامی دونوں پر پانی پھر گیا۔ مگر اس بات سے مجھے اطمینان تھا۔ کہ میں نے غریب مس سٹیلا کی پوری حمایت کی ہے۔ اگرچہ اس وقت مجھے اس بات کا خیال ہی نہیں آیا۔ کہ میرا بیان اس قسم کا ہے۔ جسے بہت کم اغلب سمجھا جائے گا۔ دوسرے دن سویرے ہی خانساماں نے میرے کمرہ میں آکر بہت کچھ گفتگو کی۔ اور کہنے لگا۔ مسز لوہونٹ کہتی ہیں۔ مجھے تم سے ہمدردی ہے۔ اور اگر تم نیک لڑکے بنو۔ اور جو صحیح واقعات ہوں انہیں بیان کردو۔ تو میں اس معاملہ سے درگذر کرکے اب بھی تمہیں اپنی ملازمت میں رکھ لوں گی۔ مگر میں اپنے سابقہ بیان پر مصر رہا۔ اور وہ پونڈ نکال کر دکھا دیا۔ جو مسز لوہونٹ نے مجھے دیا تھا۔ خانساماں یہ کہکر چلا گیا۔ کہ تم نے میری واپسی تک یہیں ٹھیرنا۔ نصف گھنٹہ گذر گیا۔ اس کے بعد واپس آکر اس نے پھر مجھ سے بحث شروع کی۔ اور مجھے اپنا ہمخیال بنانے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر میں اپنی بات پر اڑا رہا۔ اور نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس نے مجھ کہا۔ تم نہیں مانتے۔ تو اپنا اسباب باندھ کر فوراً اس مکان سے رخصت ہو جاؤ۔ میں اس پر آمادہ ہوگیا۔ اور چند ہی منٹ کے عرصہ میں میں نے تیاریاں مکمل کرلیں۔ میری واجب الادا تنخواہ ادا کرکے خانساماں کہنے لگا۔ اب تم کہاں جارہے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ مجھے معلوم نہیں۔ اور یہی امر واقعہ تھا۔ کیونکہ مجھے اس بارہ میں کچھ بھی معلوم نہ تھا۔ کہ قسمت اب مجھے کہاں لے جائے گی۔ وہ کہنے لگا۔ میرا کہا مانو۔ تو اس دھوبن کے ہاں جو اس جگہ کے کپڑے دھوتی ہے۔ ایک کمرہ کرایہ پر لے لو۔ اس کے ہاں ایک کمرہ خالی بھی ہے۔ اور اگر تم نے گذشتہ واقعات کی نسبت خاموشی قائم رکھی تو میں کوشش کرکے دوسری ملازمت دلا دوں گا۔ میں نے اس کا اقرار کیا۔ اور حسب ہدایت اس دھوبن کے مکان میں سکونت اختیار کرلی۔

شام کو خانساماں نے آکر مجھے کئی گھروں کے پتے دیئے۔ جن میں نوکروں کی ضرورت تھی اور کہنے لگا۔ ان کے ہاں جو خانساماں ہیں۔ ان سے ملو گے۔ تو کیا وہ تمہاری نسبت مجھ سے دریافت کریں۔ میں کوشش کروں گا۔ کہ تمہیں کوئی اچھی جگہ مل جائے۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا تمہارے جیسا ہونہار لڑکا سفارش کی کمی سے تباہ اور برباد ہو۔ میں نے اس کا

اس انداز سے شکریہ ادا کیا۔ گویا میں سمجھتا تھا۔ جو کچھ وہ کر رہا ہے۔ وہ محض دوستی کی وجہ سے ہے۔ اگرچہ مجھے دنیا کا جو تجربہ حاصل تھا۔ اس کی بنا پر جانتا تھا۔ کہ یہ رعائتیں مس ہی کی تحریک پر ہو رہی ہیں۔ جو ان کے ذریعہ میری لب بستگی کا انتظام کرنا چاہتی ہے میں نے خانساماں سے مس سٹیسی کی نسبت دریافت کیا۔ اور اس نے مجھے بتایا۔ کہ وہ صبح کو سویرے ہی مکان سے رخصت ہو گئی تھی۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کہ وہ کہاں گئی ہے مگر اس کی جرات نہ کر سکا۔ اس کے دوسرے دن میں نے ان مقامات پر تلاش ملازمت شروع کی۔ جن کا پتہ خانساماں نے دیا تھا۔ مگر کسی جگہ کام نہ بنا۔ کہیں یہ جواب ملتا۔ تم ابھی بچے ہو۔ کہیں یہ کہ تمہاری عمر ضرورت سے زیادہ ہے۔ کہیں یہ کہ قد لمبا ہے۔ کہیں یہ کہ تم ٹھگنے ہو۔ سارے اعتراضات بالکل معمولی مگر میرے لئے ناقابل حل مشکلات پیدا کرنے والے تھے۔ سب طرف سے مایوس ہو کر میں گریٹ رسل سٹریٹ بلومسبری کے راستہ اپنے مکان کو واپس آ رہا تھا۔ کہ ایک جگہ اشتہار لگا ہوا دیکھا۔ ایک وردی پوش نوکر کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے اندر درخواست کرنی چاہئے۔ میں نے دوکان کے اندر جا کر درخواست کی۔ تو مجھے اسی بازار میں ایک مکان کا پتہ بتایا گیا۔ وہاں پہنچا۔ تو مجھے ایک چھوٹی سی نشست گاہ میں بیٹھنے کا حکم ملا۔ آخر جب مجھے اس کمرہ میں انتظار کرتے پاؤ گھنٹہ گذر گیا۔ تو ایک عمر رسیدہ مرد اور عورت نے وہاں آ کر مجھ سے کئی سوالات پوچھے۔ جن کا میں نے ہر لحاظ سے تسلی بخش جواب دیا۔ ہاں کی جگہ ہاں اور نہ کی جگہ نہیں دلیری سے کہتا رہا۔ آخر کار مرد نے لیڈی سے کہا۔ کیوں میری جان تمہارا کیا خیال ہے!۔ لیڈی کہنے لگی۔ تم کہو تمہاری کیا رائے ہے؟ شخص مذکور نے کہنا شروع کیا۔ میری جان میرے خیال میں تو ... مگر اپنے شوہر کو فقرہ ختم کرنے کا موقعہ نہ دیکر لیڈی بولی۔ بیشک مسٹر ٹرنر میرا اپنا بھی یہی خیال ہے۔ معلوم ہوتا تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کا مطلب اچھی طرح سمجھتے ہیں کیونکہ لیڈی نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا۔ اگر اس جگہ کا خانساماں جہاں تم پہلے ملازم تھے۔ تمہاری سفارش کر دے۔ جیسا کہ تم کہتے ہو۔ وہ ضرور کر دے گا۔ تو ہم تمہیں ملازمت میں لینے کو تیار ہیں۔ مگر تمہیں یہاں کام بہت کرنا ہوگا۔ کیونکہ یہ ایک بورڈنگ ہوس ہے ... اتنے میں مرد قطع کلام کر کے اور میری طرف پر اہمیت نظر سے دیکھ کر گویا وہ سمجھتا ہے کہ شاید میں اس کی بات کو ناقابل یقین سمجھوں۔ بولا۔ یہ ایک نہایت عزت دار

رڈنگ ہوس ہے۔ مسٹر ٹرنر نے سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا۔ یہاں تمہیں بہت مردوں اور عورتوں کی خدمت گذاری کرنی ہو گی۔ مگر خیر یہ باتیں تمہیں بعد میں سمجھا دی جائیں گی۔ اس کے بعد مجھے رخصت کر دیا گیا اسی شام کو مسٹر ٹرنر نے میری نسبت خانساماں سے دریافت کر کے اپنی تسلی کر لی۔ اور اگلے دن میں اپنی نئی ملازمت میں داخل ہوا۔ مگر دل میں سوچتا تھا۔ دیکھئے یہاں پر قسمت کیا رنگ دکھاتی ہے +

سلسلہ ثانی کی آٹھویں جلد ختم ہوئی

خونی ہیرا

ماریس لیبلانک کے دی ایرسٹ آف آرسین لوپن کا اردو ترجمہ منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری کے قلم کا

عنقریب چھپ کر شائع ہو گا۔ اس کا انتظار کیجیے بے نظیر چیز ہو

اس ناول میں سر آرتھر کانن ڈائل کے شہرہ آفاق سراغرساں شرلاک ہومز اور لیبلانک کے مشہور عالم نیک نہاد چور آرسین لوپن کا مقابلہ ہوتا ہے۔ کس طرح ایک کی ہشیاری دوسرے کی عیاری کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتی ہے۔ اور کیونکر ایک اپنے عدیم النظیر ذہن رسا کی مدد سے دوسرے کی لاجواب عاقبت بینی پر غالب آنا چاہتا ہے۔ اس جد و جہد کی داستان نہایت دلچسپ ہے۔ قصہ کا ہر باب۔ باب کا ہر ایک حصہ ہر صفحہ یہاں تک کہ ہر سطر بدن میں سنسنی پیدا کرتی ہے۔ پڑھنے والا حیرت میں آ کر سوچتا ہے۔ اس کے آگے کیا ہو گا اور اس کی محویت اس قدر بڑھتی ہے۔ کہ قصہ ختم کیے بغیر چین نہیں آتا۔ اس ناول کو ضرور ہی دیکھئے۔ دو جلدوں میں قیمت عہ علاوہ محصولڈاک

ہمارے ہاں سے ہر ماہ کی پہلی کو کسی بالکل نئے ناول کی ایک جلد شائع ہوتی ہے جس کی معمولی قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک مقرر ہوتی ہے لیکن جو اصحاب عہ یکمشت ادا کر دیں انہیں سال بھر تک ہر ماہ ایک جلد بذریعہ رجسٹری کا روانہ ہوتی رہتی ہے آپ بھی چندہ ادا کر کے مستقل خریدار بن جائیے

رینالڈس کے معرکۃ آرا ناول پیری سائڈ کا اردو ترجمہ

باپ کا قاتل

از منشی شمیم الدین صاحب بلہوری

کیا یہ بتانیکی حاجت ہے کہ یہ ناول کتنا دلچسپ ہے؟ کیا اس کا نام ہی نفس مضمون کا مظہر نہیں ہے؟

"باپ اپنے چھوٹے بچہ کو زانو پر بٹھا کر پیار کرتا۔ اور اس کے نرم چمکیلے اور گھومے ہوئے بالوں پر ہاتھ پھیرتا ہے۔ یہانتک کہ محبت میں وہ اپنی قابل فخر انسانی حالت کو بھی قطعی فراموش کر کے ننھے بچہ کی دلبستگی کے لئے بالکل مہمل اور بے معنی زبان میں گفتگو کرنے لگتا ہے وہ اپنے بچے کی حکائتیں بیان کرتا اور سنجیدگی۔ قائم مزاجی اور دنیاوی فکر سب بچہ اس پر قربان کر دیتا ہے۔ یہانتک کہ اس کے ساتھ اسکی اچھل کود میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور ان سب باتوں کی تہہ میں صرف یہ امید اس کے لئے باعث راحت ہوتی ہے۔ کہ میں اپنے بچہ کے لئے وافر دولت کما سکوں۔ اسی فکر میں اس کی ساری زندگی بسر ہوتی ہے۔ اور اس کا انعام؟... ہاں اس کا انعام کتنا راحت بخش ہوتا ہے؟ بچہ اسکی آمد کے وقت متبسم زار۔ باغ باغ۔ خوشی سے اچھلتا۔ دروازہ کے باہر معلوم قدموں کی آہٹ سنکر دوڑتا اور ننھے بازو پھیلا کر توتلی زبان میں کہتا ہے "ابا جان!" ابھی یہی بچہ جوان ہو کر باپ کو قتل کرے!... یہی ننھے ننھے ہاتھ اتنے قوی ہو جائیں کہ اس پر محبت دل میں خنجر بھونک دیں۔ جو ہر وقت اسی کے لئے متفکر اور مضطرب رہتا تھا! یہی معصوم بچہ بالغ ہو کر دنیا کے ذلیل ترین گناہ کا مرتکب ہوا۔ ہائے کیا فطرت انسانی اس درجہ قابل نفرین ہو سکتی ہے!" (مصنف کی تمہید سے ماخوذ)

گہرے جذبات سے پر تخیل اور لفظی تصویر کشی کا بہترین نمونہ

۲ جلدوں میں مکمل قیمت للعہ علاوہ محصولڈاک

لال برادرس پارسنز روڈ نولکھا لاہور

مسٹریز آف لنڈن

سلسلہ ثانی

مکمل اردو ترجمہ ۲۵ جلدوں میں

از منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

دنیا لٹریچر کے معرکہ آرا ناول مسٹریز آف لنڈن کے دو سلسلے ہیں۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ دو جداگانہ داستانیں ہیں جنہیں اس نام سے شایع کیا گیا ہے۔ سلسلہ ثانی سلسلہ اول سے بلحاظ نفس مضمون بالکل مختلف ہے۔ اس ناول کا ہیرو جدا۔ کیرکٹر الگ اور پلاٹ بالکل علیحدہ ہے۔ مگر دلچسپی اور سحر نگاری کے اعتبار سے یہ سلسلہ ... اگر ممکن سمجھا جائے ... تو سلسلہ اول پر بھی فوقیت رکھتا ہے۔

اس سلسلہ میں ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ جہاں سلسلہ اول میں امیر طبقہ کی برائیاں دکھائی ہیں۔ وہاں اس میں ان کی خوبیوں کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ قابل مصنف نے یہ ثابت کیا ہے کہ دولت ہر حال میں انسان کی فطری خوبیوں کو تلف نہیں کر دیتی۔ اور آدمی میں فیاضی اور شرافت کا جوہر موجود ہو اور خدا اسے نیکی کی توفیق دے تو وہ اپنی ثروت کو دنیا کی بہتری کے لئے کیونکر صرف کر سکتا ہے۔ پھر دکھایا ہے کہ امیر اپنے غریب بھائی کی مصیبت میں دستگیری کرے تو وہ غریب ایک ایسے زبردست ایثار کا ثبوت دیتا ہے کہ یکدم حیرت ہوتی ہے ضمناً اس داستان میں سینکڑوں نئے کیرکٹر شامل کئے گئے ہیں۔ یوں کہنا چاہیے کہ مصنف کے دماغ نے ایک شہر آباد کیا ہے جس کے افراد کی حرکات و سکنات آپ کے لئے نہایت درجہ دلچسپی رکھتی ہے۔ ضخامت ۴۲۶۴ صفحوں سے زیادہ قیمت ۳۰ عمہ محصولڈاک الگ۔

جدا جدا حصے بھی طلب کئے جا سکتے ہیں۔ ہر حصہ کی قیمت ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک ہے

لال برادرس ۔ پارسنز روڈ نولکھا لاہور

رینالڈس کے مشہور ناولوں کے ترجمے

قیمت	صفحات	نام مترجم	نام ترجمہ	نام کتاب
[illegible]	۲۴۴۴	منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری	اسرار لندن (۸ حصے)	مسٹریز آف لنڈن (سلسلہ اول)
[illegible]	۲۶۶۴	"	(۵ حصے)	" (سلسلہ ثانی)
[illegible]	۵۱۶	پنڈت شمبرناتھ صاحب سپرو	سوزِ عشق	[illegible]
۱۲/	۳۰۹	منشی خلیل الرحمن صاحب	طلسمات	پوپ جوان
[illegible]	۵۵۰	خواجہ اکبر حسین صاحب	فریبِ حسن	فاسٹ
۱۲/	۱۳۶	مسٹر ایل۔ ایم کمار	شکستہ دل	[illegible]
[illegible]	۶۲۶	منشی محمد امیر حسن صاحب	[illegible]	لیلیٰ آف منگریلیا
[illegible]	۶۴۴	منشی رام نرائن صاحب	[illegible] فرنگ	[illegible]
۱۲/	۱۶۹	منشی گردھا سہائے صاحب بی اے	مارگریٹ	مارگریٹ
[illegible]	۵۰۰	منشی غلام قادر صاحب [illegible]	عمر پاشا (۲ حصے)	عمر
۱۲/	۱۴۴	ڈاکٹر [illegible] صاحب عابد	سپاہی کی دلہن	[illegible]
[illegible]	۷۶۴	منشی بے نرائن صاحب [illegible] لکھنوی	روزا لیمبرٹ (۲ حصے)	روزا لیمبرٹ
[illegible]	۴۶۴	منشی صدیق احمد صاحب	اسرار (۲ حصے)	[illegible]
[illegible]	۶۲۴	منشی محمد امیر حسن صاحب	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۳۴۱	منشی سجاد حسین صاحب مرحوم	دھوکا یا طلسمی فانوس	[illegible]
[illegible]	۱۱۰۰	مولوی صدیق حسن صاحب	پاداشِ عمل (۵ حصے)	کینتھ
[illegible]	۱۱۱۱	منشی نوازش علی صاحب	سرگذشت (۴ حصے)	میری پرائس
[illegible]	۲۱۰	منشی احمد حسین خاں صاحب مرحوم	شاد کام	[illegible]
[illegible]	۹۰۰	منشی نوبت رائے صاحب نظر لکھنوی	شامِ جوانی (۲ حصے)	[illegible]
۸/	۹۵	سید احمد شاہ صاحب لکھنوی	نیرنگ	[illegible]
[illegible]	۲۱۰	منشی احمد الدین صاحب بی اے مرحوم	اسرارِ حرم	لوز آف دی حرم

لال برادرس ۔ پارسنز روڈ [illegible] لاہور

جامع سنیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشر داس پرنٹر چھپا۔